TIJARTI DUNYA DELHI.

A Magazine for Manufactureres and Businessmen

صنعت اور تجارت کا ماہوار رسالہ

زیر ادارت:-

فیاض حسین (جامعی)   مختار احمد (جامعی)

Regd. No. L. 2630

Printed and Published by Mukhtar Ahmad at Khwaja Press
Only Title Printed at Calcutta Art Press Delhi.

ترقی کی عملی تدابیر بتانے والا۔ صنعت و تجارت کا ماہوار رسالہ

(رجسٹرڈ)

تجارتی دنیا

قیمت فی پرچہ
دس پیسے

سالانہ چندہ

دہلی۔ بابت ماہ مئی ۱۹۳۷ء

جملہ خط و کتابت اس پتہ پر کیجیے۔ مینیجر رسالہ تجارتی دنیا۔ صدر بازار دہلی۔

ضروری باتیں

ہم نے جب سے ہونہار بند کرنے کا اعلان کیا اس وقت سے بکثرت خطوط آئے ہیں جن میں اس پرچے کو جاری رکھنے کی درخواست کی گئی ہے۔ ہونہار [illegible]
تک کامیابی کے ساتھ جاری رہا۔ اس عرصے میں اس نے ملک و قوم کے ہونہاروں کی بڑی اچھی خدمت کی اور اس میں شک نہیں کہ اس نے معیاری جگہ حاصل کر لی
اور اب وقت آیا تھا کہ ہم اس سے فائدہ اٹھا کر زیادہ خدمت کرتے لیکن بہت سوچ بچار کے بعد ہم نے جو فیصلہ کیا ہے وہ اس رسالے کی شکل میں آپ کے
سامنے ہے۔ اس کا مقصد بھی وہی ہے جو ہونہار کا تھا۔ ہاں ہم نے کام کا ڈھنگ کچھ بدل دیا اور اس کے فائدوں کا دائرہ ذرا وسیع کر دیا ہے۔ بات یہ ہے کہ بچوں
کے پرچے کو ہم ایک مفید تعلیمی کام خیال کرتے ہیں اس سے بچوں کے دماغ کی پرورش ہوتی ہے اور وہ پڑھنے لکھنے میں ترقی کرتے ہیں۔ خالی پڑھ لکھ
لینا تو اچھا نہیں ہے اگر آدمی اس سے قوم کا تو کیا خود اپنا بھی بھلا نہ کر سکے۔ ایسا پرچہ زیادہ مفید ہے جو بتلائے کہ پڑھنے لکھنے سے ہم کیا فائدہ اٹھائیں۔ کس
طرح اپنی اور دوسروں کی خدمت کریں اور کیونکر اپنی زندگی کو سنواریں بس یہی خیال ہے جس کی بنا پر ہونہار نے اپنی صورت بدل کر "تجارتی دنیا"
کی شکل اختیار کی ہے۔

ہمیں اپنے سرپرستوں، قدردانوں، دوستوں اور ہونہار بھائیوں سے اس حرکت پر کسی معذرت کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ ہم نے ہونہار
کو تجارتی دنیا میں بدل کر اسے زیادہ مفید اور بہت کارآمد بنا دیا ہے۔ یہ اب ہونہار نوجوانوں کا پرچہ ہے جو انھیں ترقی کے عملی راستوں پر چلائے گا۔
یہ پہلا ایک چھوٹے سے طبقے کے لئے تھا اب اس کا چلن ہر جگہ ہوگا۔ نوجوان طلبہ کے ہاتھوں میں، دفتر کی میز پر، عام کتب خانوں میں، ہر
کارخانے میں، ہر کاریگر کے سامنے، ہر سوداگر کے پاس .... تجارتی دنیا میں کیا کچھ ہوگا؟ اس کے لئے کسی لمبے چوڑے
وعدے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں جو کچھ ہوگا وہ اس میں ہے۔ اس میں جو خاص چیزیں ہیں خود دیکھ لیجئے البتہ دستور کے مطابق دو ایک پر چرچا
کرتے ہیں۔ یہ تو آپ کو نام ہی سے معلوم ہوا ہوگا کہ پرچہ صنعتی اور تجارتی ہے۔ ہم مقاصد کی طویل فہرست پیش نہیں کرتے بس وہی مقصد ہے جو ایسے
پرچے کا ہونا چاہئے۔ ہاں یہ جتانا ضروری ہے کہ یہ کوشش ابتدائی ہے سو ہم رسالے کے موجودہ معیار کے لئے معافی نہیں مانگنی چاہتے۔ اس میں بڑے
بڑے نام آپ کو نہیں ملیں گے تو سن لیجئے کہ یہ نام کے لوگوں کا نہیں کام کرنے والوں کا پرچہ ہے۔ ہم آئندہ بھی ترقی کرنے والے نوجوانوں کے خیالات اور
ان کے عملی تجربے پیش کرتے رہیں گے اس سے اُن کی ہمت افزائی اور نئے کام کرنے والوں کو آگے بڑھانا مقصود ہے۔ البتہ ہم نے آنے والی اشاعتوں
کے لئے لائق لوگوں کے فنی مضامین کا انتظام بھی کیا ہے۔

ہم نے رسالے کو عام پسند بنانے کے ساتھ اسے بازاری ہونے سے بچایا ہے۔ اسے سب کے لئے مفید اور خاص طور پر سوداگروں اور صناعوں کے لئے
کارآمد رفیق بنانے کی کوشش کی ہے۔ دراصل ہم ملکی تاجروں اور صناعوں کے کاروبار اور کمالات کو شہرت دینا چاہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ
تجارتی دنیا سے سب سوداگر ہر ممکن خدمت لیں اور سب پڑھے لکھے نوجوان اس کے مشوروں سے فائدہ اٹھائیں۔

آئندہ کے لئے ہم تجارتی دنیا کو بہت دلچسپ، زیادہ بہتر اور کارآمد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم کو اعتراف کرنا چاہئے کہ
تجارتی دنیا کا بوجھ جن کندھوں پر ہے وہ ہر طرح سے کمزور ہیں لیکن کچھ تعجب نہیں ہے کہ خدائے برتر و توانا کمزوروں سے وہ کام لے
جیسے طاقتور لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

آخر میں ہم اپنے قدیم بزرگوں، نئے محسنوں اور مخلص دوستوں سے التجا کرتے ہیں کہ وہ تجارتی دنیا کو آگے بڑھانے اور
اسے بہتر بنانے میں ہمیں مفید مشوروں سے نوازیں کہ یہ کام دراصل کسی ایک ذات کا نہیں بلکہ سب کا ہے۔

یہ پرچہ ہونہار کے خریدار صاحبان کے پاس بھی بھیجا جا رہا ہے جن کا چندہ ختم ہو گیا ہے ان کے نام ۱۲ کا وی پی
بھیجا جائے گا۔ جو صاحب اس کے خریدار نہ بننا چاہیں وہ ہمیں مطلع کریں تاکہ وی پی بھیجنے کا نقصان نہ ہو۔

ایڈیٹر

اردو میں اشتہار بازی

اردو زبان کی جتنی کم عمر ہے اُس سے زیادہ عمر اس کی اشتہار بازی ہے۔ ہندوستان پر یورپ کے اثر کے ساتھ ساتھ جہاں اور بہت سی چیزیں آئیں وہاں خیال اور زبان کا انقلاب بھی تھا۔ یورپ ہی کی تقلید تھی کہ غدر سے کچھ پیشتر دلی سے اردو اخبار نکلا اور اخبار نکلا تو اُس کے لوازم بھی ساتھ تھے یعنی ابتدائی حیثیت کے اشتہارات۔ اردو کو اشتہار سے آشنا ہونے ابھی سو برس بھی نہیں بیتے۔ اشتہار کی نوعیت اور افادہ کی جو شکل اورپ نے پیش کی ہے اردو کے ذہن میں بھی نہیں تھی۔ جس طرح کیمیا کہتے ہی کیمسٹری کے بجائے سونا بنانا سمجھ میں آتا تھا اسی طرح اشتہار کا لفظ تھا کہ اس کے لغوی معنی اسی دقیانوسی شکل میں سمجھے جاتے تھے۔ یعنی کسی واقعہ کا شہرت پانا۔ کسی کی نیک نامی یا بدنامی کا پھیلنا۔

ہے مجلسوں میں نام مرا میرؔ بے دماغ   از بسکہ کم دماغی نے پایا ہے اشتہار

اور انتہا سمجھ لیجئے کہ ڈھنڈھورچی کی زبانی شاہی حکم یا کسی عام اطلاع کا بازار میں سنایا جانا اشتہار کی معراج تھی۔

اردو کی اشتہار بازی مختلف دوروں سے گزری ہے۔ یاد ش بخیر وہ زمانہ کہ جب اشتہار کی سرخیاں ایسی ہوتی تھیں:۔

اشتہار۔ اشتہار مفید عام۔ اشتہار واجب الاعتبار۔ التماس بشارت اساس۔ التماس کافتہ للناس۔

ذرا آگے بڑھے تو عنوان یوں ہوئے:۔

بِللہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست۔ آخر آمد زپسِ پردۂ تقدیر پدید۔ اک نظر ادھر بھی۔ مژدہ۔ خوش خبری

دواؤں کے اشتہارات کا رنگ یہ تھا:۔

سچے موتیوں کا سرمہ۔ ممیرے کا سرمہ۔ ادویات مجربہ اسرار سینہ۔ اے خدا شفا دینا تیرا کام ہے۔

فیروز الدین سوداگر کی مشہور عالم دوائیاں۔ اکسیر سے ثابت ہے اثر اس میں زیادہ۔

آگے بڑھئے تو یہ عبارت ملے گی:۔

خفیہ لوح کا راز۔ عجیب غریب طاقت کی دوا۔ شہنشاہ طاقت۔ منجن مفید دنداں۔ خضاب لاجواب نایاب

اشتہارات کی رو جب بڑھتی نظر آئی تو چالاک طبع لوگ میدان میں آئے اور لوگوں کو خوب اُلو بنایا۔ شروع میں جب عام طور پر اردو والے اشتہار سے اجنبی تھے اور بازار میں ولایتی اشیاء کی گرماگرمی نہ تھی تو عجیب و غریب قسم کے لاتعداد اشتہار شائع ہوتے تھے جن میں بعید معمولی چیزیں عجیب تخیل کے ساتھ پیش کی جاتی تھیں۔ چالیس برس پہلے ایک سیفٹی ریزر کا اشتہار ملاحظہ ہو:۔

"جرمن کے ایک خوش فکر صناع نے فی الحال پبلک کے آرام اور آسانی کے لئے ایک ایسا آلہ بنایا ہے جسے پیشانی پر پھیرنے سے آپ سے آپ حجامت بن جاتی ہے اور جلد پر صدمہ نہیں پہونچتا۔ قیمت صرف ے"

ایک زمانہ آیا کہ اشتہار میں شاعری صرف کی گئی۔ دواؤں کے اشتہار میں چند سرخیاں ملاحظہ ہوں۔

مقوی باہ:۔ "جوانی کو جانے نہ دو ہاتھ سے"۔ دانتوں کے لئے برقی فیتہ:۔ "سہل ہے دانت نکل آتے ہیں"

سوزاک:۔ "سوزاک یہ جانگزا مرض ہے"۔ پارے کی گولی:۔ "اکسیر بدل ہے جب سیماب"۔ طلا:۔ "ضعف میں لطف زندگی کیا ہے؟" آنکھ کی دوا:۔ "آنکھ سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں"

اسی طرح زیورات، آرائش اور زینت کی چیزیں اور متفرق اشیاء شاعرانہ استعارات کے ساتھ دیکھنے میں آتی ہیں۔

بازاری تجارت آگے بڑھی اور عام لوگ کثرت سے اس میں گھس گئے تو اشتہارات کی لے ذرا اور کھلی۔ دواؤں میں طلاء، لذت و امساک، خبیث امراض کی دوائیں، کتابوں میں لاتعداد قسم کے کوک شاستر۔ ضروریات میں سے چاقو چھری، گھڑی کی قسم کی چیزیں اور تعیشات میں سے بال صفا، خضاب، منجن، سنگار کی چیزیں، اور سینکڑوں برقو پیشانی منظر عام پر آئیں پچھلی نصف صدی کی خبریاں اور مشہور اخبارات کے فائل دیکھئے تو ایسی قسم کی اشتہار بازی کا ایک طلسم آپ کو ملے گا جس کے جلوے دماغ کو حیرت میں ڈال دیں گے۔

وقت کے ساتھ اردو اشتہار آگے بڑھتا گیا۔ اب مشتہرین کے کئی گروہ ہوگئے۔ ایک گروہ مداریوں کا کہ سنجیدہ طبقہ ان سے سخت نفرت کرنے لگا۔ دوسرا گروہ معمولی کہ ان کی تجارت ابتدائی اور طریقۂ اشتہار غیر معقول ہے۔ تیسرا گروہ سمجھدار لوگوں کا کہ وہ اوسط درجے کے تاجر ہیں اور اشتہار میں ٹھکانے کی بات لکھتے ہیں۔ چوتھا گروہ منظم اور عظیم الشان تاجروں کا جن کا اشتہار با اصول ہوتا ہے۔ مثلاً تجارت ادویہ میں پہلے گروہ کا مشتہر توجہ جذب کرنے کے لئے بس یہ عجیب عنوان سوچ سکتا ہے "کان پکڑ کر توبہ کرو۔ اے دبلے پتلے مایوس مریضو" دوسرا گروہ لکھتا ہے:- "کھل گیا۔ کھل گیا؟ کیا؟ کھاری باولی میں ہمارا زبردست دواخانہ" تیسرے گروہ کا عنوان ہے: "بیگم اب تو چہرے پر رونق آچلی" چوتھے گروہ کے یہاں جذب نگاہ کے لئے "خون"

خوشبو کے اشتہار دیکھیے۔

کتابوں میں آئیے۔

گروہ نمبر ۱۔ کوک شاستروں کا دادا۔	گروہ نمبر ۱۔ واہ اسپیشل عطر تیرے کیا کہنے
" " ۲۔ دولہا دلہن کی گدگدی۔	" " ۲۔ کارخانہ عطر جامع الشمیم
" " ۳۔ دوشیزہ	" " ۳۔ آپ کے دامن میں باغ
" " ۴۔ پروفیسر کی غلط فہمی۔	" " ۴۔ ایک نفیس مزاج مہارانی

اب تک آپ نے اشتہار کی ابتدا، نشوونما، عمومیت اور ارتقا کا بیان پڑھا۔ امید یہ ہونی چاہئے کہ اتنی منزلیں طے کرنے کے بعد اردو اشتہار یورپ کی بلندی پر نہیں تو کم از کم قدرتی معیار پر ضرور آگیا ہوگا۔ افسوس ہے کہ یہ امید پوری نہیں ہوتی۔ مداریوں کے گروہ اور گھٹ کے درجے کے تاجروں کو چھوڑتا ہوں۔ میں اب ان مشتہرین کو لوں گا جن کا اشتہار کاروبار کی عظمت کے لحاظ سے معیاری ہونا چاہئے۔ سب سے پہلے غیر ملکی تاجروں کے اشتہار کا نمبر آتا ہے۔ یہ بیچارے قابلِ رحم ہیں۔ انگریزی میں کوئی اشتہار اٹھا کر دیکھ لیجئے عقلِ انسانی کی تکمیل، کمالِ فن اور اعجازِ ادب کا منظر ہوتا ہے۔ وہی تاجر، اسی سامان کا اشتہار جب اردو میں دیتا ہے تو اردو کی کم مائگی پر نہیں خود تاجر کی بدنصیبی پر رونا آتا ہے جسے اردو کی کم قسمتی سے ایسا اشتہار ساز میسر آیا جو زبان کو اپنی نالائقی کی وجہ سے ذلیل کرتا ہے۔ یورپ کی کسی چیز کا اشتہار اردو میں دیکھئے سوائے بعض مستثنیٰ صورتوں کے وہی لغو ترجمے۔ اردو کے ذہن سے دور تخیل۔ اردو سے بیگانہ طرزِ ادا آپ کو ملے گا۔ اس میں شک نہیں کہ تاجر کا مقصد اس سے بھی حل ہوجاتا ہے اس لئے کہ یورپ جن وسیع نظروں پر کام کر رہا ہے کسے دیکھتے ہوئے خالی نام کے پروپیگنڈے کے لئے اس قسم کے اشتہار کافی ہیں لیکن اردو کی ترقی کے حق میں یہ زہر ہیں۔ انگریزی میں ایک اشتہار دیکھ کر روح وجد کرتی ہے اور اردو میں وہی اشتہار اتنا مسخ ہوجاتا ہے کہ اس سے آنکھیں میچ لینے کو جی چاہتا ہے۔ اسے خالی حکومت کا رعب اور اثر نہ جانئے کہ اس کی ہر ادا بھلی معلوم ہوتی ہے بلکہ یہ حقیقت ہے ناقابلِ انکار۔ جاننے والے جانتے ہیں اور مجھے ثبوت دینے کی ضرورت نہیں ہے

تاہم چند چیزیں دکھاتا ہوں۔

انگریزی اشتہارات کے اردو ترجمے
جو مختلف اخبارات میں شائع ہوتے ہیں

۱۔ سفید چمکدار اور دلکش تبسم

یہ جراثیم کش ڈینٹل کریم میلے اور بدنما دانتوں کو
دلاویز بنا دیتی ہے اور وہ کروڑوں جراثیم مرجاتے ہیں
جن سے دانت میلے اور خراب رہتے ہیں۔ ایک جوہری
کے پالش کی طرح جو چاندی کو اجال دیتا ہے یہ دانتوں
پر سے بدنما میل کچیل کو فوراً دور کر دیتا ہے۔

۲۔ آپ کے خاندان کے ہر فرد کے لئے اچھی صحت "

آپ کے خاندان کی اچھی صحت اہم ترین سوال ہے
اور اسی وجہ سے اوولٹین کی بہترین مقوی پی جانے
والی غذا تمام اس ملک کے گھروں میں مسلمہ طور پر
پی جانے والی غذا ہے۔ اوولٹین مقوی پی جانے والی
غذا دماغ اعصاب اور جسم کو بناتی ہے۔

۳۔ ڈاکٹر اینو کے فروٹ سالٹ کی سفارش کرتے ہیں

ڈاکٹر جانتے ہیں کہ اینو کا فروٹ سالٹ نظام جسم میں
فضلات اور زہریلے مادوں کو دھوکر قدرتی اور تھامنے
طریقے سے اپنا اثر کرتا ہے۔ بس یہ اصول مقرر
کر لیجئے کہ ہر روز صبح آپ پانی کا ایک چمکتا ہوا گلاس
پئیں جس میں اینو کا فروٹ سالٹ ملایا گیا ہو۔

راقم الحروف کی رائے

میں ان اشتہارات کی اردو حسب ذیل ہونی چاہیے

۱۔ تصویر میں ایک شعلہ رخ لڑکی مسکرا رہی ہے۔ اس کے
یاقوتی ہونٹوں کے اندر شفاف دانت برف کی طرح چمک رہے ہیں
ایک دوسری لڑکی اسے حیرت سے تک رہی ہے۔ تصویر کے
نیچے یہ الفاظ ہیں:-

"ہم نشیں، سانس میں یہ دلاویز خوشبو اور مسکراہٹ
میں یہ بجلی کہاں کی ہے؟"

"آہا یہ کوئی راز تو نہیں ہے۔ میں صبح شام ایک عجیب
منجن استعمال کرتی ہوں۔ نام بتاؤں؟ کالی ناس"

(۲) باغ میں میز بچھی ہوئی ہے اور گھر کے سب لوگ
ارد گرد کرسیوں پر بیٹھے ہوئے کچھ پی رہے ہیں۔ عبارت یہ ہے

"اوولٹین کا دور چل رہا ہے۔ دن بھر کی تھکن دور
ہو رہی ہے۔ اب یہ سب پڑ کر میٹھی نیند سوئیں گے
— گہری نیند —— صبح تازہ دم اٹھیں گے اور ناشتے
میں پھر اوولٹین! یہ در اصل ساری مقوی غذاؤں
کی روح ہے۔ لذیذ۔ جاں بخش اور جسم کو توانائی
دینے والی۔ اوولٹین سب سے اچھا غذائی شربت ہے
اور بچے، جوان، بوڑھے سب اسے پسند کرتے ہیں"

۳۔ اداس چہرے

"مرجھائے ہوئے، بے ہمت۔ کام میں جی لگے نہ
کھیل میں۔ ہاتھ پیر ہیں کہ ڈھیلے پڑے جاتے ہیں
اور چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی ہیں۔ ان سب باتوں
کا سبب یہ ہے کہ پیٹ کی مشین ٹھیک کام نہیں
کرتی اور رگوں میں خون کی جگہ تیزاب گردش کر
رہا ہے۔ اینو فروٹ سالٹ فوراً شروع کر دیجئے
اور ایک ہی ہفتے بعد چست، تیز اور ہشاش بشاش
زندگی کا لطف اٹھائیے۔ اینو سالٹ پیٹ اور
خون کی تمام خرابیوں کیلئے اعجاز کا کام کرتا ہے"

۳- عطر کی دل فریبی

خودنمائی میں جاذبیت پیدا کرنا۔ مجلسی حلقوں میں ایک تجربہ کار خاتون کیلئے وجہ امتیاز ہے وہ دلفریب "نقد یر" پرفیوم کو برمحل استعمال کرکے اپنی خداداد سحرطرازیوں میں اضافہ کرتی ہے۔ کیا آپ اور زیادہ حسین یا زیادہ مناسب خوشبو کی خواہش کرتی ہیں آپ کی شخصیت کے لئے "نیبی تا" وہی اثر رکھتا ہے جو ایک خوشگوار قافیہ دل پسند راگ کے لئے رکھتا ہے یہی سب سے بڑی چیز ہے جس سے کامیابی ہوتی ہے۔

(۴) باغ کے ایک کونے میں

جوانی، حسن، محبت جمع ہیں۔ ایک چیز کم ہے۔ نکھرا، ستھرا ہوا ایک جھونکا۔ پرفیوم ڈی پیرس کی دلفریب خوشبو میں لبا ہوا۔ اس سے دل کی کلی کھلتی ہے۔ مسرت میں شاندار اضافہ ہوتا ہے۔ پرفیوم ڈی پیرس دنیا کی بہترین خوشبو ہے۔ یہ دلوں کو موہ لیتی ہے۔

مجھے بہت افسوس ہے کہ انگریزی کے اصل اشتہارات میں جو آمد، حسن، بے ساختگی اور زور ہے وہ میں اردو میں ادا نہیں کرسکا تاہم ایک جھلک اس رنگ کی آپ نے دیکھی۔ مغربی اشتہار بازی کا نمونہ دکھانا ایسا ہی ہے جیسے میں تاج کی خوبیاں آپ کو سمجھانے کے لئے سنگ مرمر کا ایک ٹکڑا پیش کردوں۔ وہ تو خود دیکھنے کی چیز ہے۔

غیر ملکی اشتہار بازی تو آپ دیکھ چکے۔ اب ذرا گھر کا حال بھی دیکھئے۔ وہ اس سے بھی بدتر ہے۔ انڈین ٹی سس کمیٹی ہر چند کثرت کے لحاظ سے غیر ملکی تاجروں کی نقیب ہے لیکن اس کا شعبۂ اشتہار ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہے۔ معلوم نہیں کہ وہ لوگ اردو جانتے ہیں یا نہیں۔ بہر حال ان کی بلیغ کوششیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) ایک پگڑی بندھ گنوار کے چہرے کی تصویر۔ عبارت:۔ "ستاتی ہی ہم کو نہ محنت نہ سستی۔ ہمیں چائے پینے سے آتی ہے چستی"۔
(۲) ایک بھیل عورت کھیت میں بیٹھی چائے پی رہی ہے۔ عبارت:۔ "دوپہر کو آرام کے لئے چائے سے کچھ اچھا نہیں"
(۳) گھڑی کی تصویر۔ عبارت:۔ "ہر وقت چائے کا وقت"
(۴) ایک پہلوان نما لڑکا چائے کا پیکٹ ہاتھ میں لئے بھاگ رہا ہے۔ عبارت:۔ "ایک پیسہ مال لو۔ اتنی چائے ماں کو دو"۔
(۵) چھیلی وضع کی ایک دیہاتی عورت۔ عبارت:۔ "چائے کی پیالی سب سے نشہ والی"
(۶) ایک لم ڈاڑھیا بڈھا۔ پگڑی باندھے ہوئے۔ عبارت:۔ "روز چائے پیو بہت دن جیو"
(۷) ایک نٹ لڑکا۔ عبارت:۔ "چائے ضرور پینا چاہئے کیونکہ چائے ہندوستانی شئے"

عموماً یہ سات پوسٹر بازار میں نظر آتے ہیں۔ انھیں ہفت عجائبات عالم کہنا چاہئے اور خاص طور پر آخری شعر کی داد نہ دینا ظلم ہوگا۔ یہی رنگ دوسری سیس مینیوں اور اداروں کا ہے۔

ایک نظر مالکان زبان پر بھی ڈالئے۔ ان کی حالت قابل مرثیہ ہے۔ اُن کی تجارت، تربیت، اخلاق، اُن کی جدت پسندی اور ترقی کا یہ حال ہے کہ سوائے نقل اور حسد کے کچھ نہیں جانتے۔ عقل معاش اول تو چھو نہیں گئی اور جو کسی کو سدھ بدھ ہوئی تو لمبے تجارتی ناموں پر جھگڑتے دیکھئے۔ صرف ایک شربت کے نام پر برسوں مقدمہ چلا اور نام نہ نام کی صرح۔ ایک صاحب نے شربت حور افزا نام پسند فرمایا۔ ایک بزرگ نے بچوں کی دوا کا نام "اول شر" سوجھا اور نام کا وقت ہے کہ کسی صاحب نے چورن کا نام شیکی رکھا ہے۔ جہاں ناموں کی یہ گت ہو وہاں اشتہار کا اور پھر انداز کاروبار کا حال معلوم۔ اس میں شک نہیں کہ تجارتی کامیابی اور ترقی میں بہت حد تک نام کی قبولیت کو بھی دخل ہے لیکن

نہ اس طرح کہ مسمی کو چھوڑ اسم پر پڑ رہے ہیں۔ یورپ میں اب نام کوئی چیز نہیں رہا۔ وہاں کام اصل چیز ہے اور نام خواہ کیسا ہی بے ربط اور بے معنی ہو خود بخود بامعنی ہو جاتا ہے۔ اودلشین میں کیا معنویت ہے لیکن نام لیجئے کہ سامنے لطف و نشاط کا سامان بندھ جائے گا۔ وہاں اصل قوت اشتہار ہے۔ ساری ترقیاں اسی جادو کے کرشمے ہیں۔

بڑے لوگوں کی طرف نگاہ امید جاتی ہے لیکن وہاں بھی کچھ مایوسی رہتی ہے۔ ہندوستانی دواخانہ کے چند عنوانات دیکھئے (۱) طب یونانی اور ویدک کی زندگی (۱۹۱۱ء) (۲) سال بھر تو اور ہندوستان کا مسئلہ حفظان صحت (۱۹۱۵ء) (۳) کروڑوں روپئے (۱۹۳۲ء) (۴) یہ تو کچھ بھی مشکل نہیں (۵) مسیح الملک کی شرافت سے ناجائز فائدہ (۱۹۳۵ء)

یہ عنوانات کچھ ہمت افزا نہیں ہیں۔ مجھے اعتراف ہے کہ شعبہ اشتہار بہت منظم ہے اور خرچ کافی کیا جا رہا ہے لیکن کام کا انداز اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ اس ریمارک سے مقصد دل دکھانا نہیں ہے بلکہ یہ سچی خواہش ہے اس بات کی کہ ایک شاندار قومی کاروبار زیادہ تیزی سے آگے بڑھے۔ میں بھروسے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ کوشش کا رخ اگر بدل دیا جائے یعنی اشتہار سازی لائق ہاتھوں میں دی جائے تو اسی سرمائے سے موجودہ آمدنی ایک دم دوگنی ہو سکتی ہے۔

ہمدرد دواخانہ کی کوششیں لائق اطمینان ہیں۔ وہ ٹھیک لائن پر چل رہا ہے۔ اس کے اشتہارات میں ہمیشہ تازگی تو نہیں ہوتی لیکن ان میں اتنی جان ہوتی ہے کہ وہ نظر اور دماغ کو تکلیف نہیں دیتے۔ میرا خیال ہے کہ کثرت اشتہار کے ساتھ اگر نیرنگی مضمون کی رعایت رکھی جائے تو نتائج زیادہ بہتر ہوں گے۔

یورپ کی اشتہار بازی جس کا میں ذکر کر چکا ہوں آج کل جس بلندی پر ہے اس کا تصور بھی اردو اشتہار باز کے بس کی چیز نہیں۔ وہاں اشتہار کی وسعت اتنی ہے جتنی خود زندگی کی وسعت۔ اشتہار ہر چیز کی روح رواں۔ اور اس کثرت کے باوجود حالت یہ ہے کہ ایک چیز کا ایک جگہ جو اشتہار ہے دوسری جگہ اس سے بالکل مختلف انداز۔ جدید مضمون اور انوکھے تخیل کے ساتھ ہوگا اور حیرت ہے کہ اشتہار ساز ایک ہی چیز کو سیکڑوں پیرایوں میں جلوہ گر کرتا ہے اور کبھی نہیں تھکتا۔ یہاں ماہرین فن و سائنٹفک اصول پر چلنے والوں کا حال یہ ہے کہ ہزارہا روپیہ خرچ کرنے پر بھی ... کیونکہ ہندوستانی ہیں۔

یہ جو اردو اشتہار کے مقابلے میں بار بار میں نے یورپ کی اشتہار بازی کا نام لیا ہے اس سے مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اردو اشتہار انگریزی کی تقلید میں شروع ہوا اور حتی الوسع اسی کی نقل کی کوشش اب تک کی جاتی ہے تو میں دکھانا چاہتا تھا کہ امام کہاں جا پہونچا اور مقلد کہاں بھٹکتے پھرتے ہیں۔

بعض لوگ اعتراض کریں گے کہ انگریزی اور اردو اشتہار کا مقابلہ اس لئے غلط ہے کہ یورپ کی طباعت جس کمال پر ہے وہ اردو پریس کو نصیب نہیں۔ پھر یہاں کی تجارت اور صنعت کا نام لیتے ہوئے بھی شرم آتی ہے لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں ہے۔ بغیر شاندار طباعت بغیر ڈیزائن تصاویر اور عمدہ کاغذ کے بھی اعلیٰ درجے کی اشتہار بازی کی جا سکتی ہے اور صنعت و سرمایہ کا جہاں تک تعلق ہے ہمارے سامنے ہندوستانی دواخانہ موجود ہے جو ایک معقول صنعت رکھتا ہے اور تھوڑا بہت اشتہار بھی دیتا ہے لیکن موجودہ حالت سے کئی درجے بہتر اشتہار بازی اسی سرمائے سے ہو سکتی ہے اور دواخانے کی آمدنی کئی گنا ہو سکتی ہے۔ اس موقعہ کے لئے سب سے اچھی مثال خواجہ حسن نظامی صاحب ہیں جن کے ہاں کمال طباعت کا اہتمام اور ڈیزائن کا انتظام نہیں پایا جاتا لیکن ان کی اشتہار بازی کی نظیر ایشیا کی کوئی زبان پیش نہیں کر سکتی۔ خواجہ صاحب کے اشتہار اردو اشتہار بازی کی تاریخ میں ایک بالکل نیا باب کھولتے ہیں یہاں انھیں چھیڑنے کا موقع نہیں ہے۔ ان تمہیدی سطروں میں زیادہ تر ایک رخ سے بحث ہوئی اور وہ بھی ادھوری رہی۔ آیندہ میں اجاگر پہلو دکھلاؤں گا اور انشاء اللہ اسی میں خواجہ صاحب بھی آ جائیں گے۔

مختار احمد۔ جامعی

ذیل میں ایک مشہور اور دلچسپ نظم سے کچھ بند نقل کئے جاتے ہیں ۔ اِس میں پیسے کا شاعرانہ فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔ اِس نظم کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم پیسے کو دیوتا سمجھ کر پوجنے لگیں بلکہ یہ ہمیں پیسے کی اصل یعنی "محنت" سے محبت کرنا سکھاتی ہے۔ اِس نظم کے شائع کرنے سے جہاں ہماری غرض ناظرین کے لئے دماغی عیش کا سامان مہیا کرنا ہو وہاں اِس سے یہ مقصد بھی ہے کہ لوگ عیش کے اصلی راز یعنی محنت کو سمجھ لیں

"ایڈیٹر"

ساتھ اک دوست کے اک دن جو میں گلشن میں گیا　　واں کے سرو و سمن و لالہ و گل کو دیکھا
پوچھا اُس سے کہ "یہ ہے باغ بتاؤ کس کا؟"　　اُس نے جب گل کی طرح ہنس دیا اور مجھ سے کہا
" مہرباں! مجھ سے یہ تم پوچھو ہو کیا پیسے کا!

یہ تو کیا اور بڑے ایسے ہیں جو باغ و چمن　　ہیں کھلے کیاریوں میں نرگس و نسرین و سمن
حوض، فوارے ہیں، بنگلوں میں بھی پردے چلون　　جابجا قمری و بلبل کی صدا شور افگن
واں بھی دیکھا تو فقط گل ہے کھلا پیسے کا"

واں کوئی آیا لئے ایک مرصع پنجرا　　لال دستار، دوپٹہ بھی ہرا جوں طوطا
اس میں اِک بیٹھی ہے مینا کہ ہو بلبل بھی فدا　　میں نے پوچھا "یہ تمہارا ہے؟" رہا وہ چپکا
نکلی منقار سے مینا کی صدا "پیسے کا"

واں سے نکلا تو مکاں اک نظر آیا ایسا　　جس کی دیواروں سے چمکے تھا پڑا آبِ طلا
سیم چونے کی جگہ، اس کی تھا اینٹوں سے لگا　　واہ وا کر کے کہا میں نے "یہ ہوگا کس کا؟"
عقل نے کان میں چپکے سے کہا "پیسے کا"

پیسے والے نے اگر بیٹھ کے لوگوں میں کہا　　" جیسا چاہوں میں مکاں ویسا ہی ڈالوں بنوا
حرفِ تکرار کسی کی جو زباں پر آیا　　اُس نے بنوا کے دیا جلدی سے ویسا ہی بنا
اُس کا یہ کام ہے، اے دوستو! یا پیسے کا؟

"نظیر اکبر آبادی"

"لمیٹڈ کمپنی"

(از جناب مرزا عظیم بیگ چغتائی صاحب بی اے ایل ایل بی علیگ)

کسی زمانے کا ذکر ہے کہ دس آدمیوں نے آپس میں صلاح و مشورہ کرکے یہ فیصلہ کیا کہ تجارت بڑے منافع کی چیز ہے آؤ مل کر تجارت کریں۔ طے ہوا کہ دسوں آدمی دو دو ہزار روپئے دیں اور کل بیس ہزار روپئے سے تجارت کی جائے شرط یہ ٹھہری کہ نفع و نقصان کے سب برابر کے حصہ دار رہیں گے۔ تجارت شروع کی گئی اور سب نے مل کر ایک ہوشیار تجربہ کار ملازم کو تلاش کرکے اس کو منیجر بنایا۔ یہ منیجر بہت لائق اور ہوشیار تھا اور دیانت داری اور محنت سے کام کرتا تھا۔ کام کو خوب ترقی ہوئی اور منیجر اور دوسرے ملازموں کی تنخواہ اور تمام خرچہ نکال کر جو کچھ نفع ہوا وہ سب نے برابر آپس میں تقسیم کرلیا۔

(۱)

اُن دس آدمیوں میں سب ایک حیثیت کے نہ تھے کوئی امیر تھا کوئی غریب تھا مگر دراصل سوائے ایک کے کوئی بھی بڑی حیثیت کا روپئے والا نہ تھا۔ بہت دن تک کاروبار بڑی خوبی سے چلتا رہا۔ مگر اتفاق سے ایک سال کارخانے کو سخت نقصان ہوا۔ اتنا کہ جو کچھ روپیہ اپنا لگایا تھا وہ سب ڈوب گیا اور علاوہ اس کے قریب ایک لاکھ کے اور نقصان ہوا۔ تجارت کے کاموں کے لئے بڑے بڑے کارخانہ والوں سے مال منگایا جاتا تھا۔ جب فروخت ہو جاتا تھا تو اس کے دام ادا کردئے جاتے تھے اور دوسری صورتوں میں بھی قرض کے طور پر ہزاروں کا مال آتا تھا۔ جب اس کارخانہ کا یہ حال ہوا اور نقصان برداشت کرنے کا وقت آیا تو سب بغلیں جھانکنے لگے۔ سب جانتے تھے اور شرط تھی کہ سب حصے دار برابر نقصان کے بھی اسی طرح شریک ہوں گے جس طرح نفع کے شریک ہوتے تھے مگر اب اور ہی معاملہ تھا۔ سوائے ایک شخص کے جو مالدار تھا کسی کے پاس روپیہ ہی نہ تھا جو کارخانہ کے نقصانات کو پورا کرتا جو روپئے والا تھا اُس نے صاف صاف کہدیا کہ میں اپنے حصہ سے زائد نقصان ہرگز برداشت نہ کروں گا اور دراصل یہ بات بھی ٹھیک تھی کیونکہ یہ بات تو بے انصافی کی تھی کہ ایک ہی کو تمام نقصان برداشت کرنا پڑے۔ جب کارخانہ کے قرضخواہوں نے کارخانہ کے منیجر سے اپنے اپنے روپئے کا مطالبہ کیا تو اس نے اپنے مالکوں سے کہدیا اور مالک پہلے ہی آپس میں بات چیت کرچکے تھے۔ سوائے ایک کے کسی کے پاس روپیہ ہی نہ تھا۔ قصہ مختصر کارخانے کا منیجر قرضخواہوں کو روپیہ نہ دے سکا۔

(۲)

جب قرضخواہوں نے یہ دیکھا کہ ہمارا روپیہ وصول نہیں ہوتا تو انھوں نے سب قرضداروں یعنی کارخانہ کے دسوں مالکوں پر عدالت میں دعویٰ دائر کردیا۔ نو حصہ داروں نے تو عدالت میں صاف کہدیا کہ صاحب ہمیں خواہ مار ڈالو خواہ قید کردو ہمارے پاس روپیہ نہیں لیکن جو روپئے والا دسواں ساجھی تھا اس نے کہا کہ صاحب میں کارخانہ کے نقصانات کے دسویں حصہ کا ذمہ دار ہوں اور یہ حصہ دینے کو تیار ہوں اور اس سے زیادہ نہیں دے سکتا قرضخواہوں نے اس کے جواب میں عدالت میں کہا کہ صاحب ہمارا روپیہ ملنا چاہئے۔ ہم نے کسی ایک کو تو دیا نہیں تھا۔ ہم نے تو سب کو ملا کر دیا تھا اور ہم چاہے جس سے وصول کرسکتے ہیں یہ آپس میں نبٹتے رہیں گے۔ یہ جانیں اور ان کا کام۔ ہم تو سب نقصان انھیں سے وصول کریں گے۔

جج منصف مزاج تھا۔ اس نے دونوں کے بیانات سنے جو مدعی کہتا تھا وہ بھی صحیح تھا اور جو روپیہ والا مدعا علیہ کہتا تھا وہ بھی صحیح تھا مگر اس نے یہ فیصلہ دیا کہ قرضخواہوں کا روپیہ رئیس حصہ دار کو دینا پڑے گا لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ بقیہ حصہ دار اپنے اپنے حصۂ نقصان کی رقم رئیس حصہ دار کو ادا کردیں تاکہ

سب برابر ہو جائیں۔ یہی فیصلہ دراصل ٹھیک ہے کیونکہ قرضخواہ واقعی کسی ایک شخص کو نہیں دیتا۔ اُس کو حق ہے کہ خواہ وہ سب سے ملا کر وصول کرے اور خواہ کسی ایک کو پکڑ کر اُس سے وصول کر لے وہ کیا جانے کہ کتنا کس کا حصّہ ہے۔ نتیجہ اس فیصلے کا یہ ہوا کہ رئیس حصّہ دار کو سب کے بدلے کا نقصان اپنی گرہ سے ادا کرنا پڑا۔ جب سے اس رئیس شخص کو ساجھے کی تجارت میں نقصان برداشت کرنا پڑا تھا تب سے اُس نے عہد کر لیا تھا کہ اب کبھی شرکت میں کام نہیں کروں گا کیونکہ اُس کا روپیہ دوسرے حصّے داروں سے نہ وصول ہونا تھا نہ ہوا۔ اُس کو دراصل اب ساجھے کے نام سے بھی چڑھ ہو گئی تھی۔

(۳)

ایک روز کا ذکر ہے کہ یہ رئیس اپنے بنگلے پر بیٹھا تھا کہ تین چار آدمی اُس کے پاس کچھ کاغذ بغلوں میں دبائے آ پہونچے۔ بات چیت ہوئی تو معلوم ہوا کہ دس بیس آدمی مل کر ایک کارخانہ کھول رہے ہیں اور اُس کی شرکت چاہتے ہیں۔ ساجھے کی تجارت کے نام سے ہی اُس کو نفرت تھی اس لئے اُس نے ان لوگوں سے کہا "معاف کیجئے میں ایسی تجارت سے دور رہنا چاہتا ہوں" "آخر آپ اس قسم کی تجارت سے کیوں اتنا دور بھاگتے ہیں؟" انھوں نے دریافت کیا۔ رئیس نے کہا "میں اس وجہ سے دور بھاگتا ہوں کہ نقصان بھگت چکا ہوں۔ اجی حضرت ایسی شرکت کس کام کی کہ جس میں تمام نقصان ایک ہی حصہ دار کے سر پڑے۔ نفع کی تو حد مقرر ہو کہ سب کو برابر ملے گا مگر نقصان لامحدود ہو۔ نہ بابا مجھے بخشو"

انھوں نے کہا "ہم جس تجارت میں آپ کی شرکت چاہتے ہیں وہ ایسی نہیں کہ جس میں نقصان کی حد نہ ہو۔ ہمارے کارخانے میں نقصان محدود یعنی "لمیٹڈ" رہے گا۔ آپ کو ایک مقررہ تعداد سے زیادہ نقصان دینا ہی نہ پڑے گا"۔ رئیس نے کہا "اور نفع؟" انھوں نے جواب دیا کہ "نفع کے سب برابر کے اپنے حصّے کے مطابق شریک ہوں گے اور اسی طرح نقصان کے بھی سب برابر کے شریک ہوں گے"۔

رئیس بولا "نہ بابا میں اس دھوکے میں نہ آؤں گا یہی تو کہکر مجھ کو پہلے بھی لوگوں نے پھانس لیا تھا۔ میں ہرگز ہرگز ایسے کارخانے میں نہیں پڑوں گا"۔

انھوں نے کہا "اجی حضرت آپ کس خیال میں ہیں۔ ہم تو اپنی کمپنی کے قواعد رجسٹرڈ کرائیں گے اور ہر حصّے دار کی ذمہ داری محدود ہوگی"۔

رئیس نے کہا "وہ کس طرح؟" انھوں نے کہا "یہ سب مل کر طے کر لیں گے کہ نقصان کی صورت میں زیادہ سے زیادہ ہر حصّے دار کو کتنا دینا چاہئے۔ مثلاً دو ہزار روپئے کے آپ حصّے دار ہیں تو زیادہ سے زیادہ نقصان کی صورت میں آپ کا یہ روپیہ ڈوب جائے گا یا اس سے دوگنا۔ غرض جیسا بھی طے کر لیں یہ اپنے ہاتھ میں ہے"۔

رئیس نے کہا "اجی اس سے بھی زیادہ رکھو۔ مثلاً دو ہزار کا میں نے حصّہ لیا ہے تو نقصان کی صورت میں دو ہزار اور دو ہزار اپنے گھر سے اور نقصان دے سکتا ہوں یعنی یہ رہے کہ کسی حصّے دار کو اپنے حصّے کی رقم سے زائد نہ نقصان دینا پڑے۔ مثلاً جو ہزار کا حصّے دار ہو وہ ہزار سے زیادہ نقصان کی صورت میں نہ دے۔ جو دس ہزار کا حصّے دار ہے وہ دس ہزار سے زیادہ نہ دے۔ مگر ہونا مقررہ چاہئے۔ اگر ایسی صورت ہو جائے تو میں سب سے پہلے شرکت کرنے کو تیار ہوں"۔

(۴)

جب یہ رئیس راضی ہو گیا اور بہت سے لوگ مل گئے تو کارخانہ کھل گیا۔ کارخانے کو باہر سے لین دین کی ضرورت پڑتی تھی تو رجسٹری شدہ قواعد موجود تھے جو لین دین کرنے والے دیکھ لیتے تھے۔ عرصہ تک کاروبار ہوتا رہا اور خوب خوب نفع ہوا مگر اتفاق کی بات یہ تجارت بھی ناکامیاب رہی۔ لین دین والوں نے کارخانے کے مالکوں پر مقدمہ دائر کیا اور اپنا روپیہ وصول کرنا چاہا۔ اب وہ کسی ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر اس سے یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ ہم تو سب روپیہ تم ہی سے لیں گے کیونکہ کارخانہ "لمیٹڈ" کارخانہ تھا۔ یعنی ہر حصہ دار کی ذمہ داری غیر محدود نہ تھی بلکہ محدود تھی اور بمطابق رجسٹری شدہ کاغذات

کے ہر حصہ دار لینے حصے کی رقم کے برابر روپئے کا دین دار تھا اور بس۔ جو سو روپئے کا حصہ دار تھا اُس کے سو روپئے گئے اور جو ہزار کا حصہ دار تھا اُس کے ہزار گئے۔ جیسا وہ نفع لیتا تھا ویسا ہی اُس کو نقصان اُسی حساب سے پڑا۔ اس کارخانے کے ناکام ہونے سے رئیس کو پتہ چلا کہ لمیٹڈ کارخانہ میں حصہ لینا کیسا اچھا ہے۔ کم از کم اس میں یہ تو معلوم رہتا ہے کہ ناکامی اور گھاٹے کی صورت میں زیادہ سے زیادہ مجھ کو کتنا روپیہ دینا پڑے گا اور یہی سب سے بڑی بات ہے کیونکہ اس کی وجہ سے ہر شخص اندازہ کر کے اتنا ہی روپیہ تجارت میں لگاتا ہے جتنا کہ وہ جانتا ہے کہ اگر ڈوب بھی گیا تو تباہی نہ آئے گی۔

سینکڑوں بچے بلکہ جوان اور سمجھ دار آدمی کارخانوں کے نام میں لفظ لمیٹڈ لکھا ہوا دیکھتے ہیں لیکن اس کے معنی نہیں سمجھتے۔ ہمیں امید ہے کہ اس مضمون کے پڑھنے والے سمجھ گئے ہوں گے کہ لمیٹڈ سے کیا مطلب ہے۔ لفظ لمیٹڈ جس کارخانے کے ساتھ لگا ہوا ہے پکار کر قرضہ لینے والوں سے کہہ رہا ہے کہ میرے مالکوں کی ذمہ داری نقصان کی صورت میں محدود ہے اور تم مقررہ رقم سے زائد کسی ایک کا ہاتھ پکڑ کر نہیں لے سکتے۔ ساتھ ہی وہ روپیہ والوں کو پکار کر کہتا ہے کہ اگر تم تجارت کرنا نہیں جانتے لیکن اپنا روپیہ تجارت میں لگانا چاہتے ہو تو یہاں لگاؤ اور چین سے بیٹھو کیونکہ نقصان کی صورت میں ایک محدود اور مقررہ رقم سے زائد تم سے نہیں لی جائے گی۔

لمیٹڈ کارخانے میں سب سے بڑی بات جو ہے وہ یہ ہے کہ نفع لامحدود ہے یعنی نفع لاکھوں ہو سکتا ہے لیکن نقصان کی ایک حد مقرر ہے۔ اس خوبی کی وجہ سے دنیا میں اس کا رواج بہت ہو گیا ہے اور تمام وہ لوگ جو روپئے والے ہیں اور خود تجارت کرنا نہیں جانتے ہمیشہ لمیٹڈ کارخانوں میں شریک ہو جاتے ہیں اس طرح تمام رئیسوں کی دولت بھی جو بیکار پڑی رہتی کام میں لگ گئی ہے اور تجارت سے دنیا میں لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

میری دولتمندی کا راز

راک فیلر کون ہے؟ دنیا کا سب سے بڑا دولتمند اس نے کروڑوں روپے کمائے اور کروڑوں خیرات کئے۔ نہ اُس کی کمائی کی انتہا اور نہ فیاضی کی انتہا۔ وہ لکھتا ہے کہ میں کس طرح دولتمند ہوگیا؟ پھر خود ہی جواب دیتا ہے۔ مجھے تین چیزوں نے دولت کی چوٹی پر کھڑا کر دیا۔ سخت محنت نے وقت کی پابندی نے اور دیانت داری نے۔ میری دولتمندی کا سب سے بڑا راز محنت ہے۔ بچپن سے آج تک میرا دل محنت سے کبھی نہیں گھبرایا۔ ابتدا میں میری تنخواہ بہت ہی کم تھی لیکن سردی کے موسم میں ٹھٹھرتا ہوا آدھی رات تک اپنے کام کو ختم کرنے کے لئے محنت کرتا رہتا تھا دوست افسوس کیا کرتے تھے کہ میں اس قدر تھوڑی تنخواہ پر اس قدر سخت محنت کیوں کرتا ہوں۔

میری دولتمندی کا دوسرا راز یہ ہے کہ میں نے اپنے ہر ایک کام کے لئے ایک وقت مقرر کیا تھا اور میں اُس وقت میں اپنے مقررہ کام کو ضرور پایۂ تکمیل کو پہنچا دیتا تھا۔ آج کل کے نوجوان کہتے ہیں کہ ایک کام صبح کر لیا تب کیا اور شام کو کر لیا تب کیا؟ میں نوجوانوں کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ صبح اور شام میں تو بڑا فرق ہے اپنے ضروری کاموں میں ایک منٹ کا فرق ڈالنا بھی مردانگی سے دور ہے اور ترقی کی راہ میں حارج ہے۔ جو لوگ وقت کی قدر نہیں کرتے وقت بھی اُن کی قدر نہیں کرتا اور انھیں تمام دنیا ٹھکرا دیتی ہے۔

میری ترقی کا تیسرا راز یہ ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ میرا تعلق ہوا میں نے ہمیشہ اُن کے ساتھ اپنا معاملہ صاف رکھا۔ دوران ملازمت میں میرے سامنے کئی ایسے مواقع آئے کہ میں اپنے مالکوں کی کافی رقم غائب کر سکتا تھا اور مجھے اپنی غریبی کی وجہ سے روپئے کی سخت ضرورت بھی تھی لیکن میں نے کبھی بد دیانتی نہیں کی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں اپنے مالکوں میں ایماندار مشہور ہو گیا اسی ایمانداری کی وجہ سے میرے مداحوں، قدر دانوں، اور گاہکوں کا حلقہ روز بروز وسیع تر ہوتا چلا گیا اور اسی ایمانداری کا ثمرہ ہے کہ آج میں دنیا کا متمول ترین انسان ہوں۔

تین خنطلین

(از جناب احسان بن دانش صاحب سکریٹری بزم ادب۔ لاہور)

ہم نشیں اک رات جب تاریکیوں پر تھا شباب
دیکھتا کیا ہوں کہ معمولی سے اک ہوٹل کے پاس
تین انساں، ایک بچہ ایک بوڑھا اک جواں
آئے اور آکر کھڑے ہو کر کہا بچے سے یوں
بک گئے سب سوٹ بھائی کے رہا کچھ بھی نہیں
جیب میں اب تین پیسے ہیں یہی لے جاؤ تم
قسمتوں میں اپنے فضلِ ایزدی شامل نہیں
طفلِ کمسن جانبِ ہوٹل چلا باچشمِ تر
روٹیاں تین آگئیں اور تینوں کو اک اک ملی
یہ پڑھے لکھوں کی درگت یہ نجیبوں کا ملال
ملک والے یوں ہوں اپنے ملک میں روٹی سے تنگ

اُٹھ رہی تھی رفتہ رفتہ روئے ہستی سے نقاب
تنگ کوچے میں جہاں تاریکیاں بھی تھیں اداس
ہم نصیب و ہم خیال و ہم لباس و ہم زباں
دیکھ بیٹیا بھوک سے ہم سب کی حالت ہے زبوں
گھر میں اک بی اے کی ڈگری کے سوا کچھ بھی نہیں
نان بائی کی دکاں سے روٹیاں لے آؤ تم
ہوٹلوں میں بیٹھ کر کھانے کے ہم قابل نہیں
ڈالتا مڑ مڑ کے بوڑھے باپ کے رخ پر نظر
زندگی کے سرخ کانٹوں میں کلی سی کھل گئی
یہ وفاؤں کا نتیجہ یہ غلامی کا مآل
یہ نہو چھڑ جائے زرداروں میں اور بھوکوں میں جنگ

حیف ہے جو لے رہے ہوں کو ہساروں سے خراج
ہو نہ اُن سے ملک کی بے روزگاری کا علاج

ضروری اطلاع

مندرجہ ذیل نام گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہو چکے ہیں لہذا کوئی صاحب اِن کی نقل غرمائیکی کوشش نہ کریں۔

(۱) گاماں پلیز (۲) شربت نشاط (۳) نفیس تیل (۴) لال منجن ۵ طلسمی تیل ۶ نفیس منجن ۷ لال منجن شفوائی سرمہ ۹ آرام (۱۰) بندھن (۱۱) جادو مرہم (۱۲) اکسیر اثر ملا پھولوں کا تیل (۱۳) روز بیوٹی لوشن (۱۵) روز بیوٹی کریم (۱۶) سردی جیمنی میں اکسیر روشنِ دماغ۔ صنعتی اسٹور۔ صنعتی دواخانہ۔

مینجر صنعتی اسٹور۔ صدر بازار دہلی

ضروری اطلاع

مندرجہ ذیل نام رجسٹرڈ ہو چکے ہیں لہذا کوئی صاحب آئندہ اِن ناموں کو استعمال نہ کریں۔ اور نہ اِن چیزوں کی نقل کریں۔

نیا تاش۔ جدید تاش۔ قومی تاش۔ سیاسی تاش۔ ہیڈ پلے انگ کارڈس۔ بے بی پلے انگ کارڈس۔ جلد رنس پلے انگ کارڈس۔ انڈین پلے انگ کارڈس۔ طلسمی تاش۔ ہندوستانی تاش۔ نیشنل پلے انگ کارڈس۔ انٹرنیشنل پلے انگ کارڈس۔ نیو ایرا پلے انگ کارڈس۔ کانگریسی تاش۔ بھارتی تاش۔ تعلیمی بکس۔ حسابی بکس۔ ایجوکیشنل بکس۔ علمی بکس۔ ودیا بکس۔ تعلیمی تاش کمپنی۔ ہونہار ریک ڈپو۔

مینجر تعلیمی تاش کمپنی صدر بازار دہلی

اوکاسا کے اِستعمال سے

تازہ طاقت اور صحت حاصل ہوتی ہے

اوکاسا اِس وقت دنیا کا بہترین ٹانک ہے غدود کو تقویت پہونچانے کیلئے مانا جاتا ہے اور شرطیہ آپ کی جوانی قائم رکھتا ہے۔

سائنس کی جدید تحقیقات کی بنا پر جرمنی کے مشہور سائنس داں ڈاکٹر لہوسن نے یہ قابل قدر دوا ایجاد کی ہے جو اِس وقت مردوں اور عورتوں کی جوانی قائم رکھنے کیلئے دنیا کی بہترین ٹانک مانی جاتی ہے۔ اوکاسا کا اثر جسم انسانی پر حیرت انگیز ہے۔ اوکاسا کے ہارمون کے اجزا فوراً ان غدود پر اثر کرتے ہیں جن پر صحت اور جوانی کا دارومدار ہے اور طاقت، صحت اور زندگی بخشتے ہیں اِس کے استعمال سے اعصاب، دل و دماغ سب طاقت پاتے ہیں اور اِس طرح دماغی طاقت صحت و قوت مردانہ از سرِ نو حاصل ہوتی ہے۔

تنبیہ

ہم پبلک کو یہ اطلاع دینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ سستی اور معمولی قسم کی دواؤں سے پرہیز کریں جن سے بجائے فائدے کے نقصان پہونچتا ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کی قدر کرتے ہیں تو اوکاسا جیسی مستند دوا استعمال کیجئے۔ مفصل کتاب، اسناد اور سرٹیفکٹ ہم سے مفت طلب کریں۔ واضح ہوگا کہ اوکاسا کس پائے کی دوا ہے۔

اوکاسا کمپنی برلن (انڈیا) لمٹیڈ۔ پوسٹ بکس ۴۹۶ بمبئی

کامیابی کا راز

(از جناب رائے صاحب لالہ رگھناتھ رائے صاحب بی اے چیف ایڈیٹر گلدستہ لاہور)

(۱)

لارڈ ایش فیلڈ جو گیارہ سال کی عمر میں ہرکارہ کا کام کرتے تھے لیکن بیس سال کی عمر میں امریکن الیکٹرک ریلوے کے جنرل منیجر ہو گئے اور اب لندن کی زمین کے نیچے بنی ہوئی ریلوے کی کمپنی کے بڑے افسر ہیں۔ لکھتے ہیں۔

"جو شخص شروع میں ادنی درجہ کے کام پر لگے اور اپنی ذہانت اور محنت سے زیادہ اچھا کام کر دکھائے وہ بہت جلد چوٹی پر پہونچ جائے گا۔ میں نے اپنی زندگی میں اس بات کو ثابت کر دیا ہے۔ میں ترقی کے زینہ پر کئی بار چڑھا ہوں۔ کئی بار مجھے درمیان میں سے ہی نیچے اترنا پڑا ہے اور یہ اس لئے کہ میں تازہ علم اور تجربہ حاصل کروں۔ ابتدا میں کسی نوجوان کو یہ نہیں کہنا چاہئیے کہ میں فلاں پیشہ کے لئے موزوں ہوں۔ پہلے اُسے اُس پیشہ کے متعلق پوری واقفیت حاصل کر لینی چاہئیے اور پھر اسے وہ پیشہ اختیار کرنا چاہئیے۔ اس میں تھوڑی بہت کامیابی حاصل کر کے اسے مطمئن نہ ہو جانا چاہئیے بعض لوگ جب دیکھتے ہیں کہ انھیں خاصی آمدنی ہونے لگی ہے تو وہ قناعت شروع کر دیتے ہیں۔ یہ بات ترقی اور کامیابی میں بہت رکاوٹ ثابت ہوتی ہے۔"

(۲)

آنریبل ایڈورڈ جی تھیوڈر جو بارہ سال کی عمر میں صرف ایک شلنگ فی ہفتہ کماتے تھے اور اب وہ کوئینز لینڈ کے وزیر اعظم ہیں لکھتے ہیں:۔

"کامیابی کے لئے سب سے بڑی چیز اپنے آپ پر بھروسہ کرنا ہے اور یہ بات اُس نوجوان میں پائی جاتی ہے جو اپنا راستہ خود نکال لینے کی ہمت رکھتا ہو۔ یہ بات بہت سے نوجوانوں پر بہت برا اثر ڈالتی ہے کہ وہ اپنے والدین کی دولت اور جائداد پر بہت کچھ بھروسہ کر لیتے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ یونیورسٹی کی تعلیم بہت ضروری ہے اور اس کے فائدے بھی بہت ہیں لیکن درحقیقت وہی شخص کامیابی کے سنہری قلعہ میں عزت کے ساتھ داخل ہو سکتا ہے جو دوسروں کی مدد کا طالب نہیں ہوتا بلکہ اپنی ہمت، طاقت اور لیاقت پر پورا بھروسہ رکھ کر کامیاب ہونے کی کوشش کرتا ہے"

(۳)

لارڈ میور ہوم جو شروع میں معمولی پنساری کی دکان کرتے تھے اور اب ان کا کاروبار اتنا بڑھ گیا ہے کہ تاجروں کے بادشاہ کہلاتے ہیں لکھتے ہیں کہ سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں لوگ مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ کامیابی کا راز کیا ہے۔ میں اُن سے کہتا ہوں کہ کامیابی کا کوئی خاص راز نہیں ہے۔ جو شخص کامیابی کی پوری قیمت ادا کرنے کو تیار ہے وہ ضرور کامیابی حاصل کر سکتا ہے بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے شاید عجیب و غریب طریقے اختیار کرنے پڑتے ہیں یہ غلط ہے۔ اگر تم میری بات پر یقین کرنے کے لئے تیار رہو تو میں تمھیں صاف بتلائے دیتا ہوں کہ کامیابی کا راز صرف یہ ہے کہ تم اوروں سے بہتر کام کرو اور اچھی طرح کام کرو اور یہ ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ اگر پہلی دفعہ ناکام بھی رہو تو ہرگز ہمت نہ ہارو۔ دوبارہ اور سہ بارہ کوشش کرو۔ نئے طریقے اور نئے جوش سے کام کرو۔ تمھیں بہت سے آدمی ملیں گے جو دوسروں کی ناکامیوں کی کہانیاں سنا کر تمھیں ڈرائیں گے لیکن اگر تمھارا طریقہ اچھا ہے تو اُن کی باتوں کی طرف دھیان نہ دو۔ برابر ہمت اور حوصلہ سے کام کئے جاؤ۔"

(۴)

سر ولیم ناڈل۔ جو معمولی کسان کے لڑکے تھے مگر آج وہ اپنی ہمت اور کوشش کی بدولت ایک بہت بڑے ہوٹل کے

۔انک میں اپنے متعلق لکھتے ہیں:-

"میں پہلے پہل ڈربی کے مڈلینڈ ہوٹل میں معمولی ملازم تھا۔ اس کے بعد میں نے بیسیوں چھوٹے چھوٹے کام کئے میں ول گیا بلکہ اٹھا۔ اٹھارہ گھنٹے روز کام کرتا رہا۔ اپنے مالکوں کی جھڑکیاں سہیں مگر اُن سے مجھے بہت فائدہ پہونچا۔ میں ہمیشہ اُن لوگوں سے ملنے کا عادی رہا ہوں جو مجھ سے بڑے ہیں اور مجھ سے زیادہ قابلیت رکھتے ہیں۔ میری ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ میں تجربے کار اشخاص کی دوستی اور ہمدردی حاصل کر لوں۔ میں اپنے نوجوان دوستوں کو بھی یہی مشورہ دیتا ہوں کہ وہ بھی ایسا ہی کریں۔ ہر ایک کام میں دماغ لڑاؤ۔ غور و فکر کی عادت ڈالو۔ اپنے کام پر فخر کرو اور جو کچھ کرو اچھی طرح کرو۔ اسی میں اصلی کامیابی کا راز چھپا ہوا ہے۔"

ہماشفائی

آسان طبّی نسخے

قبض دور کرنے کیلئے جادو اثر گولیاں

بعض مریض جن کو برسوں سے قبض کی شکایت تھی ان گولیوں کے استعمال سے بالکل صحت یاب ہوگئے۔ نسخہ یہ ہے مصبر خالص چار تولے کو تین دن رات عرق کاسنی، عرق گلاب اور عرق سونف میں بھگو رکھیں۔ اس کے بعد مصطگی تین ماشے۔ تربد چھ ماشے۔ ملیٹی مقشر ایک تولہ۔ سب کو باریک پیس کر مصبر میں ملائیں اور چنے کے برابر گولیاں بنالیں کھانا کھانے کے دو گھنٹے بعد دو گولی کھالیا کریں۔

خونی پیچش

بل کتھ عمدہ باریک پیس کر تین ماشے شربت انار کے ساتھ دیں۔ یہ ایک ہی دوا حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے۔

مصفی خون

شاہترہ ایک تولہ۔ نیم کے پھول ایک تولہ۔ موزمنقی ایک تولہ۔ گلو چھ ماشے۔ کوٹ کر رات کو بھگو دیں اور صبح مل کر اور چھان کر اور شہد دو تولہ شامل کر کے پی لیا کریں یہ دوا فساد خون کو بہت جلد روک دیتی ہے۔

خارش کا علاج

گندھک اور پارہ ہم وزن رگڑ کر کجلی بنالیں اس کے بعد سوہاگا اور گیرو ہم وزن شامل کر کے سفوف بنالیں اور مکھن میں ملا کر بدن پر مالش کریں۔ تین گھنٹے بعد گرم پانی سے نہالیں۔ کھجلی کے لئے اکسیر دوا ہے۔

ایضاً۔ گھی چھاچھ دس تولہ میں سودا مائی کاربونیٹ دو ماشہ تخم ارنڈ ایک تولہ۔ اور کمیلہ دو ماشہ گھول کر کے بدن پر ملیں اور دو تین گھنٹے بعد گرم پانی سے نہالیں۔

کند ذہنی کا علاج

مغز بادام شیریں رات کو بھگو کر چھلکا اتارلیں اور اس میں دو تولہ مکھن اور دو تولہ مصری ملا کر نہار منہ کھالیں چند روز میں ذہن کی کمزوری جاتی رہے گی اور جسم میں طاقت آجائے گی۔

نایاب مرہم

مرہم کی سینکڑوں قسمیں ہیں مگر ایسا مرہم جو بیٹھنے والے پھوڑے کو بٹھا دے۔ پکنے والے کو پکا کر صاف کر دے اور زخم کو جلد مندمل کر دے بہت کم ملے گا۔ اس مرہم کو تین طبیبوں نے مل کر بنایا ہے۔ نہایت سہل الحصول اور ارزاں ہے۔ نسخہ:۔ زرد موم۔ کافور۔ کاشغری سفیدہ۔ اور رسوت ہم وزن لے کر اسی قدر گھی میں کڑکڑالیں اور پھر اس کا مرہم بنالیں۔ تھوڑی دیر میں جم جائے گا۔ موم اصلی ہونا چاہئے۔

حب مسہل

جال گوٹہ۔ صبر اعلیٰ ایک تولہ۔ ہلیلہ سیاہ ایک تولہ سینج سالٹی دو تولہ باریک پیس کر ہمراہ عرق بادیان سحق کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک ایک یا دو گولی ہمراہ آب تازہ۔ بچوں کو عمر کے مطابق کم مقدار میں دے سکتے ہیں۔ بالکل بے ضرر مسہل ہے اور زود اثر ہے

گرمی دانے

(۱) نیم گرم پانی سے۔ نیم یا کار بالک سوپ کے ساتھ نہائیں۔ بہت مفید ہے۔ (۲) گیرو ایک تولہ کتیرا ایک تولہ پیس کر روغن گاؤ میں ملا کر مالش کریں

کام کی چیزیں

ذیل میں چند آسان اور مختصر صنعتی نسخے لکھے جاتے ہیں۔ یہ روزمرہ کام آنے والی چیزیں ہیں مگر بوقت استعمال کے علاوہ ان میں سے بعض چیزیں تجارتی مقاصد کے لئے بھی بنائی جا سکتی ہیں۔ (ایڈیٹر)

فرنیچر پالش

تصویر میں دی ہوئی چیزیں ہم وزن ملا لیجئے۔ عمدہ پالش تیار ہو گئی۔ ضرورت کے وقت اس میں سے چند قطرے چھڑک کر نرم اونی کپڑے سے رگڑئیے۔ فرنیچر سے نشان، داغ اور میلا پن دور ہو جائے گا۔ اگر اعلیٰ درجے کی پالش مقصود ہو تو ایسا کئی بار کیجئے اور آخر میں ریشمین کپڑے سے رگڑئیے تو بہت عمدہ چمک اور چلا پیدا ہو جائے گی۔

واٹر پروف دیا سلائی

تصویر کے مطابق ایک پلیٹ میں موم پگھلائیے اس میں دیا سلائی کے سرے ڈبو کر نکال لیجئے اور بکس میں بھر دیجئے اب یہ پانی کے اثر سے محفوظ ہیں۔ ان کے مسالے کو کسی قسم کا نقصان بھی نہیں پہنچا گیلی سیل اور برسات کے موسم میں یہ طریقہ نہایت مفید رہے گا

روشنائی کے دھبے

ہاتھوں پر روشنائی لگ جائے تو بعض دفعہ بڑی مصیبت سے چھٹتی ہے اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک دیاسلائی کا سرا پانی میں بھگو کر روشنائی پر رگڑئیے اور پانی سے دھو دیجئے۔ آپ دیکھیں گے کہ دھبہ بالکل غائب ہے اور ہاتھ صاف ہے۔

آگ سے نہ جلنے والا کاغذ

بعض اوقات ایسے کاغذ کی ضرورت ہوتی ہے جو آگ کے اثر سے محفوظ رہے اس کے لئے آب چھٹانک پھٹکری پیس کر آدھ پاؤ پانی میں گھولئے جب ایک جان ہو جائے تو معمولی کاغذ کو اس میں غوطہ دے کر سکھا لیجئے۔ ایسا دو مرتبہ اور کیجئے۔ بس فائر پروف کاغذ تیار ہو گیا۔

ہمارے کاروبار

(از جناب محمد اسحاق صاحب دہلوی۔ کیننگ اسٹریٹ کلکتہ)

ہماری زندگی کے جس رخ پر نظر کیجئے آپ کو کوئی کل سیدھی نظر نہیں آئے گی۔ کاروبار کی حالت ملاحظہ فرمائیے تو چشم بد دور ٹھڑی والے سے بڑے پلے کے تاجروں تک قریب قریب ایک ہی روش ملے گی۔ وہی فرسودہ گھڑاگ۔ وہی پرانے رواج۔ تجارت کرنے چلے ہیں مگر انھیں خیالات کے ساتھ جو زمانہ قدیم کے سڑیل تاجر رکھتے تھے۔ وہی انداز۔ وہی سلوک اور منافع کا وہی نظریہ کہ بس چلے تو گاہک کی آنکھوں میں مرچیں جھونک کر سر بازار اُسے لوٹ لیں۔ پھر گاہک بھی کیا چوکتا ہوگا۔ چاہتا ہے کہ روپئے کا مال آٹھ آنے میں لے لوں اور دکاندار کو اس کی ہوشیاری کا مزا چکھاؤں۔ شامت دیکھئے کہ دکاندار جس مال کو ایک آنہ روپئے پر ایک مہینے میں نکال سکتا ہے مارے حرص کے اس امید میں کہ چار آنے روپئے پر بک جائے گا اسے سال بھر روکنا پسند کرتا ہے۔ آج دکانداری کے نئے آئین نہیں معلوم اور جس ڈھنگ سے آجکل کاروبار پنپتا ہے اُسے وہ صاف گھاٹے کی چیز نظر آتی ہے۔ دیکھا دیکھی ہمارے بعض دکاندار تو خیر اپنی دکان کو اپ ٹو ڈیٹ کرنے میں جی بھی کر جاتے ہیں لیکن کثرت سے ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ زمانہ قدیم کے مطابق کالی کلوٹی مٹی کی ہنڈیوں سے کام چل جائے تو اچھا ہے۔ ساری کفایت شعاری اور دور اندیشی دکان کے بار دانے پر ختم کر دی جاتی ہے۔ کامیابی کے چلتے ہوئے سکے جن کو شاید ترقی یافتہ قوم کا بچہ بھی جانتا ہوگا ہمارے دکاندار کے خواب میں بھی نہیں آئے اور یہ اس لئے کہ کچھ تو ملک کے پرانے طریقوں سے اتنی محبت ہے کہ دوسروں کے بتائے ہوئے رستوں یعنی زمانہ کی رفتار کا ساتھ دینے کو یہ قومی ہتک سمجھتے ہیں اور کچھ یوں کہ بیچارے تجارت کے فن کو تعلیم و تربیت سے بے نیاز جانتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ تجارتی عقل کے جراثیم باپ سے بیٹے کو منتقل ہوتے ہیں اور بس وہ اتنے کافی ہیں کہ مزید جاننے کی نہ ضرورت ہے نہ گنجائش بیٹا جہاں تک ہو سکتا ہے باپ سے بھی کم علم ہوتا ہے کہ چھوٹے درجے کا دکاندار ہو تو حساب کے لئے دیوار پر کوئلے سے لکیریں کھینچتا ہے اور اگر جاندار تاجر ہو تو منشی کے رحم و کرم پر رہتا ہے اس میں شک نہیں کہ قومی حیثیت سے بعض لوگ تاجر ہوتے ہیں اور اس پیشے کے لئے ان کے دماغ میں قدرتی لچک ہوتی ہے اور وہ کامیاب ہوتے ہیں لیکن اس سے تجارتی تربیت کی ضرورت ختم نہیں ہو جاتی۔ اس عام خیال نے ہمارے معاشی دائرے کو اتنا تنگ کر دیا ہے کہ لوگ برہمنوں کے مقرر کردہ نظام کی طرح جکڑ بند ہو کر رہ گئے ہیں اور سختی سے یہ خیال قائم ہے کہ کوئی غیر تاجر تربیت کی مدد سے تاجر نہیں بن سکتا۔

یہ نہ جاننے ہی کی مصیبت ہے کہ ہمارے چھوٹے بلکہ اوسط درجے کے دکاندار بھی جہاں ترقی کے دوسرے وسائل سے محروم ہیں وہاں وہ نہایت عام چیز یعنی اشتہار سے بھی ناواقف ہیں۔ کچھ اگر اشتہار کی اہمیت جانتے بھی ہیں تو اس کے صحیح طریق سے واقف نہیں۔ اور اگر ہیں تو کم از کم اپنے لئے اسے غیر ضروری سا سمجھتے ہیں۔ مثلاً ایک دودھ والا جو اتفاق سے کچھ تجارتی سمجھ رکھتا ہے اتنا تو جانتا ہے کہ اشتہار ہے کوئی نفع بخش چیز لیکن یہ بات اس کے وہم میں بھی نہیں آتی کہ دودھ کا اشتہار بھی دیا جا سکتا ہے۔

دن رات غل سنئے۔ فاقے، تنگی، بے روزگاری، مندا، مصیبت۔ کہیں کالج کی تعلیم پر ملامت ہے کبھی لیڈروں کو گالیاں کہ وہ کیوں کوئی حل نہیں سوچتے۔ کہیں حکومت کو کوسا جا رہا ہے۔ لیکن یہ آفت یہ شور ہے کاہے کا؟ یہ مصیبت خود ہم نے خریدی ہے پیشوں کو عزت کا معیار گردان کر یعنی

کوئی باپ اپنے بیٹے کو کاریگری یا سوداگری کے لئے نہیں پڑھاتا
اور پڑھ لکھ کر ہمارا کوئی نوجوان دکان نہیں کرتا۔ یہ نشان ہے
ہماری ذلت ۔ ذہنی پستی اور روحانی فالج یعنی قوم کے ڈوب
جانے کا۔ خدا کرے کہ یہ حالت اور ترقی کرے یہاں تک کہ
ڈاکہ، چوری، جیل، بھیک، فاقہ، خودکشی اپنے انتہائی عروج
پر پہونچ جائے اور پھر جھک مار کر ہمارے نوجوانوں کو
سوجھ پیدا ہو کہ وہ روزی کے لاکھوں طریقوں کو برتیں۔

وہ قومیں جو ہمارے لئے معیار کا حکم رکھتی ہیں ان کے نوجوانوں
کا حال تو یہ ہے کہ پڑھ لکھ کر ہمت، شجاعت، فراست، قوم پرستی
اور سارے شریف جذبے اور اچھی خصلتیں پوری طرح ان
میں ابھرتی ہیں اور عقل معاش کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ دریا
میں غوطے لگاتے ہیں۔ سمندر کا سینہ چیرتے ہیں۔ کان کھودتے
ہیں۔ کھیتی کرتے ہیں اور ہزارہا طریق سے کما کھاتے ہیں
وہ کسی معمولی کام سے جو انھیں جائز روٹی دے باک نہیں
کرتے۔ انھیں کبھی جھوٹی غیرت نہیں آتی۔ ہاں وہ اس سے
شرماتے ہیں کہ باپ، چچا، بھائی یا کوئی رشتے دار ان کا بوجھ
اٹھائے۔ وہ اپنے آپ کو مجرم سمجھتے ہیں۔ اگر ان کی پست ہمتی
بے کاری اور افلاس سے قومی لاج کو بٹہ لگے۔

ابھی میں نے آسٹریلیا کے ایک نوجوان کا حال پڑھا
کہ میٹرک کا امتحان دے کر گھر پہونچا تو باپ نے جو آسودہ حال
آدمی تھا پوچھا "بیٹا اب کیا ارادہ ہے۔ خدا کا شکر کہ تعلیم
کی پہلی منزل پر تم پہونچ گئے۔ اب جو تمہاری خواہش ہو ظاہر
کرو" بیٹے نے کہا میں آگے پڑھنا نہیں چاہتا۔ میں اب
اپنی زندگی آپ بنانا چاہتا ہوں۔ یعنی میں کاروبار کروں گا۔
باپ نے یہ سن کر کہا "بڑی خوشی کی بات ہے۔ اچھا تم کیا
کام کرنا چاہتے ہو اور اس کے لئے کتنے روپئے کی ضرورت ہے؟
ہونہار فرزند نے جواب دیا "مجھے آپ نے پال پوس کر
بڑا کیا۔ تربیت دی۔ تعلیم دلائی یعنی مجھے اپنے لائق کر دیا
میں اب آپ کو زیادہ تکلیف نہیں دینا چاہتا۔ میں نے اپنا
جیب خرچ بچا کر بیس پاؤنڈ جمع کر لئے ہیں۔ یہ مجھے کافی
ہیں" ۲۰ پاؤنڈ (تقریباً ڈھائی سو روپئے) لے کر وہ ایک
غریب محلے میں گیا اور دودھ کی دکان کر لی۔ اس نے اپنی
دکان کا نام The mother's shop of milk
یعنی "ماؤں کے لئے دودھ کی دکان" اسی عنوان سے اس نے
ایک چھوٹا سا اشتہار اس محلے میں دیا۔ مگر نہایت دلکش
اور سچا اشتہار تھا۔ اس نے لکھا:

گود بھری مائیں جو کسی وجہ سے اپنے بچوں کو
دودھ نہیں پلا سکتیں میں نے صرف ان کے لئے
یہ دکان کھولی ہے۔ گائے کا دودھ سفید جیسے صبح
صادق۔ تازہ اور شفاف جیسے گوالن کا صبیح مکھڑا
ہلکا اور زود ہضم جیسے سرجیون چشمے کا پانی۔ اپنے
بچے کی بوتل بھیج دیجئے۔ یہ دودھ بھر کر آپ کے
مقررہ اوقات پر خادم پہونچا دے گا۔

اشتہار کا دیکھنا تھا کہ مائیں لپکیں کیونکہ ڈبے کا مہنگا دودھ
نہیں پلا سکتی تھیں۔ اس کے علاوہ وہ مضر ہوتا تھا۔ دودھ
کی اور دکانیں بھی تھیں لیکن یہ صفائی اور جدید انتظام اسی
نوجوان کی دکان پر تھا اور پھر دام بازار کے۔ سال تو بھر کی
ملنی میں ایسا ہوا کہ اس نے بوٹلنگ اور بوتل فلنگ مشین
خرید لی۔ اپنی گائیں رکھیں اور وسیع پیمانے پر تازہ بتازہ
دودھ سپلائی کرنے لگا۔

آپ نے دیکھا کہ باہمت اور با اقبال قوم کے نوجوان
کیسے ہوتے ہیں کہ ایک طرف وہ دن رات حیرت انگیز اور
عظیم الشان ایجادیں کرتے ہیں اور دوسری طرف معمولی
کاموں کو بھی بے تکلف اختیار کر لیتے ہیں۔ ذرا مقابلہ تو
کیجئے ان کا ہمارے نوجوانوں سے جن میں روزگار کا،
بے قدری کا، دوستوں کا، حکومت کا، قسمت کا اور
نعوذ باللہ خدا کا گلہ کرنا آتا ہے اور خدا کی دی ہوئی
عقل سے کام لینا نہیں آتا۔ بھلا یہاں کب کسی کے تصور
میں یہ بات آسکتی تھی کہ دودھ کا اشتہار بھی دیا
جاسکتا ہے اور اس اچھوتے انداز کے ساتھ۔

تجارتی مشورے

- معین الدین صاحب دہلوی۔ وزیر منیشن منڈی بازار کمیٹی۔

انگلستان کے کسی شہر میں چلے جائیے۔ ہر بازار میں آپکو یک جنسی تجارت کی بارونق دکانیں کثرت سے ملیں گی۔ یک جنسی تجارت کا مطلب آپ سمجھے؟ جیسے ہمارے ملک میں کسی ایک مال کے تھوک بیوپاری ہوتے ہیں وہاں چھوٹے دکاندار بس ایک ہی چیز بیچتے ہیں۔ ایک چیز بیچنے میں آسانی یہ ہے کہ دکاندار کی ساری توجہ اسی کی طرف ہوتی ہے اور سرمایہ ایک ہی چیز میں لگا ہوتا ہے اس لئے تجارت نہایت اچھی حالت میں رہتی ہے۔ نہ تو دکاندار کی فضول قوت ضائع ہوتی ہے اور نہ مقابلہ زیادہ ہوتا ہے۔ ایک بازار میں الگ الگ چیز کے لئے الگ الگ دکاندار ہیں اور دکانیں خواہ کیسی ہی چھوٹے پیمانے کی ہوں لیکن نام اور ساکھ کا یہ عالم ہوتا ہے کہ گاہک پورے بھروسے کے ساتھ آنکھ بند کرکے جو سودا چاہتا ہے بدل لیتا ہے۔ برخلاف اس کے ہمارے یہاں یہ دستور ہے کہ گاؤں کی دکانوں کی طرح زندگی کی کوئی چیز نہیں جو ایک ہی دکان سے نہ مل جائے خواہ کتنی ہی ردی ملے۔ اول تو رواج ہی نہیں اور جو کسی ہوشیار آدمی نے یہ گر پکڑا اور بڑی ہمت کرکے اس نے ایک سودا بیچنے کا اعلان بھی کیا لیکن نبھا نہ سکا۔ مثلاً صرف چانوں کی دکان ہے لیکن مستقل مزاجی سے تھوڑے دنوں دکان کو چلایا نہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک سودے میں زیادہ نفع فوری نہیں ہوتا۔ گھبرا کر وہ گھی بھی رکھ لیتا ہے اور پھر اس کے ہوکے کا یہ عالم ہے کہ پان اور مٹی کا تیل اور عید کی سویاں بھی موجود ہیں یہاں تک کہ دکان چوں چوں کا مربہ بن کر رہ گئی اور وہ ایک چیز کا نام نہ رہا کہ اگر واقعی چل جاتی تو پھر گاہک ہمیشہ کے لئے اسی کی دکان کا ہوکے رہتا۔

نوجوان جن میں ترقی کی امنگ ہے اگر اس طریقے کو جاری کر دیں تو نہ صرف انھیں فائدہ ہوگا بلکہ ملکی تجارت میں ایک خوشگوار تبدیلی پیدا ہوگی اور دکانداری آگے بڑھیگی۔ ایک چیز کی دکان سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ دکاندار کی پسند کی رعایت رہتی ہے۔ مثلاً ایک نوجوان معمولی سرمائے سے بازار میں دکان کھولتا ہے۔ اسے چار و ناچار چلنے والی سب ہی چیزیں رکھنی پڑیں گی لیکن فرض کیجئے کہ اسے صرف سگرٹ کی تجارت سے دلچسپی ہے اس لئے اگر اسے موقع دیا جائے تو وہ اس خاص لائن میں بڑی محنت سے کام کر سکے گا اور گو ابتدا میں ظاہرا بہت کم نفع ہے لیکن آخر میں زیادہ اور پائدار ہوگا۔ اس طرح کی دکانوں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ مقابلہ کم رہتا ہے۔ میری مراد اس سے یہ نہیں ہے کہ مقابلہ بری چیز ہے۔ مقابلے کے بغیر تو تجارت آگے ہی نہیں بڑھ سکتی۔ لیکن ہمارے یہاں دلچسپ تجارتی مقابلہ کے بجائے "منحوس تجارتی محاسدہ" کا رواج ہے جو تاجر کے عمدہ اخلاق کو گھن لگا دیتا ہے۔ یک جنسی دکانوں میں یہ بات کم ہو جائے گی۔ مثلاً ایک بازار میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر یا برابر ہی چار دکانیں صرف گھی کی ہیں اور تین صرف مٹھائی کی اور دو چاول کی اور چھ صرف آٹے کی۔ یہ کل پندرہ دکانیں ہوئیں۔ اگر یہ دکانیں مذکورہ بالا سب چیزیں رکھ لیں تو وہی جلن اور خرابی اور آخرکار ایک بے مزہ سست کیفیت پیدا ہوتی ہے اور اگر یہ پندرہ دکانیں ویسی ہی ہوں جیسی تجویز کی گئیں تو بازار گرما جائے گا اور وہ خوشگوار مقابلہ شروع ہو جائے گا جو تجارتی ترقی کی جان ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اشیا اپنی عمدہ ترین صورت میں ہوں گی۔ بازار ایک ہموار سطح پر آجائے گا اور آٹے کی چھ دکانوں میں سے گاہک چاہے جس دکان سے کامل اطمینان کے ساتھ آٹا لے گا یعنی ترجیحات میں صرف قومی پاسداری یا کسی دکاندار کا خاص تعلق یا کسی کا غیر معمولی اخلاق رہ جائے گا نہ کہ قیمت وزن یا خود

چیز کی اچھائی برائی کا خیال۔

اب آپ پر یک جنسی تجارت کی حقیقت کھل گئی۔ ضرور آپ اس کی خوبیوں کے قائل ہوں گے۔ نوجوان جن کے پاس پیسے تھوڑے ہیں میرا مشورہ ہے کہ وہ تجارت کریں اور تجارت بھی اس قسم کی جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں۔ اگر سچ مچ اُن میں امنگ، ہمت اور شوق ہے اور وہ مستقل مزاجی اور تجارتی سمجھ رکھتے ہیں تو مجھے یقین ہے کہ وہ بہت جلد کامیاب ہوں گے اور ان کے کامیاب نمونے دوسرے بھائیوں کے لئے رہنما کا کام دیں گے۔ عملاً کسی چیز کی طرف اشارہ مشکل ہے کیونکہ ضرورت، ماحول اور پسند ہر شخص کی جدا ہے۔ تاہم میرے پاس اسوقت ایک خیال ہے۔ اور ہر چند اس کا موسم گزر چکا لیکن چونکہ خیال نیا ہے اس لئے بطور آزمائش اسے لکھتا ہوں۔

دلّی اور دوسرے شہروں میں جہاں پسی ہوئی سرخ مرچ استعمال کی جاتی ہے وہاں اُس کے خالص اور عمدہ نہ ملنے کی شکایت ہے اور یہی حال دھنیے کا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی صاحب اس طرف توجہ کریں اور یک جنسی حیثیت سے اس تجارت کو اختیار کریں تو وہ حیرت انگیز نفع حاصل کریں گے پھر چیز بھی زیادہ سرمایہ نہیں چاہتی۔ صرف اتنی بات ہے کہ اسے منظم طور پر چلانا ہوگا اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ لوگوں کو نام کی ضمانت دینے کے لئے ٹریڈ مارک مقرر کیجئے اور نام اچھا سا رکھئے مثلاً میرا خیال ہے کہ دکان کا نام پٹنہ ہاؤس **پٹنہ اسٹور یا لال دکان** رکھئے۔ پٹنہ کا نام میں نے اس لئے تجویز کیا کہ وہاں کی مرچیں مشہور ہیں۔ ٹریڈ مارک تلوار یا اسی مناسبت سے کوئی دوسری چیز رہے۔ گلابی رنگ کے پیکنگ پیپر کی سیر اور آدھ سیر کی تھیلیاں بنوا کر سرخ رنگ میں اُس پر مناسب عبارت چھپوا لیجئے اور مرچیں بھر کر ایک سبز رنگ کاغذ کی چھپی ہوئی پٹی تھیلی کے گرد لپیٹ دیجئے۔ یہ گویا لوگوں کے اطمینان کا طریقہ اور مال کے خالص ہونے کی ضمانت ہے۔

دکان بازار میں منجھ کے موقع پر ہو۔ اشتہار جیسے ضروری ہے وہ بھی دیجئے لیکن پہلے صرف اپنے بازار اور محلہ میں اس کی کثرت کر دیجئے اور جب چل نکلے تو دوسرے بازاروں میں دیجئے پھر آپ مال دوسرے پنساریوں کے ہاں رکھ سکتے ہیں خیال رکھئے کہ اشتہار بہت زیادہ دلکش ہونا چاہئے اور اگر آپ اس تجارت کو شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو بے تکلف لکھ بھیجئے۔ میں یہاں سے تجارتی دنیا کے دفتر کی معرفت بلا معاوضہ ایک اچھا سا اشتہار آپ کو لکھ بھیجوں گا۔

عمدہ مرچیں فصل کے موقع پر ساڑھے سات روپے من اور دھنیا پونے چار روپے من مل جاتا ہے۔ اسی نرخ سے مال کی تیاری اور اخراجات وغیرہ کا تخمینہ آپ کی سہولت کے لئے لکھتا ہوں۔

مرچیں ایک من	۷	۸	۰
پسائی	۷	۰	۰
چھنت	۰	۸	۰
پیکنگ و اشتہار	۱	۸	۰
	۱۶	۸	۰

دھنیا ایک من	۴	۱۲	۰
پسائی	۳	۸	۰
چھنت	۰	۸	۰
پیکنگ اشتہار مرچوں کے ساتھ	۱	۰	۰
	۸	۱۲	۰

مرچیں تیار فی سیر ۶/۰ دھنیا تیار فی سیر ۳/۰ بازار میں مرچوں کا بھاؤ آٹھ آنے اور دھنیے کا ۴ ہے۔ پھر بھی ان کے خالص اور عمدہ ہونے کا یقین نہیں۔ آپ کا مال جو واقعی اچھا اور خالص ہے اور نرخ بازار کے برابر ہے، اس لئے چلے گا کہ لوگ بُرے مال سے تنگ ہیں اور ایک بار انھیں اچھے مال کا تجربہ کبھی آپ کی دکان سے نہیں روک سکتا۔

بہر حال یہ سب جو کچھ لکھا گیا تجویز ہے مگر بالکل نئی طرح کی ہے۔ اگر اس پر باقاعدہ عمل کیا گیا تو مجھے اس کی کامیابی میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ میں بہت خوش ہوں گا اگر کوئی صاحب اس تجویز کے متعلق اپنی رائے ظاہر کریں۔

گریجویٹ کیا کریں؟

تجارت یا ملازمت

(از جناب رامداس صاحب)

ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل کے نوجوان تجارت سے زیادہ ملازمت کی طرف متوجہ اور راغب ہیں۔ ہم آج جن عمر رسیدہ لوگوں کو دولت میں کھیلتا ہوا دیکھ رہے ہیں انہیں تعلیم و تربیت اور علم کی وہ آسانیاں حاصل نہ تھیں جو جدید عہد کے نوجوانوں کو آج حاصل ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ زندگی کی کامیابی اور خوشحالی کا تعلق انسان کے علم سے زیادہ اُس کے عمل پر منحصر ہے بالخصوص یہ کہ کتابی اور علمی معلوماتِ زندگی کے میدان میں تجارتی فہم و عمل کے مقابلے پر فائق نظر نہیں آتی۔ آجکل نوجوان یا تو امیر والدین کے دئے ہوئے روپئے میں مست رہتے ہیں یا ملازمت کی طرف جاکر زندگی کی تمام ترقیوں کو روک دیتے ہیں

بہت سے امیر کبیر تاجر بڑے آدمی کس طرح بن گئے کیا شروع ہی سے وہ خوشحال تھے؟ نہیں۔ اُن کے کاروبار کی ابتدا بیحد معمولی بلکہ بعض اوقات مضحکہ خیز شروعات سے ہوئی بہت سی چیزوں سے وہ محروم رہے مگر استقلال، قربانی اور جسمانی و روحانی تکلیف و برداشت سے وہ اپنے کام کو ترقی دیتے چلے گئے۔ ہمارے والدین ہم پر یعنی ہماری تعلیم پر سینکڑوں روپیہ برباد کر دیتے ہیں۔ اگر اسی روپئے سے ہمیں کوئی کام شروع کرا دیا جاتا تو کیا ہم کسی وقت میں اچھی حیثیت کے تاجر نہ بن جاتے۔ اب یہ بات بالکل طے ہو چکی ہے کہ اس وقت گریجوئیٹوں اور انڈر گریجوئیٹوں سے مارکٹ بھری پڑی ہے اب مزید علمی تعلیم بعد یونیورسٹی کی تعلیم دلوانا بیکار ہے۔ معمولی لیاقت کے بعد والدین کو چاہئے کہ اپنے اپنے بچوں کو روپیہ دیکر کسی نہ کسی ہنر یا تجارت کی طرف لگا دیں، مگر آجکل کے نوجوان اپنی زندگی کا سنہرا وقت سوچنے اور فیصلہ کرنے ہی میں گزار دیتے ہیں۔ اس بحث سے یہاں یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ تجارت میں بے علم اور ان پڑھ یا کم عقل و تربیت کے لوگ ہی کامیاب ہوتے ہیں نہیں بلکہ آجکل کی جدید ضروریات تجارت تو اس کو بخوبی ظاہر کر چکی ہیں کہ نئے علوم سے بہرہ ور انسان کے لئے کامیابی کے وسائل زیادہ ہیں۔ صرف اس بات پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ روپیہ تعلیم پر زیادہ نہ لگانا چاہئے بلکہ نوجوانوں کو کسی نہ کسی طرح تجارت کی طرف توجہ کرکے ملازمت کے چکر سے بچنے کی سعی کرنی چاہئے جس کے بارہ میں بدقسمتی سے ہمارے نوجوان بہت کم آگاہ ہیں

علم اور اچھا علم آجکل کی تجارت کے لئے بہت ضروری ہو گیا ہے۔ ماہرینِ اقتصادیات کا خیال ہے کہ موجودہ کساد بازاری کا بڑا سبب تاجروں کی کم علمی اور عدم معلومات ہے کیونکہ ایسے بیوپاری جو دنیا کی اقتصادیات اور عام معلومات سے بے خبر ہوں ہمیشہ کساد بازاری اور اقتصادی زوال کا باعث بنا کرتے ہیں نوجوان اگر چاہیں تو اپنے علم اور معلومات سے تجارت کو فروغ دے سکتے ہیں اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ تھوڑے سرمائے سے تعلیم تجارت اور تربیت کا کاروبار حاصل کرنے کے مواقع تلاش کئے جائیں۔

آجکل کے زمانہ میں جب ملازمتیں عنقا اور نوکری کی قیمت حد درجہ گری ہوئی ہے نوجوان بیحد قلیل تنخواہوں پر کام کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ چونکہ اُن کی عادتیں بگڑ چکی ہیں اس لئے قلیل مشاہروں سے گزارہ نہیں چلا سکتے۔ اس لئے قرضداری اور مصیبت کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ اگر تجارت کریں تو ایک آزاد اور خود مختار زندگی بسر کریں جس میں آہستہ آہستہ خوشحالی پیدا ہو اور تجارت کو بھی ایسے تعلیم یافتہ افراد سے فروغ حاصل ہو جدید تعلیم یافتہ حضرات تجارت کے میدان میں اگر نئی راہیں

اور ایسے حالات پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ واقعہ ہے کہ بہت سے تاجر
محض لاعلمی کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں اور بہت سے تعلیم
یافتہ لوگ نہایت فضول ملازمتوں پر زندگی بسر کرنے کے لئے مجبور
رہتے ہیں حالانکہ اگر چاہیں تو تجارت میں اپنی طبیعت کے رجحان
کے مطابق کوئی سمت اختیار کر سکتے ہیں جو ان کے لئے سودمند
ثابت نہ ہوسکے۔ اگر تعلیم یافتہ حضرات زیادہ تعداد میں
تجارت میں آجائیں تو ملازمتوں کی حالت بھی اچھی ہوجائے اور
فرقہ دلانہ تناسب اور حد بندیوں سے ملازمت کی جو ہوا بگڑی ہے
وہ بھی درست ہوجائے۔

پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ ملازمت تجارت سے زیادہ مستقل
مستحکم روزگار ہے مگر ایسی مثالیں ایک دو نہیں کئی پیش کی
جاسکتی ہیں کہ عین ریٹائر ہونے سے کئی سال پہلے آدمی نوکری
سے علیحدہ کر دیا گیا۔ معلوم ہوا کہ نوکری کی حالت روز بروز غیر مستحکم
ہوتی جارہی ہے۔ پھر یہ نوکری کی حالت میں انسان کو امید،
فخر، غیرت، عزت نفس کی قربانی کے ساتھ زندگی کی بہت سی
لطیف چیزوں سے محروم ہونا پڑتا ہے۔ ملازمت میں اب استقلال
نہیں رہا مگر تاجر بہت کم اپنا کام بند کرنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں
کچھ نہ کچھ کام، کچھ نہ کچھ دھندا چلتا ہی رہتا ہے۔ محکمہ انکم ٹیکس کے
لوگ آپ کو بتائیں گے کہ تاجر زیادہ کماتے ہیں اور بابو صاحب کی
جیب ہمیشہ تاجر کے لئے خالی ہوتی رہتی ہے۔

تاجر کو "بابو" کی طرح "فیشن" کی فضول خرچیوں سے بھی
نجات مل جاتی ہے۔ اور بہت سے ایسے اخراجات جن کے لئے دفتر
کے بابو کے ملازم مجبور ہوتے ہیں تاجر بڑی خوشی سے انہیں
دور رکھ سکتا ہے اور پھر بھی اس کی حیثیت معزز انسان کی
رہ سکتی ہے۔ اس طرح وہ ایک کافی رقم پس انداز کر سکتا ہے
یا کم از کم قرض سے کافی حد تک بچا رہ سکتا ہے۔

زندگی کے بیش قیمت حصے قربان کرنے کے بعد جب آدمی
ملازمت سے ریٹائر ہوتا ہے تو ایک نہایت قلیل پنشن یا چند
ہزار روپے کی رقم کے علاوہ اس کے بڑھاپے اور اس کی
بڑھتی ہوئی مشکلات کے لئے یا گھریلو ضرورتوں کی کفالت کرنے
کے لئے اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی۔

مگر ایک تاجر زیادہ عمر آنے سے بہت پہلے اتنا اثاثہ ضرور
پیدا کر لیتا ہے کہ آرام سے گھر بیٹھ کر روٹی کھا سکے۔ علاوہ ازیں
تاجر کے لڑکے کے لئے ایک بنا بنایا کاروبار گھر بیٹھے مل جاتا ہے
اور اسے کسی اور جگہ روزگار کے لئے مارے مارے پھرنے کی ضرورت
نہیں ہوتی مگر ایک ملازم کی اولاد کے لئے سوائے اس کے کوئی
اور چارہ کار نہیں ہے کہ کسی نہ کسی طرح سفارش حاصل کر کے
ملازمت حاصل کرے خواہ وہ کتنی ہی ذلیل کیوں نہ ہو اور پھر
وہ بھی ملی ملی نہ ملی نہ ملی۔

ملازمت کے دوران میں انسان کے لطیف جذبات
اور عزت نفس کا احساس تو بالکل ہی مر جاتا ہے کیونکہ ملازم کو
اپنے افسروں کی خوشامد کرنے اور دوسروں کی چغلیاں کھا کر اپنا فائدہ
حاصل کرنے یا افسروں کی سختیاں جھیلنے سے لطیف جذبات کو
اور عمدہ اوصاف انسانیت کو مجروح کرنا ہی پڑتا ہے مگر تجارت
میں یہ بات نہیں ہے۔ انسان خود مختار اور آزاد زندگی بسر
کرتا ہے اور اس کے اوصاف جمیلہ کو کسی قسم کی گزند پہنچنے کی
نوبت نہیں آتی۔ جو نوجوان ملازمت حاصل کرنے میں کامیاب
ہو جاتے ہیں فوراً شادی کی ٹھان لیتے ہیں اور اکثر و بیشتر ان کے
فیصلے جلد بازی پر منحصر ہوتے ہیں اور آخر کار انہیں زندگی میں
پچھتانا پڑتا ہے کیونکہ وہ لوگ اپنی مالی پوزیشن کے لئے استحکام
کی طرف سے غلط رائے قائم کر لیتے ہیں اور اصل زندگی کے تلخ
حقائق اس کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں مگر ایک ایسا نوجوان جو
تجارت میں لگا ہوا ہے اس وقت تک شادی بیاہ کے طلسم میں
گرفتار ہونا نہ چاہے گا جب تک اس کی مالی حالت مستحکم و مضبوط
نہ ہو جائے۔ جب وہ اپنے آپ کو اس قابل سمجھ لیتا ہے کہ ہاں
اب میں گرہستی کا پورا بار سنبھال سکوں گا اس وقت وہ شادی
کرتا ہے اور اکثر اس کا یہ دیر میں کیا ہوا فیصلہ اس کے لئے اور
اس کی بیوی کے لئے سودمند ثابت ہوتا ہے۔

ملازمت ایک چکی کی مانند ہے اور ایک ہی طرح چلتی ہے
تجارت ہنڈولے کی مانند ہے جس میں اتار چڑھاؤ اور پینگیں یا
جھٹکے آتے رہتے ہیں۔ ملازم صبح سے شام تک صرف ایک مقررہ
کام کا غلام بن کر رہ جاتا ہے اور اس کو زندگی کے دیگر شعبوں

کو ترقی دینے کے اور تفریح و لطف حیات سے بہرہ ور ہونے کے مواقع بہت ہی کم نصیب ہوتے ہیں مگر تجارت میں جو لوگ رہتے ہیں انھیں معلوم ہے کہ زندگی ایسی بے کیف ایسی بے جوڑ اور بے رنگی نہیں ہوتی جیسی ملازمت میں ہوتی ہے۔ تاجر کو ایک نوع کی آزادی حاصل ہوتی ہے اور اُس کے محدود میدان عمل میں اس قدر تنوع اور گوناگونی ہوتی ہے کہ تاجر اکتاتا نہیں۔ اُس کا ذہن روپیہ حاصل کرنے اور کفایت سے خرچ کرنے کے مسئلے پر مرکوز رہتا ہے اور جوں جوں اس کو کامیابی حاصل ہوتی ہے اتنا ہی مسرت کا درجہ بڑھتا ہے اور خیال میں جوش اور سر میں افتخار کا جذبہ پیدا ہوتا رہتا ہے۔ ملازم کو ایک شکنجے میں رہ کر سب کچھ کرنا ہوتا ہے جس سے دل کی امنگ جاتی رہتی ہے۔ جسمانی اور روحانی طور پر اس کے لئے زندگی ایک جانور کی سی زندگی ہو جاتی ہے جس میں رزق اور تفریح تو ضرور حاصل ہوتی ہے مگر دوسروں کی مرضی کے مطابق زیادہ اور اپنی مرضی و منشا اور افتادِ طبع کے موافق کم۔

یہ امر کہ تجارت ملازمت سے بہتر ہے ایک مسلمہ حقیقت ہے اور اس کی خوبی کا احساس نوجوانوں کو بہت دیر میں ہوتا ہے۔ نہ صرف ظاہری بلکہ باطنی اور مستقبل کی خوبیاں تجارت کو ہر حالت میں ملازمت پر فائق کر کے ہمیں دکھاتی رہتی ہیں مگر ضرورت ہے کہ ہم آنکھ کھول کر دیکھیں کہ دنیا ہمیں کیا سبق دے رہی ہے۔ تجارت میں انسان کو جس قدر استقلال سے کام لینا پڑتا ہے اس کی وجہ سے انسان کے قوائے ذہنیہ ترقی کرنے لگتے ہیں کیونکہ اُسے آزادی کے ساتھ سوچنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ نفسیاتی وصف انسان کو کامیابی کی طرف بہت سرعت کے ساتھ لے جاتا ہے۔ جب انسان آخر عمر کو پہونچتا ہے اس وقت اُسے محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے اپنے جیون کا کتنا حصہ بیکار سوچ بچار میں ضائع کر دیا۔ تجارت ہو یا کوئی ملازمت یا پیشہ ہر حالت میں ضروری ہے کہ نوجوان اپنا کام عین عالم شباب میں شروع کریں اور کسی خاص وقت کے آنے کے منتظر نہ رہیں جو شاید کبھی نہ آئے گا۔ شباب میں اپنی ساری قوتیں ایک معین منزل کی طرف جانے کے لئے مرکوز کر دیجئے اور بہتر یہی ہے کہ اگر آپ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہیں تو ملازمت کے تعزیر ریگ میں جانے کے بجائے تجارت کے وسیع و شاداب باغ میں سیر کریں مگر یہ یاد رہے کہ باغِ جہاں میں جہاں پھول ہیں وہاں کانٹے بھی ہوتے ہیں۔

(تیج دہلی)

جب تم مدرسے سے آؤ

مدرسے سے جب تم گھر پہنچو تو پہلے سب کو سلام کرو۔ اپنی کتابیں اور کاپیاں ٹھکانے سے رکھ دو۔ تم صبح معمولی ناشتہ کر کے گئے تھے اب شاید بھوک لگ رہی ہوگی تو سب سے پہلے کھانے کی بات چیت کرنی چاہیے۔ ہاں کھانے سے پہلے کلّی کرو اور ہاتھ دھوؤ۔ اب کھانا کھاؤ مگر دیکھو آہستہ آہستہ خوب چبا کر۔ تمہارے سامنے اگر کوئی ایسا کھانا آئے جسے تم پسند نہیں کرتے تو کچھ پرواہ نہیں۔ آج ایسا ہی کھا لو اور سب گھر والے بھی تو ایسا ہی کھائیں گے۔ ہاں اگر کھانے میں مرچیں یا کھٹائی بہت ہو تو تم روٹھ جاؤ۔ تم امّاں سے کہہ دو کہ ہم ایسا کھانا نہیں کھاتے۔ مرچوں سے تو ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے خون جل جاتا ہے اور ذہن ایسا خراب ہو جاتا ہے کہ تم مدرسے میں پڑھ بھی نہیں سکتے۔ کھٹائی دانتوں کا ستیاناس کر دیتی ہے اور تم جانتے ہو آدمی کے منہ کی ساری خوبصورتی دانتوں سے ہے اور نری خوبصورتی نہیں اگر دانت نہ ہوں یا خراب اور کمزور ہو جائیں تو آدمی بیمار ہو جاتا ہے۔ تم کھانے کے بعد دانت مانجھ لینا اور تنکے سے خلال کر کے کلّی کر لینا تاکہ دانت خوب صاف ہو جائیں۔

کھانے کے تھوڑی دیر بعد مدرسے کا کام کرنا ہے وہ سب جی لگا کر پورا کر ڈالو کہیں کوئی بات مشکل ہو تو گھر میں بھائی سے یا اپنے کسی ساتھی سے پوچھ لو مگر کام ادھورا نہ چھوڑنا نہیں تو تم خود پریشان رہو گے۔ مدرسے میں ماسٹر صاحب خفا ہوں گے اور ابّا میاں سنیں گے تو الگ ناراض ہوں گے۔

کام کے بعد تمہاری طبیعت کھیل کو چاہتی ہوگی مگر ابھی کھیل شروع ہونے میں بہت دیر ہے آؤ تمھیں ایک نئی بات بتائیں۔ وہ بھی کھیل کی سی بات ہے۔ بازار سے سیر بھر گاجریں۔ پاؤ بھر قند (چینی) اور ایک پیسے کا کیوڑے کا عرق لے آؤ گاجریں لال رنگ کی لینا۔ انھیں انگریزی گاجریں بھی کہتے ہیں۔ اچھی صاف ستھری اور شوخ رنگ کی گاجریں چھانٹ کر لینا اور اگر یہ لال گاجریں نہ ملیں تو معمولی گاجریں ہی سہی مگر بہت بڑی بڑی نہیں چھوٹی اور ہلکے رنگ کی ہوں۔ ان گاجروں کو چھیلو اور پیندی کاٹ کر پھینک دو۔ اب ان کے قتلے کر ڈالو قتلے گنڈیریوں کے برابر ہوں۔ انھیں دھو لو تاکہ میل کچیل بالکل نہ رہے اور پھر ان کو ایک صاف پتیلی میں ڈال کر اتنا پانی ڈالو کہ قتلے ڈوب جائیں۔ پھر پتیلی کو آگ پر رکھ دو اور اس پر چپنی ڈھک دو۔ کوئی آدھ گھنٹے میں

پگھل جائیں گے۔ تم ایک قتلہ نکال کر دیکھ لینا کہ گل گئے یا نہیں۔ اب ان قتلوں پر وہ پاؤ بھر قند ڈال کر چمچے سے ملا دو۔ اور پکنے دو۔ آگ ذرا ہلکی ہونی چاہیئے۔ اندازاً آدھ گھنٹہ کے بعد کھول کر دیکھو۔ پانی بالکل ختم ہوگیا ہوگا یا ذرا سا باقی ہوگا۔ تپیلی اتار لو اب تم کھیلنے جا سکتے ہو۔ کھیل کر آؤ گے تو اسے ٹھنڈا پاؤ گے۔ ہاں اب ٹھنڈا ہونے کے بعد وہ کیوڑا پورا نہیں بلکہ آدھا اس میں ڈال دو۔ اب اسے گھر میں سب کو چکھاؤ۔ اماں بی اور بہن تو اسے کھا کر بہت خوش ہوں گی۔

صبح جب تم مدرسے جانے لگو تو چند قتلے ناشتے کے ساتھ یا تنہا کھا لینا اور دوپہر کے کھانے کے ساتھ بھی۔ اس سے تمہارا ہاضمہ اور دماغ طاقتور ہو جائے گا۔ اگر خدانخواستہ تمھیں قبض رہتا ہے تو وہ بھی نہیں رہے گا

اب ذرا حساب تو لگاؤ اس مزیدار مربے پر کل لاگت کتنی آئی؟ دو پیسے کی گاجریں۔ چار پیسے کی قند اور ایک پیسے کا کیوڑا اور کوئلے وغیرہ کا خرچہ لگا کر کل دو آنے ہوئے۔ اور اتنا ہی بازار سے لینے جاؤ تو آٹھ آنے کا آئے گا۔

رسالہ "تجارتی دنیا" ہے تو بڑی عمر والوں کے مطلب کا لیکن چھوٹے بھائیوں کے لئے بھی ہم اس میں کچھ نہ کچھ لکھنا چاہتے ہیں سو اگر تم نے پسند کیا تو اگلے مہینے میں بھی ہم تمھیں کام کی باتیں سنائیں گے اور ایک اچھی چیز بنانی سکھائیں گے۔ لیکن آج کی چیز تم بنا کر ضرور دیکھنا اور خط کے ذریعہ ہمیں اس کی خبر دینا ہم تمہارا خط رسالہ میں چھاپ دیں گے۔

ایڈیٹر

دھوکے کا نیلام

دہلی اور ہندوستان کے دوسرے بڑے بڑے شہروں میں اکثر غیر ذمہ دار لوگ دھوکے بازی سے چیزیں نیلام کرتے ہیں اور نہایت چالاکی اور ہوشیاری سے نہایت کم قیمت مال زیادہ رقم میں نیلام کرتے ہیں اور پبلک کو بیوقوف بناتے ہیں ہم نے اسی قسم کے چند نیلام خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ یہ حالات ہم اس لئے شائع کر رہے ہیں کہ عوام اس قسم کے دھوکے کے نیلاموں سے بچیں۔
ایڈیٹر

(۱)

جامع مسجد دہلی کے سامنے ہرے بھرے کے مزار کے قریب نیلام ہو رہا ہے۔ لوگ جمع ہیں۔

نیلام والا۔ دیکھو بھائی یہ جرمنی کا اعلیٰ درجے کا ٹائم پیس (گھڑی) ہے۔ بازار میں اس کی قیمت پندرہ روپیہ ہے (حالانکہ اصل قیمت صرف دو روپیہ ہے) اس پر بولی بولو۔

ساتھی نمبر ۱۔ ایک روپیہ

〃 نمبر ۲۔ دو روپیئے۔

نیلام والا (ہنستے ہوئے) نو روپیئے

ساتھی نمبر ۲۔ اجی جناب نو روپیئے نہیں بلکہ دو روپیئے۔

نیلام والا۔ اچھا صاحب دو روپیئے۔

پبلک کا ایک آدمی۔ دو روپیئے آٹھ آنے

ساتھی نمبر ۳۔ تین۔ روپیئے۔

ساتھی نمبر ۴۔ چار روپیئے۔

نیلام والا (شرارتاً) اچھا صاحب یہ مال نیلام نہیں ہوگا پندرہ روپیئے کی چیز کے صرف چار روپیئے لگ رہے ہیں

ساتھی نمبر ۵ کیسے نہیں ہوگا۔ جب دام لگ رہے ہیں تو ضرور ہوگا۔

پبلک کا ایک آدمی۔ ہاں صاحب ضرور ہوگا۔ یہ لالہ جی ٹھیک تو کہہ رہے ہیں۔

نیلام والا (روپیئے اٹھا کر) اچھا چار روپیئے بولنے والے کو دو روپیئے انعام۔

ساتھی نمبر ۵۔ اس کا کیا مطلب ہے ؟

نیلام والا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مال زیادہ قیمت کا ہے دو روپیئے انعام لے کر بولی چھوڑ دو۔

ساتھی نمبر ۵۔ اجی صاحب مجھے انعام نہیں چاہیئے مال چاہیئے۔

نیلام والا۔ دیکھو اگر کسی نے بڑھ کر دام لگائے تو پھر تمہیں انعام نہیں ملے گا۔

ساتھی نمبر ۵ پروا نہیں۔ مجھے تو مال چاہیئے

پبلک کا ایک آدمی (انعام کا نام سن کر) اچھا ساڑھے چار روپیئے۔

ساتھی نمبر ۶۔ پانچ روپیئے۔

ساتھی نمبر ۷۔ ساڑھے پانچ روپیئے۔

نیلام والا۔ اچھا ساڑھے پانچ روپیئے بولنے والے کو بھی دو روپیئے انعام۔

ساتھی نمبر ۷۔ ہم تو مال لیں گے روپیہ نہیں لیتے۔

پبلک۔ ارے میاں روپیئے لے لو۔ کیا ہرج ہے

نیلام والا۔ دیکھو روپیئے لے لو اگر اور کوئی بڑھ گیا تو روپیہ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

ساتھی نمبر ۱۔ اچھا چھ روپیئے۔

نیلام والا۔ چھ روپیئے بولنے والے کو ڈیڑھ روپیہ انعام

ساتھی نمبر ۱۔ اچھا لاؤ۔ (انعام لے کر ہٹ جاتا ہے)

ساتھی نمبر۲۔ (نیلام والے سے) آپ نے اُن کے پاس
دام تو دیکھے ہی نہیں۔ جب نیلام کی بولی کے دام
دیکھ لیتے تب انعام دیتے۔
پبلک (جوش میں آکر) ہاں صاحب ٹھیک ہے۔ دام
ضرور دیکھنے چاہئیں۔
نیلام والا (چلاکر) اجی لالہ جی صاحب ذرا ادھر آئیے۔
لالہ جی (رستے میں ٹھہرتے ہوئے) کیوں کیا ہے۔
نیلام والا۔ ذرا ادھر آئیے۔ دیکھئے آپ نے چھ روپئے
بولی بولی ہے چھ روپئے اپنے پاس سے نکال کر
دکھا دو اور یہ انعام لے جاؤ۔
لالہ جی یعنی ساتھی نمبر۱۔ (ہنستے ہوئے) میرے پاس
تو اس وقت تین روپئے ہیں۔ باقی تین روپئے ابھی
دکان سے لائے دیتا ہوں۔
پبلک۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اِن کو انعام نہیں ملنا چاہیئے
نیلام والا۔ تو لالہ جی آپ کی بولی جاتی رہی۔ اب جس کی
بولی ساڑھے پانچ روپئے کی ہے وہی قائم رہی۔
ایک مسافر (انعام لینے کی خاطر) اچھا چھ
روپئے ہم لگاتے ہیں۔
نیلام والا۔ تم نے کس چیز کی بولی لگائی ہے۔
ساتھی نمبر۱۔ (چپکے سے) کہدو مال کی بولی لگائی ہے۔
مسافر۔ مال کی بولی لگائی ہے۔
نیلام والا (سودے کو پختہ کرنے کے لئے) مال بالکل ہی
ہے اور بازار میں ۲ر کا ملتا ہے۔
ساتھی نمبر۲۔ (چپکے سے) کہدو کہ ہمیں یہی مال منظور ہے۔
نیلام والا (تمہارے پاس روپئے بھی ہیں؟
مسافر۔ ہاں صاحب یہ لیجئے۔
نیلام والا۔ تو آپ نے مال کے لئے بولی لگائی ہے
مسافر۔ جی ہاں مال کے لئے بولی لگائی ہے۔
نیلام والا۔ اچھا صاحب تو جو مال چاہتا ہے آپ سے ہم مال
ہی دیتے ہیں۔ ایک۔ دو۔ تین۔
(مال مسافر کے حوالہ کرتا ہے۔ بیچارہ مسافر بڑا پریشان ہوتا ہے۔)

(۲)

نیلام والا۔ اچھا صاحب سنئے۔ ایک دوسری گھڑی ہے۔ بالکل
وہی جو اِن صاحب نے خریدی ہے۔ بازار میں اس
کے دام پندرہ روپئے ہیں
ساتھی نمبر۱۔ دو روپئے۔
ساتھی نمبر۲۔ تین روپئے
ساتھی نمبر۳۔ ساڑھے تین روپئے
ساتھی نمبر۴۔ چار روپئے
پبلک کا ایک آدمی۔ ساڑھے چار روپئے
ساتھی نمبر۵۔ پانچ روپئے۔
ساتھی نمبر۶۔ چھ روپئے۔
ساتھی نمبر۷۔ سات روپئے۔
ساتھی نمبر۸۔ آٹھ روپئے
نیلام والا۔ ایک۔ دو۔ تین۔
(یعنی اسی قسم کی دوسری گھڑی اپنے ساتھیوں کی مدد سے کسی
ایک ساتھی کو آٹھ روپئے کے عوض بیچ دیتا ہے اور اس نیلام
میں دیر نہیں لگتی۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس سے پہلے جس نے
یہ گھڑی خریدی ہے وہ یہ خیال نہ کرے کہ مجھے مہنگی ملی ہے۔

(۳)

ایک ساتھی (نیلام والے سے) جناب مجھے آپ چار روپئے
واپس کر دیجئے۔
نیلام والا۔ کیوں خیر تو ہے۔
ساتھی۔ جو گھڑی آپ نے اِن صاحب کو (مسافر کی
طرف اشارہ کر کے) چھ روپئے میں دی ہے وہی
گھڑی آپ نے میرے ہاتھ دس روپئے میں نیلام
کی تھی لہذا میرے چار روپئے واپس کر دیجئے۔
نیلام والا (ایک بابو جی کو مخاطب کر کے) کہئے بابو جی اِن
صاحب کا یہ مطالبہ جائز ہے؟
بابو جی۔ مطالبہ بالکل ناجائز ہے۔ یہ نیلام ہے جتنی
بولی مال کی لگے اتنے ہی میں مال دینا پڑتا ہے
نیلام والا۔ (ساتھی سے) تم نے سنا اب یہ بات زبان سے

مت نکالنا۔ دیکھتے نہیں۔ دوسرے صاحب نے
تو یہی گھڑی آٹھ روپئے میں خریدی ہے۔
(اس عیاری کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جس نے چودہ پئے
میں گھڑی خریدی ہے وہ اس بات سے مطمئن ہو کر کہ
مجھے چیز سستی مل گئی ہے اپنے گھر کا راستہ لے)

(۴)

مسافر (نیلام والے سے) بابوجی یہ گھڑی واپس کر لو اور
میرے دام واپس کر دو میں اسے نہیں لیتا۔
نیلام والا۔ اب ہم کیا کریں۔ تم نے خود ہی بولی لگا کر مال
خریدا ہے۔ ہم نے سب کے سامنے تم سے اقرار لے کر مال
دیا ہے۔ اب یہ واپس نہیں ہوگا۔ چاہے اسے اپنے
ساتھ لے جاؤ یا اسے پھینک دو۔
مسافر۔ بابوجی میں غریب آدمی ہوں۔ میرے پاس
میرٹھ واپس جانے کے لئے کرایہ بھی نہیں ہے۔
نیلام والا۔ ہم کچھ نہیں جانتے۔
مسافر (غصہ میں آکر) تم کیسے نہیں جانتے۔ یہ گھڑی تمہیں
واپس کرنی پڑے گی
نیلام والا۔ دیکھو تمہارے لئے یہی اچھا ہے کہ تم یہاں سے
سیدھے چلے جاؤ اور بکواس نہ کرو ورنہ نتیجہ
برا ہوگا۔
مسافر۔ تمہیں یہ گھڑی واپس کرنی پڑے گی۔ ورنہ میں
پولیس میں جا کر سب حال بیان کر دوں گا۔ تم پبلک کو
اپنی عیاری اور بدمعاشی سے لوٹتے ہو۔
نیلام والا۔ اچھا تم ہمیں بدمعاش کہتے ہو تو لو اس کا نتیجہ
بھگتو (یہ کہکر ایک گھونسا اس کے منہ پر مارتا ہے) جاؤ
پولیس سے کہدو ہم پولیس سے نہیں ڈرتے۔ جب ہم
کوئی غیر قانونی کارروائی نہیں کرتے تو پولیس سے
کیوں ڈریں۔
(مسافر کو بھی غصہ آجاتا ہے۔ وہ بھی نیلام والے کے دو
ایک ہاتھ رسید کر دیتا ہے۔ نیلام والے کے ساتھی اسے
پکڑ کر نیلام گاہ سے باہر کر دیتے ہیں)

(۵)

(پبلک میں اس واقعہ سے چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں)
ایک آدمی۔ بھئی بڑا اندھیر ہو رہا ہے۔ چور اور ڈاکو تو
رات میں چوری سے لوگوں کا مال لوٹتے ہیں اور یہ لوگ
دن دھاڑے لوگوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔
دوسرا آدمی۔ پہاڑ گنج کے پل پر بھی میں نے یہی تماشہ دیکھا
ایک سکھ صاحب نیلام کر رہے تھے اور ان کے ہندو اور
مسلمان ساتھی بڑھا بڑھا کر بولیاں بول رہے تھے۔ ایک
معمولی استرا اسی چالاکی سے ایک غریب مسافر کے ہاتھ
دو روپئے میں نیلام کر دیا اور جب اس نے وہ استرا
واپس کرنا چاہا تو گھونسے مارا۔
تیسرا۔ قطب روڈ پر بھی اکثر اسی قسم کا نیلام ہوتا رہتا ہے
چوتھا۔ میرے خیال میں تو یہ ایک زبردست پارٹی ہے جو
شہر میں چاروں طرف ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے اور
جہاں موقع دیکھتی ہے نیلام شروع کر دیتی ہے۔
پانچواں۔ تعجب ہے کہ پولیس نے انھیں کیوں چھوڑ رکھا ہے
چھٹا۔ یا تو اسے ان کی چالاکیوں کا علم نہیں ہے۔ یا اس
کے پاس شکایت نہیں ہوتی یا پھر جان بوجھ کر وہ
اس معاملے سے چشم پوشی کرتی ہے۔
ساتواں۔ ہم نے تو دو ایک کو یہ بھی کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر
پولیس ان لوگوں سے ملی ہوئی نہ ہو تو یہ ایک دن بھی
نیلام نہیں کر سکتے۔ لیکن مجھے اس بات کا یقین نہیں
آیا۔
آٹھواں۔ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو ہمیں ان تمام باتوں کی
پولیس کو اطلاع کرنی چاہئے۔ سی آئی ڈی والوں کو
خاص طور سے ان تمام باتوں کی تحقیقات کرنی چاہئے۔
تاکہ پبلک کو آرام اور چین نصیب ہو سکے۔ اس
بیچارے مسافر اور غریب آدمی پر افسوس ہے
کہ ایک تو اس کا روپیہ گیا دوسرے یہ پٹا۔ ہم کو چاہئے
کہ اس واقعے کی بھی رپورٹ کریں۔
(سب جاتے ہیں)

دھوکے کے نیلام کی شناخت

۱- معمولی چیز کی قیمت ابتدا میں چوگنی یا اُس سے بھی زیادہ بتائی جائے گی تاکہ سننے والوں کو یہ اطمینان ہو جائے کہ اگر یہ چیز نصف یا چوتھائی قیمت میں مل گئی تو فائدہ رہے گا

۲- بولی ایک جگہ ٹھہر جانے پر دو روپیہ دو روپیہ اس غرض سے انعام دیں گے کہ بولی چھوڑ دی جائے لیکن اُن کا مقصد یہ ہوگا کہ انعام کے لالچ میں دوسرا آدمی بولی بول دے

۳- اگر کسی چیز کے نیلام کی بولی پر کسی شخص کو ایک یا دو روپئے انعام کے مل رہے تھے۔ آپ نے چار آنے یا آٹھ آنے بڑھاکر بولی بول دی تو آپ کو روپئے یا دو روپئے انعام کے نہیں ملیں گے بلکہ آپ کے نام نیلام فوراً ہی ختم ہو جائیگا سمجھ لیجئے کہ یہ بولی بڑھوانے کی ایک چال تھی اور یہ نیلام محض ایک دھوکا تھا۔

ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جس نیلام میں بولی چھوڑنے کے لئے روپئے دو روپئے یا اُس سے کم یا زیادہ روپئے انعام میں دینے کا اعلان کیا جائے وہ دھوکے کا نیلام ہے اس سے بچنا چاہئے اور اپنے دوستوں کو بھی اس سے بچانا چاہئے۔

یہ تمام باتیں اُن غیر ذمہ دار نیلام والوں کے لئے ہیں جو ادھر اُدھر موقع پاکر اور انعام کا لالچ دے کر لوگوں کو لوٹتے ہیں لیکن جو اصلی نیلام والے ہیں اُن کا مقصد مال کی نکاسی ہوتا ہے وہاں بہت جلد سودا ہو جاتا ہے۔ وہ روپئے انعام دینے کا لالچ نہیں دیتے بلکہ اونے پونے اپنا یا دوسروں کا مال فروخت کر دیتے ہیں۔

نیلام والوں کے ساتھی پہچاننے کی شناخت

۱- نیلام والا جس آدمی کو بولی چھوڑنے کے لئے روپئے یا دو روپئے انعام دے اور وہ اُسے نہ لے بلکہ اس بات پر مصر ہو کہ ہم تو مال لیں گے۔ انعام نہیں لیتے

۲- یا جو انعام لے کر چلا جائے لیکن نیلام والا اسے راستے ہی میں سے لوٹا لے اور کہے کہ بولی کے دام دکھاؤ اور یہ انعام لے جاؤ۔ پھر وہ یہ کہے کہ میرے پاس بولی کے دام تو نہیں ہیں کم دام ہیں باقی میں گھر سے دکان سے لائے دیتا ہوں۔

۳- جو عام لوگوں کے پاس کھڑا ہو کر کسی کو یہ سمجھائے کہ یار تم بڑھاکر بولی بول دو۔ مال نہایت اچھا اور سستا ہے۔ میرے پاس پورے دام نہیں ورنہ میں بولی بول دیتا۔

۴- جب نیلام والا پبلک کے کسی آدمی سے جس نے انعام کی خاطر بولی بولی ہے یہ کہہ رہا ہو کہ میرا مال مٹی ہے بازار میں ۲ر کا ہے تو پاس کا کھڑا ہوا آدمی یہ سمجھائے کہ کہدو کہ ہم مال لینا چاہتے ہیں۔ کیسا ہی ہو ہمیں پسند ہے۔

۵- جب نیلام والا بولی بولنے والے سے یہ پوچھے کہ تم نے مال کے لئے بولی لگائی ہے یا انعام کے لئے تو پاس کا آدمی یہ سمجھائے کہ کہدو مال کے لئے لگائی ہے انعام کے لئے نہیں۔

۶- مال اچھی قیمت میں فروخت ہو جانے کے بعد جب کوئی شخص نیلام والے سے یہ کہے کہ میرے ہاتھ یہ چیز آپنے دو روپئے زائد میں نیلام کی ہے مجھے دو روپئے دلوائیے

۷- یا کسی مال فروخت کرنے کے بعد جلدی جلدی ویسی ہی چیز اُس سے زیادہ قیمت میں کسی کے ہاتھ نیلام کر دی گئی تو وہ شخص جس نے وہ چیز زیادہ قیمت دے کر حاصل کی ہے نیلام والے کا ساتھی ہے۔

اس کے علاوہ جس قسم کا نیلام ہوتا ہو وہاں آپ جاکر اور کم از کم نصف گھنٹے کھڑے ہو کر سیر دیکھیں اور اس مضمون کو پڑھ کر جائیں آپ ساتھیوں کو پہچان لیں گے۔ کوئی بنیا ہوگا۔ کوئی گنوار ہوگا۔ کوئی پنڈت اور کوئی شیخ جی۔ کوئی مسافر لیکن ذرا اس کا خیال رہے کہ وہاں آپ زیادہ دیر نہ ٹھہریا ورنہ نیلام والے کے ساتھی آپ کو پہچان لیں گے اور کسی نہ کسی بہانے سے آپ کو وہاں سے نکال دیں گے۔ راقم الحروف بھی اسی طرح کئی مرتبہ نکالا جاچکا ہے۔

ایڈیٹر

ایک نفیس مزاج مہارانی

نے اپنے صدر اعظم سے کہا کہ دنیا کے ہر چہار جانب قاصد روانہ کرو کہ وہ ہر قسم کے پھول لائیں تاکہ میں اپنے لئے بہترین خوشبو منتخب کر سکوں۔ تعمیل حکم کے لئے فردوس مثال کشمیر۔ جنت نظیر سوئٹزرلینڈ۔ شباب انگیز تسمانیہ اور گل پاش مرغزاروں میں گلچینی کی گئی۔ جب سب پھول دور دراز کے سفر کے بعد مہارانی کے حضور میں پیش کئے گئے تو بیشتر اپنی خوشبو کھو چکے تھے اور باقی اس قدر مرجھائے ہوئے تھے کہ مہارانی کی حسن شناس نگاہوں کو تکلیف ہوئی۔ مہارانی اس خواہش کے پورا نہ ہونے سے ملول رہنے لگی اور کھانا پینا ترک کر دیا۔ مہاراجہ کو فکر دامنگیر ہوا اور وزرا سے مشورہ کیا گیا تو مہتمم توشہ خانہ نے

اصغر علی محمد علی سے عطر منگوانے کو کہا

رائے معمول تھی فوراً عمل کیا گیا۔ جب عطر آیا تو مہارانی کا شباب رفتہ
ایک بار پھر اپنی پوری بہاریں لئے واپس آگیا

اصغر علی محمد علی تاجران عطر لکھنؤ

حقیقی خوشی

(افسانہ)

(از جناب جے رتن صاحب بلارم دکن)

وہ سنیما گھر کے سامنے بیٹھا بانسری بجا رہا تھا۔ وہ اندھا تھا۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور اس کا پھٹا پرانا میل اور گرد سے میلا کوٹ اس کو سردی سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن سردی کے آگے اس کی کچھ پیش نہیں جا رہی تھی اور اس اندھے فقیر کا جسم اس طرح کانپ رہا تھا جس طرح کہ بید۔ اس کی پتلی پتلی انگلیاں بانسری کے سوراخوں پر ناچ رہی تھیں اس کے پاس ہی اس کے ساتھ چپٹی ہوئی ایک ننھی سی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اور بار بار دردناک آواز میں کہہ رہی تھی "اندھے محتاج کو ایک پیسہ دو" میں یہ سب کھڑا دیکھ رہا تھا۔

لوگ اپنے آپ کو گرم کپڑوں میں لپیٹے سنیما گھر میں گھستے جا رہے تھے۔ موٹر پر موٹر وہاں آکر رکتی اور اس میں سے آدمی نکل کر مجمع میں اس طرح شامل ہو جاتے جس طرح سمندر میں پانی کا ایک قطرہ۔ چھوٹے چھوٹے بچے ادھر ادھر کود رہے تھے اندھا اتنے بڑے مجمع کو خیال کرتے ہی زور زور سے بانسری بجانے لگا اس کی آواز کتنی پرسوز تھی۔ کتنی دردناک۔ اندھے کی انگلیاں ناچ رہی تھیں۔ ان کے ساتھ بانسری کی تیز اور پر درد آواز بھی ناچ سی رہی تھی اور اس کے ساتھ میرا دل بھی ناچ رہا تھا بلکہ اچھل رہا تھا۔ اس کی تیز آواز میرے دل میں چبھی جا رہی تھی اور پر غم آواز نے میرے دل میں بھی غم بھر دیا تھا۔ مجھ کو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ میرے دل کی دنیا سکڑ سی گئی ہے اور اس میں غم کا دور دورہ ہے۔

ایک آدمی ایک لڑکے کے ساتھ وہاں سے گزرا لڑکی چلائی "اندھے محتاج کو ایک پیسہ دو" لڑکے نے کہا "آہ بانسری کی آواز کتنی دردناک ہے۔ مجھے سن کر تکلیف ہوتی ہے دل میں اس کی آواز تیر کی طرح چبھی جا رہی ہے" اس آدمی نے کہا "ہاں گانا بہت ہی دردناک ہے۔ اندھے کے دل کی تمام کیفیت بتلا رہا ہے" یکایک اس آدمی کا ہاتھ جیب میں گیا لڑکی کا چہرہ چمک اٹھا لیکن اس آدمی کا ہاتھ جیب سے خالی باہر آیا۔ شاید دل نے منع کر دیا۔ خالی ہاتھ دیکھ کر لڑکی کا چہرہ پھر مرجھا گیا۔ دونوں آدمی پھاٹک کے اندر گھس گئے

پھر ایک آدمی چھوٹی سی لڑکی کو ہمراہ لئے ہوئے پھاٹک کے اندر گھسا۔ لڑکی نے بانسری کی پردرد آواز سن کر کہا "بھیا مجھے اس گانے کو سن کر ڈر لگتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی رو رہا ہے" وہ آدمی نے کہا "ہاں گانا دردناک ہے" پھر غریب لڑکی کی آواز ہواؤں میں گونجی۔ لڑکی یہ سن کر بولی "بھیا اس کو پیسہ دے دو" آدمی نے جھڑک کر کہا "چپ رہ ایسے دھوکے باز آدمی ہزاروں کی تعداد میں گھوم رہے ہیں۔ کس کس کو پیسہ دیتا پھروں۔ لڑکی نے رنجیدہ ہو کر کہا "نہیں بھیا دھوکے باز نہیں ہے۔ اندھا ہے" آدمی نے پھر جھڑک کر کہا "چپ تجھے کیا معلوم ہے؟ پیسہ لینے کے لئے اندھے بھی بن جاتے ہیں"۔ وہ دونوں بھی گزر گئے۔ ان کی باتیں سن کر اندھے فقیر کا کلیجہ چھلنی ہو گیا۔ وہ اور بھی دردناک لہجے میں الاپنے لگا بانسری کی تیز آواز خاموشی کو چیرتی ہوئی چاروں طرف گونجنے لگی اور حسرت بن کر برسنے لگی۔ میں اب تک وہیں کھڑا تھا۔

آخر کار لوگ آنے بند ہو گئے تماشہ شروع ہو گیا۔ اندھا فقیر لاٹھی ٹیک کر اٹھا اور لڑکی اس کی انگلی پکڑ کر ایک طرف کو چل دی۔ لڑکی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "ہائے کچھ نہ ملا۔ آس تو بہت تھی۔ ہزاروں آدمی گزر گئے لیکن کسی کو ذرا بھی ترس نہ آیا"۔ اندھے نے کہا "ہماری قسمت میں یہی لکھا تھا۔ قسمت سے کس کی چل سکتی ہے" لڑکی نے کہا "اب ماں کا کیا ہوگا؟" اندھا بولا "ہوگا کیا۔ مر جانے دو۔ ہم تو رنج اٹھانے کے لئے ہی پیدا ہوئے ہیں" یہ کہتے کہتے اس کی آنکھوں سے دو آنسو ٹپک پڑے۔ لڑکی یہ سن کر رونے لگی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو

آنسوؤں کی ایک جھڑی لگ گئی۔ اس نے سسکتے ہوئے کہا: "بھیا ایسا نہ کہو۔ نہ کہو۔ ایسے برے الفاظ زبان پر نہ لاؤ ورنہ میں بھی مر جاؤں گی بھیا" اندھا اس کو چپ کرنے لگا "اچھا رو۔ پھر میں ایسا نہ کہوں گا۔ لوگوں پر غصہ آ گیا تھا اس لئے یہ بات کہہ بیٹھا" وہ اس کو چمکارنے لگا لیکن وہ چپ نہ ہوتی روتی ہی گئی۔ اس کے آنسو موسم برسات کے بادلوں کی طرح امڈے چلے آ رہے تھے۔

میں کھڑا حیران ہو رہا تھا کہ کیا دنیا میں ایسا بے بس ہو سکتا ہے۔ اندھے فقیر نے بانسری بجانی بند کر دی لیکن اس کی تانوں کی دردناک آواز ابھی تک میرے دل میں گھس جا رہی تھی۔ لڑکی کی گریہ وزاری سن کر مجھ سے نہ رہا گیا۔ میں اندھے فقیر کے پاس آکر بولا "کیوں کیا بات ہے؟ یہ لڑکی کیوں رو رہی ہے؟"

اندھے نے کہا "کچھ نہیں سرکار۔ ماں مر رہی ہے" میں نے ایسے دردناک الفاظ پہلے کبھی نہ سنے تھے۔ میں نے پوچھا "کیوں کیا ہو گئی ہے؟" اس نے کہا "ہوگی تو نہیں۔ بیمار ہے۔ کڑکے کا جاڑا پڑ رہا ہے اور اس کے پاس تن ڈھانپنے کے لئے کوئی کپڑا نہیں۔ امید تھی کہ پیسے جمع کر کے ایک موٹا جھوٹا کمبل لے لوں گا۔ لیکن پیسے کہاں۔ اب وہ اس پیڑ کے نیچے پڑی کانپ رہی ہے اور درد کے مارے کراہ رہی ہے" یہ کہتے کہتے فقیر کی آنکھوں میں پھر آنسو بھر آئے۔ لڑکی کا رنج بھی پھر تازہ ہو گیا اب مجھ سے نہ رہا گیا۔ ان کی حالت دیکھ کر مجھے سخت رنج اور افسوس ہوا۔ میرا ہاتھ جیب میں گیا اور میں نے اندھے کو پانچ روپئے نکال کر دے دئے۔ فقیر حیران رہ گیا۔ اس کو معلوم ہوا گویا وہ خواب دیکھ رہا ہے۔ اس نے وہ روپئے لے لئے اور مجھ کو دعا دی۔ یہ دعا دل سے نکلی تھی۔

میرے دل میں جو رنج و غم پہلے تھا سب کافور ہو گیا۔ اچھی اچھی چیزیں خریدنے کے میں نے جو منصوبے باندھ رکھے تھے وہ سب خاک میں مل گئے لیکن مجھے افسوس نہیں ہوا کیونکہ مجھے ایک بیش بہا چیز ملی اور وہ چیز تھی حقیقی خوشی۔ آج مجھے معلوم ہوا کہ حقیقی خوشی کیا ہوتی ہے۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۲۴)

جو ضروری سمجھی جائیں۔ دیسی کپڑے کے علاوہ اور دیسی دستکاریوں کا تحفظ بمقابلہ اسی قسم کی بیرونی دستکاریوں کے اسٹیٹ (حکومت وقت) کی طرف سے عمل میں آئے گا جب کبھی اس کی ضرورت واقع ہوگی۔

نمبر ۲

نشہ آور اشیاء اور ادویہ کی قطعاً ممانعت ہوگی سوائے اس کے کہ طبی اغراض کے لئے ان کے استعمال کی ضرورت ہو

نمبر ۳

کرنسی (سکہ رائج الوقت) اور اکسچینج (مبادلہ کا نرخ) قومی مفاد کے اعتبار سے مقرر ہوگا

نمبر ۴

تمام دیسی ریاستیں، صنعتیں۔ کانیں۔ ریلوے۔ آبی راستے۔ جہاز رانی اور دیگر ذرائع آمدورفت اسٹیٹ کی مالک ہوں گی اور اسٹیٹ (حکومت وقت) ہی کے قبضے میں رہیں گی۔

نمبر ۵

زراعتی قرضوں کی تخفیف اور سود کی کمی کا انتظام کیا جائیگا

نمبر ۶

اسٹیٹ (حکومت وقت) کی طرف سے باشندگان ملک کی فوجی تعلیم کا انتظام کیا جائے گا تاکہ باقاعدہ فوج کے علاوہ (Natimal defence.) ملک کی مدافعت کے واسطے والنٹیروں کے دستے عند الضرورت تیار رہیں۔

صنعت و تجارت

کوکونٹ ہیئر آئل

بالوں کے لئے نہایت عمدہ ناریل کا خوشبودار تیل بن جاتا ہے۔

کوکونٹ آئل	½ سیر
وائٹ آئل	½ سیر
آئل آف لونڈر	۶ ڈرام
آئل آف برگیموٹ	۶ ڈرام
صندل آئل	۶ ڈرام
الکانٹ روٹ	۳ ڈرام

کوکونٹ آئل (ناریل کے تیل) کو کسی عمدہ اور صاف برتن میں ڈال کر اس میں الکانٹ روٹ ملا دیجئے اور دو تین دن کیلئے اسے چھوڑ دیجئے تاکہ اس میں رنگ پیدا ہو جائے۔ پھر اس کو فلٹر (صاف) کر کے اس میں ایک ایک کر کے اوپر لکھی ہوئی چیزیں ملا دیجئے۔ لیکن ایک چیز کے ملانے کے بعد اس کو اچھی طرح ہلا دیجئے تاکہ ہر ایک چیز اچھی طرح مل جائے۔ اب یہ تمام مرکب بند کر کے ایک ہفتہ تک رکھ دیجئے۔ ایک ہفتے کے بعد شیشیوں میں بھر کر استعمال کیجئے۔

پین کلر

ہر قسم کے دردوں کو دور کرنے والی دوا

Alcohal	1 quart
Gum guaiac	1 oz
Gum myrrh	1 oz
Camphor	½ oz

ان تمام چیزوں کو ملا کر ہلائیے۔ اور ہفتہ عشرہ کے لئے اسے چھوڑ دیجئے لیکن درمیان میں اسے کبھی کبھی ہلا دیا کیجئے۔ اس کے بعد اسے صاف کر کے کام میں لائیے۔ درد کی جگہ دن میں کم از کم تین بار اس دوا کو ملنا چاہئے۔ یہ درد دور کرنے کی بہت مشہور دوا ہے۔

ٹوتھ پاوڈر

دانتوں کی صفائی اور امراض کے لئے بہت عمدہ منجن ہے

Chalk	2 parts
Camphor	1 "
Charcoal	2 "
Salt	1 "

ان سب چیزوں کو باریک کر کے ملا دیجئے اور پھر چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں بند کر کے فروخت کیجئے۔

رنگ کو صاف کرنے والا لوشن

یہ لوشن رنگ کو صاف کرتا ہے۔ چہرے کی چھائیاں دور کرتا ہے۔ جلد کو نرم اور تر و تازہ بناتا ہے

لیکوئڈ امونیا	دو ڈرام
گلاب	۲-۱ اونس
بلو بورینیس	ایک اونس
گلیسرین	ایک اونس
ڈسٹلڈ واٹر (آب مقطر)	دس اونس

ایک بوتل میں ان سب چیزوں کو اچھی طرح ملا کر رکھیں اور ضرورت کے وقت استعمال کریں۔

نوٹ۔ اگر آپ کو انگریزی دوائیں اپنے شہر میں نہ مل سکیں تو ہمیں جوابی خط لکھئے یا دوائیں ہمارے ذریعہ سے منگائیے۔ صنعتی اسٹور صدر بازار دہلی

بہرہ پن کی انگریزی دوائی

یہ دوا ایک انگریزی کمپنی ہزار دل روپئے کی ہندوستان میں فروخت کرتی ہے۔ شیشی کی قیمت عہ ہے جس پر بمشکل دو آنے خرچ ہوتے ہوں گے۔ نسخہ یہ ہے:

روغن تارپین ۱۲ تولہ

روغن بادام ۴۸ تولہ

دونوں کو ملا کر شیشیوں میں بھر لیں۔ طریقہ استعمال یہ ہے کہ رات کو سوتے وقت روئی کا پھاہا دوائی میں تر کر کے کانوں میں رکھ لیا کریں اور صبح نکال دیا کریں چند روز کے استعمال سے مدتوں کا بہرہ پن دور ہو جاتا ہے۔

کان بہنے کی دوائی

بعض لوگوں کے کان سے بدبودار مواد نکلتا رہتا ہے جو تکلیف کراہت اور بہرہ پن کا باعث ہوتا ہے اس کا مجرب نسخہ یہ ہے۔ ہڑتال ورقی چھ ماشہ پیس کر پندرہ تولہ سرسوں کے تیل میں ملا کر آگ پر رکھیں اور نرم نرم آنچ پر اس قدر پکائیں کہ تیل دھواں دینے لگے۔ پھر اس کو اتار کر اور چھان کر شیشی میں محفوظ رکھ لیں دو قطرے روزانہ کان میں ڈالا کریں تین روز میں مواد بند ہو جائے گا۔

عجیب سرمہ

آنکھوں کی تمام تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے خاص کر نگاہ کی کمزوری، سرخی چشم، آشوب، جالا، پھولا اور دھند کو حیرت انگیز نفع پہونچاتا ہے۔ آپ اس کو بنا کر دیکھئے ایک بار جو استعمال کرے گا وہ اس کا گرویدہ ہو جائے گا۔

فلفل سیاہ ۳۲ عدد۔ فلفل دانہ ۱۳ عدد۔ مغز تخم بہیڑہ ۱۹۹ عدد۔ کوٹ کر چھان لیں اور ذرا خشک کر کے تھوڑا تھوڑا آملہ کا تازہ پانی ڈال کر کھرل کرتے رہیں یہاں تک کہ ۵ سیر آملوں کا پانی جذب ہو جائے۔ آملے کا پانی فوراً کچل کر نکالنا چاہئے۔ ۵ سیر سے مراد پانچ سیر پانی نہیں بلکہ آنے وزن کے آملے ہیں خواہ پانی کتنا ہی نکلے۔ پانی نکالنے کے لئے پتھر کی کھرل استعمال کیجئے۔ لوہا نہ لگائیے۔

آواز کشا

خولنجان۔ عاقرقرحا۔ قرنفل۔ الائچی سفید۔ فلفل گرد سفید۔ بہمن بوٹی خشک۔ سپاری دکھنی۔ نیجبیشہ۔ بادیان۔ کبابہ چینی ہر ایک ایک تولہ۔ ست پودینہ۔ ست الائچی۔ ست اجوائن ہر ایک ڈیڑھ ماشہ۔ تمام ادویہ باریک پیس کر آب برگ پان جو ادویہ سے دوگنا ہو کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں بوقت ضرورت ایک یا دو گولی منہ میں ڈال کر چوسیں۔ انشاء اللہ آواز کوئل کی طرح ہو جائے گی۔

بال صفا کریم

کتیرہ گوند ۲۰ گرین۔ پانی ایک اونس دونوں کو ملا کر گاڑھا شیرہ بنا لیں اس کے بعد سوڈا اسلفائڈ ۲ سکروپل۔ گلیسرین ایک ڈرام۔ ان سب کو حل کر کے شیشیوں میں بھر لیں۔ بالوں پر لگانے سے پانچ منٹ میں بال صاف ہو جاتے ہیں

فرحت افزا شربت

کریم آف ٹارٹار ۲ ڈرام۔ ایک عدد لیموں کا رس اور تین چمچے چینی تمام چیزیں ایک چینی کے برتن میں رکھ کر اس پر سیر بھر گرم پانی ڈال کر سرپوش سے ڈھک دیں۔ جب سرد ہو جائے تو استعمال کریں۔ یہ شربت پیاس کو روکنے اور بخار کی گرمی کو روکنے کے لئے بہت مفید ہے۔

نیچم پلز

ایلوز (صبر) ۴۸۰ گرین — رودرب ۹۰ گرین

سوڈیم سلفیٹ ۳۲۰ گرین — زعفران ۳۰ گرین

خوب رگڑ کر تین تین گرین کی گولیاں بنا لیں۔ امراض معدہ دائمی قبض اور امراض مستورات میں مفید ہیں

جاپان کے پتے

ذیل میں چند پتے جاپان کے کارخانوں کے درج کئے جاتے ہیں امید ہے کہ تجارت پیشہ حضرات کیلئے مفید ثابت ہونگے

۱۔ ریڈیو

1. Sato Keja Shoten
   Tokyo. Japan
2. Miyata works
   Zoshikimchi Kamata
   Tokyo. Japan
3. Tomihisa Sholēn
   Mistoshirochs 4 chome
   Kandakur Tokyo

۲۔ ریشمی کٹ پیس

Ashikaga Orimono
Doggyo Kumiai
Ashikaga Tochijike

۳۔ کھیلنے کے تاش

1. K. Yamanaka & Co
   Tokyo
2. Universal Playing Card Co
   Sakanmachi Higashi Ku
   Osaka

۴۔ چھتری

1. Futagawa Sholēn
   Kitakyuhojimachi
   4-Chome Higashiku
   Osaka

(۵) سلولائڈ کا سامان

Makicell Mg co Ltd
Osaka

(۶) سنگار اور غسل کی اشیاء

Shiseido Sholēn Ginza
7. Chome Tokyo.

(۷) سوتی کپڑے

Kanegofunchi Boseki
Kaisha. Kyota. Japan

(۸) شیشے اور چینی کا سامان

1. Ishizuka Sholēn
   Nagoya Japan
2. Yamaga & Co
   Nagoya Japan.

باقی آئندہ

بنیادی حقوق و فرائض اور کانگریس کا اقتصادی پروگرام

جس کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ۸ اگست ۱۹۳۱ء کے جلسہ منعقدہ بمبئی میں پاس کیا

از جنرل سکریٹری دفتر آل انڈیا کانگریس کمیٹی الہ آباد

ہر گاہ کانگریس ضروری سمجھتی ہے کہ تمام باشندگان سوراج کے صحیح مفہوم سے واقف ہو جائیں لہذا اس لفظ کا وہ مفہوم جو کانگریس کے ذہن میں ہے عام باشندگان ملک کے فائدے کے لئے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ وہ اس کو آسانی سے سمجھ سکیں۔ اہل ہند کی اصلی نکبت و فلاکت کو دور کرنے کے واسطے یہ بہت ضروری ہے کہ سیاسی آزادی میں کروڑہا فاقہ کش اہل ملک کی اقتصادی آزادی داخل سمجھی جائے بلکہ اس کا ایک جزو ضروری قرار پائے۔ اسی وجہ سے کانگریس یہ اعلان کرتی ہے کہ کوئی کانسٹی ٹیوشن (ملکی قوانین و آئین) جو اس کی طرف سے طے پائے یا جو اس کے وسیلے سے سوراج گورنمنٹ تیار کرے اس میں امور ذیل کا ہونا بہت ضروری اور لازمی ہے۔

بنیادی حقوق و فرائض

۱۔ ہر باشندۂ ہندوستان کو حقوق ذیل حاصل ہونگے یعنی اپنی رائے آزادی سے ظاہر کرنا۔ اشتراک عمل و باہمی اختلاط میں مکمل آزادی اور امن کے ساتھ بغیر اسلحہ کے ایسی غرض کے واسطے مجتمع ہونا جو قانون اور اخلاق کے خلاف نہ ہوں۔

۲۔ ہر باشندۂ ہندوستان کو ضمیر کی آزادی حاصل ہوگی اور وہ اپنے مذہب کا اعلان آزادی سے کر سکے گا اور اپنے مذہب کے فرائض و رسوم آزادی سے برت سکے گا بشرطیکہ اس سے انتظام عامہ اور اخلاق میں کوئی نقص نہ واقع ہو۔

۳۔ ملک کی اقلیتوں کے تمدن، ان کی زبان اور رسم تحریر محفوظ ہوں گے۔ نیز ملک کے وہ مختلف رقبے جو باعتبار اختلاف زبان کے قائم ہیں اُن کا تحفظ ہوگا۔

۴۔ تمام باشندگان ہندوستان بلا امتیاز مذہب و مسلک، ذات، قوم یا جنسیت کے قانون کی نظر میں برابر ہونگے۔

۵۔ کوئی باشندۂ ہندوستان بلا امتیاز مذہب و مسلک بوجہ اپنے مذہب یا قومیت یا جنسیت کے کسی پبلک ملازمت یا عہدے یا اعزاز سے یا کسی تجارت یا پیشہ سے ممنوع نہیں سمجھا جائیگا۔

۶۔ تمام باشندگان ہندوستان کو متعلق استعمال آب چاہ اور تالابوں کے نیز تعلیم گاہوں اور مقامات تفریح عامہ کے استعمال کے متعلق کہ جن کی برقراری اور انتظام اسٹیٹ (حکومت وقت) کی طرف سے یا لوکل فنڈ ڈسٹرکٹ و میونسپل بورڈ سے ہوتا ہو یا جن کو پرائیویٹ اشخاص نے پبلک کے واسطے مخصوص کر دیا ہو مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔

۷۔ ہر باشندۂ ہندوستان کو ہتھیار رکھنے اور لگانے کا حق اُن قواعد و ضوابط کے ماتحت جو اس بارہ میں مقرر کر دئے جائیں حاصل ہوگا۔

۸۔ کسی شخص سے اس کا حق آزادی چھینا نہیں جا سکتا اور نہ اُس کے مکان یا جائداد میں مداخلت کی جا سکتی ہے اور نہ وہ ضبط یا قرق کی جا سکتی ہے سوائے اس کے کہ وہ قانون کے مطابق ہو۔

۹۔ مذہب کے معاملہ میں اسٹیٹ (حکومت وقت) غیر جانبدار رہے گی۔

۱۰۔ حق رائے دہندگی ہر عاقل و بالغ کو حاصل ہوگا۔

۱۱۔ مفت جبری ابتدائی تعلیم کا انتظام اسٹیٹ (حکومت وقت) کی طرف سے ہوگا۔

۱۲۔ اسٹیٹ (حکومت وقت) کی جانب سے کوئی خطاب نہیں ملے گا۔

۱۳۔ ہر باشندۂ ملک کو حق حاصل ہوگا کہ ملک بھر میں جہاں اُس کا جی چاہے سکونت اختیار کرے۔ جائداد حاصل کرے یا کوئی تجارت یا پیشہ وہاں کرے۔ اور اس کے خلاف قانونی کارروائی یا اُس کا قانونی تحفظ ہندوستان کے ہر حصہ میں مساوی ہوگا۔

مزدوری پیشہ اشخاص

۱۔ (الف) مزدوری پیشہ جماعتوں کا اقتصادی نظام اصول انصاف کے مطابق ہوگا۔

(ب) اسٹیٹ (حکومتِ وقت) کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کرتی رہیگی اس طور پر کہ قوانین کے ذریعہ سے نیز اُن کے سوا دوسرے ذرائع سے ان لوگوں کے لئے ایک معقول مزدوری اُن کی صحت کا مناسب انتظام، کام کرنے کے مقررہ گھنٹے اور مناسب انتظام در صورت نزاع مالک کارخانہ اور کام کرنے والوں کے منضبط ہوجائے گا۔ نیز یہ کہ بڑھاپے، بیماری اور بیکاری کی صورت میں ایسے لوگوں کی امداد کس طریقے سے کی جائے گی۔

۲۔ بیگاری اور ایسی مزدوری کہ جو بیگاری کے قریب ہو بالکل بند کردی جائے گی۔

۳۔ مزدور عورتوں کے تحفظ کا خاص خیال رکھا جائے گا۔

۴۔ تعلیمی سن کے بچے کانوں اور کارخانوں میں کام کرنے سے مستثنیٰ ہوں گے۔

۵۔ کسانوں اور دیگر مزدوری پیشہ لوگوں کو پورا حق حاصل ہوگا کہ اپنے حقوق کی حفاظت کے واسطے یونین (انجمنیں) قائم کریں

ادائی ٹیکس اور اخراجات

(۱) طریقہ قبضہ اراضی اور تشخیص مالگذاری و لگان کی اصلاح کردی جائے گی اور زراعتی اراضی کے بار کا ایک منصفانہ انتظام کیا جائے گا جس سے چھوٹے کاشتکاروں کو فوری نفع پہونچے گا۔ بذریعہ معقول تخفیف لگان اور مالگذاری کے جو بالفعل ادا کرتے ہیں اور در صورت غیر نفع بخش کاشتوں کے لگان معاف کردیا جائے گا جب تک کہ اس کی ضرورت سمجھی جائے گی۔ اور ان چھوٹے زمینداروں کے فائدے کا جن کا اس قسم کی معافی یا تخفیف لگان سے نقصان ہوتا ہو خیال رکھا جائے گا اور اسی غرض سے ایک درجہ دار ٹیکس ایک معقول مقررہ رقم سے زیادہ کی آمدنی زراعتی پر قائم کیا جائے گا۔

۲۔ ایک مقررہ رقم سے زیادہ کی جائداد پر ایک تدریجی محصول جانشینی (Death duty) مقرر کیا جائیگا

۳۔ فوجی اخراجات میں بہت بڑی تخفیف عمل میں آئے گی اور وہ موجودہ اخراجات سے تقریباً نصف رکھے جائیں گے

۴۔ سول ڈپارٹمنٹ کے اخراجات اور تنخواہ ملازمین میں بھی معتدبہ تخفیف کی جائے گی۔ اسٹیٹ (حکومت) کا کوئی ملازم سوائے ان لوگوں کے جن کا تقرر بطور اکسپرٹ (ماہر فن) وغیرہ کے کیا جائے ایک مقررہ رقم سے زیادہ تنخواہ نہیں پائے گا اور یہ مقررہ رقم معمولاً پانچ سو روپے ماہوار سے زیادہ نہ ہوگی۔

۵۔ ایسے نمک پر جو ہندوستان میں بنایا جائے کوئی محصول نہیں لگے گا

اقتصادی اور سوشل پروگرام

نمبر۱

اسٹیٹ (حکومت وقت) کی طرف سے دیسی کپڑے کی حفاظت کی جائے گی اور اس غرض سے بیرونی کپڑے اور بیرونی تاگے کے ملک سے اخراج کی پالیسی پر عمل کیا جائے گا اور اس کے علاوہ اور بھی تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں جو ضروری سمجھی جائیں۔ دیسی کپڑے کے علاوہ اور بھی تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں

بقیہ صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیے

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، منصف اور دماغی کام کرنے والے اکثر زکام، نزلہ و کمزوریِ دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان حضرات کے لئے یہ عجیب غریب بے خطا دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھ کر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کیسا ہی پرانا نزلہ و زکام ہو اس کے استعمال سے اس کا قلع قمع ہوجاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجے کی مقویِ دماغ بھی ہے۔ ضعف اعصاب کو بیحد مفید ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اِن مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپ کو دنیا میں اِس سے بہتر دوا نہ مل سکیگی۔ قیمت فی شیشی پانچ تولہ ایک روپیہ چار آنے۔

معجون شباب آور

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کیلئے مشہور دوا ہے

زہریلی اور نشے کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔ تمام ہندوستان میں اِس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کرلیا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی پانچ تولہ پانچ روپیہ۔

نمونے کی شیشی ایک تولہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

TIJARTI DUNYA DELHI.

A Magazine for Manutactureres and Businessmen

صنعت اور تجارت کا ماہوار رسالہ

زیرِ ادارت :-

فیاض حسین (جامعی)　　مختار احمد (جامعی)

Regd. No. L. 2630

Printed and Published by Mukhtar Ahmad at Khwaja Press
Only Title Printed at Calcutta Art Press Delhi.

ترقی کی عملی تدابیر بتانے والا صنعت و تجارت کا ماہوار رسالہ

سالانہ چندہ عہ

قیمت فی پرچہ ۲ر

تجارتی دنیا

جلد ۱ بابت ماہ اگست ۱۹۴۷ء نمبر ۲

صفحہ

جملہ خط و کتابت اس پتہ پر کیجئے۔ منیجر رسالہ تجارتی دنیا۔ قرولباغ۔ نئی دہلی۔

ضروری باتیں

رسالہ ہونہار کا دوبارہ اجرا

رسالہ ہونہار بند نہیں کیا گیا بلکہ نئے انتظامات کے تحت کچھ عرصہ کے لئے اُس کی اشاعت ملتوی کردی گئی ہے۔ انشاءاللہ کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ نہایت شان کے ساتھ شائع کیا جائیگا اس عرصہ میں رسالہ تجارتی دنیا ہونہار کے خریداروں کے پاس پہونچتا رہیگا۔ ہونہار جاری ہونے کے بعد خریدار صاحبان اگر چاہیں تو چندہ ادا کرنے کے بعد تجارتی دنیا جاری کراسکتے ہیں۔

تجارتی دنیا کی مقبولیت

تجارتی دنیا کی پسندیدگی کے متعلق بہت سے خطوط دفتر میں موصول ہوچکے ہیں۔ اخبارات اور رسائل نہایت اچھے اور ہمت افزا ریویو کر رہے ہیں۔ ہمیں نہایت خوشی ہے کہ پبلک نے اس کو پسند کیا۔

تجارتی دنیا کا مقصد

تجارتی دنیا کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی مصنوعات کو ترقی دیجائے۔ اشیاء بنانے والے کارخانوں کی ہمت افزائی کی جائے اور اُن کو مال کی نکاسی کے متعلق مفید مشورے دئے جائیں۔ بیرون ہندوستان کی نئی نئی چیزوں سے ملک کو روشناس کرایا جائے۔ ملک کے نوجوانوں میں صنعت اور تجارت کا شوق پیدا کیا جائے مختصر طور پر سمجھ لیجئے کہ ہم ہندوستان کو جاپان کی طرح ایک صنعتی اور تجارتی ملک دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ ہمارے کروڑوں بے روزگار اور فاقہ کش بھائی کام سے لگ جائیں اور سب کو پیٹ بھر کر روٹی نصیب ہو۔ اور دوسرے آزاد ممالک کے سامنے ہم بھی فخر اور وقار کے ساتھ اپنا سر بلند کرسکیں۔

صنعت و حرفت کے اسکول

لوگوں کا عام طور پر یہ خیال ہے کہ موجودہ سرکاری مدرسے ہماری ضرورتوں کو پورا نہیں کرسکتے۔ ایک اچھی گورنمنٹ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ رعایا کی آسائش اور اُس کی دقتوں کا خیال رکھے۔ اس وقت ملک کو صنعتی اور تجارتی اسکولوں کی ضرورت ہے۔ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ ملک کی بے روزگاری اور مفلسی کو دور کرنے کے لئے رعایا کی خواہش کے مطابق صنعتی تعلیم عام کردے اس کے لئے اعلیٰ پیمانے پر مدرسے اور کالج کھولے۔ دولتمند اور مخیر حضرات آگے بڑھیں اور اس کام کے لئے دل کھول کر چندہ دیں۔ کہ اب اسی قسم کے اسکول اور کالج کھلنا نہایت ضروری ہیں اور اسی میں قوم کی زندگی کا راز پنہاں ہے۔ موجودہ طرز کے اسکول سوائے اس کے کہ بے روزگاری میں اضافہ کریں اور تعلیم پانے کے بعد والدین کے لئے بوجھ ثابت ہوں اور کوئی خاص فائدہ نہیں ہے اس لئے کہ اب نوکری ملنا آسان بات نہیں ہے۔

"ایڈیٹر"

تاجروں کیلئے ہدایتیں

(سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون صاحب ایم ایل اے۔ کراچی کے ارشادات)

دیانت داری

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ دکاندار ایمانداری کو اپنا اصل الاصول بنائے وہ لین دین کا سچا ہو۔ زبان کا پکا ہو اور جو وعدہ کرے اُس کے بروقت ایفا کا خاص خیال رکھے۔

حسن اخلاق

دکاندار کے لئے دوسری ضروری بات یہ ہے کہ وہ بیحد خوش اخلاق ہو۔ تمام گاہکوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے کہ جو شخص ایک مرتبہ اُس سے سودا خریدے اُس کے اچھے برتاؤ کی وجہ سے ہمیشہ اُس کی طرف کھنچا آئے۔ اگر کوئی خریدار دکان میں سے دس چیزیں دیکھتا ہے اور ناپسندیدگی کی بنا پر کوئی چیز خریدے بغیر چلا جاتا ہے تو دکاندار کو چاہیئے کہ خندہ پیشانی کے ساتھ اسے رخصت کرے۔ یہ نہ ہو کہ کوئی شے نہ خریدنے کی وجہ سے اُس کے ساتھ ترش روئی سے پیش آئے۔ دکاندار کا کام محض یہ ہے کہ گاہک کو چیزیں دکھائے۔ ان کا پسند کرنا اور لینا گاہک پر موقوف ہے چیزیں دکھاتے ہی یہ ضروری نہیں ہو جاتا کہ دیکھنے والا کچھ نہ کچھ خریدنے پر مجبور رہو۔ ہر گاہک کے ساتھ ہر حال میں اچھا برتاؤ کیا جائے خواہ وہ کچھ خریدے یا نہ خریدے۔ گاہکوں کو اپنی دکان سے مستقل طور پر وابستہ کرنے کی یہی صورت ہے۔ جو شخص آج دس چیزیں دیکھتا ہے اور کوئی چیز نہیں خریدتا لیکن خوش خوش چلا جاتا ہے وہ کل مستقل خریدار بن سکتا ہے اس لئے کسی بُرے برتاؤ سے اُسے کبھی ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔

محنت و جفاکشی

تیسری ضروری بات یہ ہے کہ دکاندار محنتی اور جفاکش ہو۔ وہ علی الصبح اٹھے اور ضروریات سے فارغ ہو کر دکان پر بیٹھے۔ دن بھر کام میں مصروف رہے۔ اور جب تک بازار میں گاہکوں کی آمد و رفت جاری رہے اور جب تک دکان پر لوگوں کی آمد کا امکان باقی رہے اس وقت تک اُسے بند نہ کرے۔ مثلاً مٹھائی، پان، سگرٹ دودھ وغیرہ کی دکانیں رات کے بارہ بارہ بجے تک کھلی رہتی ہیں۔ اس جفاکشی اور محنت کا تعین دکان کی حیثیت و نوعیت اور گاہکوں کی بنا پر بآسانی کیا جا سکتا ہے۔

تجارتی معلومات

چوتھی ضروری بات یہ ہے کہ تجارت شروع کرنے سے پہلے اچھی طرح غور و فکر کر لینا چاہیئے اور اچھی طرح سوچ لینا چاہیئے کہ کون سا کام شروع کیا جائے۔ اور کس چیز کی دکان لگائی جائے۔ جس چیز کی دکان شروع کی جائے اس کے متعلق پورے طور پر تحقیق کر لینا چاہیئے کہ وہ کہاں کہاں ملتی ہے۔ کہاں کہاں پیدا ہوتی ہے

کس کس جگہ سے ارزاں نرخ پر مل سکتی ہے۔ منڈی سے اُسے دکان تک لانے میں کیا خرچ ہوگا۔ اس کے بعد بازار میں کس نرخ پر فروخت ہو سکے گی۔ اس بازار میں اس چیز کی دوسری دکانوں پر کیا قیمت ہے۔ اس چیز کی کھپت کیسی ہے۔ گاہک کتنے ہیں اور کیسے ہیں؟ غرض اس باب میں تمام امور کی پورے طور پر تحقیق کرلینے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد نفع نقصان کے امکانات کو سوچ کر دکان کھولنی چاہیئے۔

امید منفعت

پانچویں ضروری بات یہ ہے کہ تجارت شروع کرنے یا دکان کھولنے کے ساتھ ہی یہ امید نہیں باندھ لینی چاہیئے کہ فوراً بہت نفع ہوگا اور گرانقدر دولت مل جائے گی یا دوسری قوموں کے ان پیشہ ور تاجروں کے پایہ پر پہونچنا نصیب ہو جائے گا جو پشت ہا پشت سے یہی کام کرتے چلے آرہے ہیں۔ البتہ محنت اور جفاکشی کے بعد یہ امید ضروری رکھنا چاہیئے کہ دکاندار اپنا اور اپنے قبیلے کا گذر آرام کے ساتھ کر سکے گا۔ اور اگر یہ محنت اور جفاکشی جاری رہے گی۔ نیز خرچ آمدنی سے کم رکھا جائے گا تو بتدریج حالت بہتر ہوتی جائے گی۔

سرمایہ لگانے کا طریقہ

چھٹی ضروری بات یہ ہے کہ دکان کھولنے والے کے پاس جس قدر سرمایہ ہو اُسے شروع میں ہی سارے کا سارا نہیں لگا دینا چاہیئے بلکہ پہلے اس سرمایہ کا ایک حصہ مثلاً پانچواں یا آٹھواں حصہ لگانا چاہیئے۔ اور جوں جوں فائدہ ہوتا نظر آئے بقیہ سرمایہ بتدریج لگاتے جانا چاہیئے۔ سارا سرمایہ ایک دم لگا دینے سے بصورت نقصان تباہی یقینی ہوگی۔

تجارت کے ابتدائی سال

ساتویں ضروری بات یہ ہے کہ شروع میں ایک دو برس ہر دکاندار کو محض یہ خیال ہونا چاہیئے کہ جس طرح کالجوں اور اسکولوں میں بچے تعلیم پاتے ہیں اسی طرح میں تجارت سیکھ رہا ہوں اور یہی بات یہ ہے کہ حقیقی تاجر عمر بھر اپنے آپ کو طالب علم ہی سمجھتے رہتے ہیں مجھے تجارت کرتے ستائیس سال گذر چکے ہیں اور خدا کے فضل وکرم سے میرا چینی کا کاروبار بہت وسیع ہے لیکن اب تک میں اپنے آپ کو محض ایک طالب علم ہی سمجھتا ہوں اور جس طرح کالج اور اسکول کا اچھا طالب علم ایک ایک بات معلوم کرنے کے لئے مضطرب رہتا ہے۔ اسی طرح میں بھی مضطرب رہتا ہوں۔

حساب مکمل رکھنا چاہیئے

آٹھویں ضروری بات یہ ہے جو میرے نزدیک مسلمانوں کو خاص طور پر ضروری رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ بہی کھاتہ مکمل رہے۔ حساب باقاعدہ رکھا جائے دکان میں جس قدر چیزیں آئیں، جس قدر چیزیں بکیں جتنا روپیہ خرچ ہو۔ جتنی رقم آئے اس کا روزانہ باقاعدہ اندراج ہونا چاہیئے۔ نئے دکانداروں کا فرض ہے کہ وہ ابتدا ہی سے ہر ایک بات کا باقاعدہ حساب رکھیں کہ دکان میں ان کا کتنا سرمایہ لگا۔ انھوں نے کتنا کمایا اور کتنا کھویا۔

دکانداروں سے میل جول

نویں ضروری بات یہ ہے کہ

ہر دکاندار اپنے اطراف کے دکانداروں سے اچھا میل جول پیدا کرے اور اپنے تعلقات بڑھاتا رہے۔ اُن سے مفید معلومات حاصل کرے اور اُن کی صحبت سے فائدہ اٹھائے۔

اُدھار سے پرہیز کرو

دسویں ضروری بات یہ ہے کہ جس حد تک ممکن ہو لوگوں کو مال ادھار نہ دیا جائے اور خود بھی ادھار مال لینے کی کوشش نہیں کرنا چاہئیے۔ جو مال کاروبار کے چل چلاؤ کے دوران میں ادھار آئے اُس کی قیمت ٹھیک وعدے کے مطابق ادا کرنی چاہئیے۔ اِس سے دکان کی ساکھ بڑھتی ہے اور اُس کے وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔

مال اچھا رکھو

گیارہویں ضروری بات یہ ہے کہ مال کا اسٹینڈرڈ بہرحال قائم رہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بعض تاجر ابتدا میں مال اچھا رکھتے ہیں۔ جب ذرا بکری شروع ہوتی ہے اور دکان چل نکلتی ہے اور منافع ہونے لگتا ہے تو پھر وہ مال کی اچھائی کا زیادہ خیال نہیں رکھتے۔ یہ طریق عمل دکان کے استقلال کے لئے مضر ہوتا ہے۔ مال بہرحال اچھا رکھنا چاہئیے اور زیادہ منافع کی غرض میں کارروائی کی مستقل حیثیت کو نقصان پہونچانا بالکل نامناسب ہے۔

خرچ کم کرو

بارہویں ضروری بات یہ ہے کہ ہر تاجر کی آمدنی اُس کے خرچ سے زیادہ ہو۔ میرے خیال میں مسلمان تاجروں اور دکانداروں کو اپنا زیادہ سے زیادہ خرچ پوری آمدنی سے نصف رکھنا چاہئیے اور نصف بچانا چاہئیے۔ خرچ پر کنٹرول رکھنا بے انتہا ضروری ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ پیسہ کمانا کوئی بڑی چیز نہیں بلکہ پیسہ خرچ کرنا اور سنبھالنا بڑی چیز ہے اسی میں انسان کی قابلیت اور کمال ظاہر ہوتا ہے۔

کم سرمایہ سے زرخیز کاروبار

(از سید ظہور احمد صاحب وحشی۔ ایڈیٹر۔ روزگار دہلی)

لوگ ہمیشہ اِس جستجو میں رہتے ہیں کہ کس چیز کی تجارت کریں اور کون سا کام اختیار کریں جو ان کے لئے منفعت بخش ثابت ہو۔ درحقیقت یہ ان کی ناتجربہ کاری اور ناواقفیت ہے کہ اس قسم کے خیالات میں اپنا وقت برباد کرتے ہیں۔

آپ دنیا کی کسی تجارتی چیز پر غور کیجئے۔ مثلاً کپڑا، چاول لکڑی۔ یہ تجارت کی چیزیں ہیں۔ ہزاروں کپڑے کے تاجر ہیں جو کوٹھیوں میں رہتے ہیں اور موٹروں میں اُڑے پھرتے ہیں۔ لاکھوں کپڑے کے تاجر ہیں جن کو دو وقت خاطر خواہ غذا بھی میسر نہیں آتی۔ یہی حال لکڑی اور چاول کا ہے کہ ان چیزوں کے بعض تاجر خوش حال ہیں اور بعض ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہیں۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کامیابی کے لئے کسی

خاص قسم کا مال درکار نہیں بلکہ کوئی اور ہی چیز ہے جو تجارت کو کامیاب بناتی ہے۔ ہم نے اپنی کتابوں میں ان باتوں پر پوری بحث کی ہے۔ اس جگہ ہم صرف ایک بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور وہ "محنت" ہے تجارت کے بے جان قالب میں جن چیزوں سے جان پیدا ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک محنت بھی ہے۔ اگر آپ محنت کے لئے آمادہ ہوجائیں تو جس چیز کی تجارت اختیار کریں گے اس میں کامیابی ہوگی۔ تجارت دو چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ ایک محنت۔ دوسرے روپیہ یعنی سرمایہ۔ جب سرمائے کی کمی ہو تو لازم ہے کہ محنت کی زیادتی سے اُس کمی کو پورا کیا جائے۔

ایک معمولی کام میں اگر محنت کی جائے اور سلیقہ سے کام لیا جائے تو اس میں خاطرخواہ فائدہ ہو سکتا ہے ہندوستان میں صدہا مثالیں موجود ہیں کہ لوگوں نے ایک ادنیٰ چیز کی تجارت شروع کی اور اس سے لاکھوں روپئے کمائے۔ اگر آپ اس طرح کا کوئی کام شروع کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو ایک آسان نسخہ اور آسان تدبیر بتاتا ہوں۔

دہلی، بمبئی یا کلکتہ سے نفیس لیبل چھپوا لیجئے اور چھوٹی چھوٹی شیشیاں منگوا لیجئے۔ یہ گولیاں ان شیشیوں میں بھر کر اور لیبل لگا کر فروخت کیجئے۔ ایجنٹ مقرر کیجئے۔ اشتہار دیجئے اور کامیابی کے تمام ذرائع اختیار کیجئے۔ اگر ایک سال تک آپ اس سرمایہ کے منافع میں سے کچھ نہ لیں گے تو ہزارہا روپیہ پیدا کرلیں گے یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہیں۔ دل و دماغ کے لئے مفرح اور مقوی ہیں۔ نزلہ میں مفید ہیں۔ نزلہ پیدا ہونے کو روکتی ہیں۔ نمونیہ اور سردی کے اثر سے محفوظ رکھتی ہیں۔ تبخیر نہیں ہونے دیتیں۔ مقوی معدہ ہیں۔ ایک مرتبہ میں تین گولیاں کھائی جاسکتی ہیں۔

چند سال ہوئے ایک شخص نے ان گولیوں کی بدولت ہزارہا روپیہ پیدا کیا۔ وہ ایک روپئے کی تین شیشیاں فروخت کرتا تھا۔ ایک شیشی میں دو سو گولیاں ہوتی تھیں۔ ایک گولی مسور کے دانے سے ذرا چھوٹی ہوتی تھی۔ آپ بھی اُس کی تقلید کیجئے پہلے گولیاں تیار کرکے اپنے شہر میں فروخت کیجئے جب کچھ سرمایہ ہوجائے تو اخبارات ورسائل میں اشتہار دیجئے۔ ان گولیوں کے اور بھی فوائد ہیں مثلاً شیرخوار بچوں کو پسلی کا جو عارضہ ہوجاتا ہے اس میں بھی مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ایک دو گولیوں کا منہ میں ڈال لینا منہ کو خوشبودار بنا تا ہے۔ غذا کو ہضم کرتا ہے۔ جب آپ تجربہ کریں گے تو اور بھی فوائد ظاہر ہوں گے۔ نسخہ یہ ہے:۔

رب السوس - ٦ تولہ - لونگ - الائچی خورد کے دانے کباب چینی - جاوتری - جائفل - زعفران اصلی - پانڑی کلیجن - کبابہ خندان - ناگرموتھا - برادہ صندل سفید بالچھڑ - پیپرمنٹ - کپور - کچری ہر ایک ایک ماشے - مشک خالص چار رتی - سب دواؤں کو کوٹ پیس کر تیز وق کیوڑے کے عرق میں کھرل کریں اور گولیاں بنائیں مشک وزعفران کو علیحدہ علیحدہ کھرل کرکے ملانا چاہئے۔ طاعون اور تمام وبائی امراض کے زمانہ میں ان گولیوں کا استعمال نہایت مفید ہے اور حفظ ماتقدم کے لئے نہایت مناسب ہے

ایک امریکن دولتمند کے تجربات

کچھ عرصہ ہوا ایک بہت بڑا آدمی امریکہ میں گذرا ہے - یہ شخص اپنی عقل خدا داد کی بدولت حالت گمنامی سے امارت اور ناموری کی معراج کو پہونچا - یہ سب اُس کی عقلمندی - محنت کشی اور نیک چلنی کا نتیجہ تھا - اُس نے ایک کتاب "بیچارہ رچرڈ" میں دولت کمانے کی چند نہایت عمدہ ہدایتیں بنام شاہراہ دولت لکھی تھیں ان ہدایتوں اور اس کتاب کی اتنی قدردانی ہوئی کہ جس کا کچھ اندازہ نہیں اور صدہا زبانوں میں اُس کے ترجمے چھپے - فرزانۂ روزگار فرینکلن یہ ہدایتیں اُن لوگوں کو کرتا ہے جو ایک زمینی نیلام دیکھنے کو آئے تھے اور آج کل کی طرح ٹیکسوں کی بھرمار کی شکایت کر رہے تھے - وہ لکھتا ہے :-

"ناظرین! کل کا ذکر ہے کہ چلتے چلتے میں نے اپنے گھوڑے کو ایک جگہ جہاں نیلام ہو رہا تھا کھڑا کیا - ابھی نیلام شروع نہ ہوا تھا اور لوگ زمانہ کی برائی کا تذکرہ کر رہے تھے - اُن میں سے ایک نے ایک سفید ریش مقبول صورت پیرمرد کو اپنے پاس بلا کر کہا - بابا ابراہیم کہو تو سہی کہ اس زمانے کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا یہ بھاری ٹیکس ملک کو تباہ نہ کر دیگا اتنا بھاری ٹیکس ہم کس طرح ادا کر سکتے ہیں - بابا ہم کو اس بارہ میں کچھ نصیحت کرو - بوڑھا ابراہیم کھڑا ہو کر کہنے لگا - اگر تم کو میری نصیحت سننے کا شوق ہے تو سنو!

دوستو! بیشک ٹیکس بھاری ہے اور ہم ان کو ادا نہیں کر سکتے لیکن گورنمنٹی ٹیکس کے علاوہ ہم پر اور ٹیکس بھی ہیں جو بہت تکلیف دیتے ہیں - ہماری سستی ہم پر دوگنا ٹیکس لگاتی ہے اور غرور تگنا اور بیوقوفی چوگنا - کمشنر اپنے ٹیکس میں تخفیف کر دیں تو کر دیں مگر ہمیں ان ٹیکسوں سے رہا نہیں کر سکتے - اگر گورنمنٹ تین گھنٹے ہم کو بیگار میں پکڑے تو ہم کہیں گے کہ گورنمنٹ بڑی ظالم ہے - لیکن سستی ہمارا سارا دن ضائع کر دیتی ہے اور ہم اُس سے بھاگنے کی کوشش نہیں کرتے - یاد رکھو جو کنجی استعمال میں آتی ہے وہ بہت چمکدار رہتی ہے - اگر تم زندگی کو پیار کرتے ہو تو کبھی فارغ مت رہو - زندگی کیا ہے صرف وقت اگر ہم وقت ضائع کرتے ہیں تو گویا زندگی کو ضائع کرتے ہیں - افسوس ہم کیسے ضروری وقت کو بے فائدہ سونے میں کھو دیتے ہیں - اگر ۲۴ گھنٹے میں ہم ۸ گھنٹے بھی سوتے ہیں تو تہائی زندگی محض بیکار جاتی ہے اگر ۶۰ برس زندہ رہے تو ۲۰ برس یعنی تہائی زندگی سونے میں گذری - مگر سونے سے ہم کچھ کما نہیں سکتے یاد رکھو سوتی لومڑی کوئی شکار نہیں پکڑتی - پس اگر ہم

خوش حال ہونا چاہتے ہیں تو چاہیئے کہ وقت کو درست طور پر استعمال کریں۔ محنتی آدمی کو کچھ خطرہ نہیں۔ جو شخص صرف امید پر رہتا ہے اور ہاتھ سے کچھ نہیں کرتا وہ فاقے کی موت مرتا ہے لیکن محنتی آدمی کی دہلیز تک تو بھوک اور محتاجی آسکتی ہیں مگر اندر گھسنے کی انھیں مجال نہیں۔ ذہین اور سرمایہ کسی کام کا نہیں اگر ہم محنت کرکے ان سے فائدہ حاصل نہیں کرسکتے۔ آج کا کام کل پر مت چھوڑو کیونکہ کل کا اپنا کام بھی ہوگا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تم اور تمہارے متعلقین آرام سے رہیں تو ضرور کام کرنا چاہیئے۔ جہاں تک ہوسکے ہوشیاری سے کام کو جمٹ جاؤ اور پھر دیکھو کہ کیا کیا غیر متوقع اور بھاری نتائج ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہمیشہ گھستے رہنے سے لوہا اور پتھر ٹوٹ جاتے ہیں۔ چوہا ہمت سے جالی کاٹ ڈالتا ہے۔ شاید بعض آدمی یہ کہتے ہوں کہ کیا کبھی آرام نہ کرنا چاہیئے۔ دوستو آرام کرو۔ مگر آرام کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ وقت خواہ مخواہ ضائع کیا جائے۔ یاد رکھو اگر وقت ٹھیک طور پر استعمال کروگے تو سب کام جلد ختم کرلوگے۔ چونکہ ایک منٹ کا بھی اعتبار نہیں اس لئے وقت کبھی ضائع نہ کرنا چاہیئے اگر تم غور کے ساتھ کام کرکے فرصت پاؤگے تو تمھیں اور مفید کام کرنے کے لئے بہت سا وقت مل جائے گا۔ محنتی آدمی کو فرصت مل جاتی ہے لیکن سست کو کبھی فرصت نہیں ہوتی۔

ایسے بھی لوگ ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ وہ ذہین ہیں انھیں محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے مگر یہ ان کی غلطی ہے۔ بغیر محنت کے ذہن کسی کام نہیں آتا۔ محنت سے آرام، عزت اور دولت ملتی ہے اگر تم آرام سے گریز کرو تو آرام خود تمہارے پیچھے آئیگا لیکن محنتی ہونے کے ساتھ ہی تم کو ثابت قدم بھی ہونا چاہیئے۔ ہر کام کی خود نگرانی کرنی چاہیئے۔ دوسروں پر زیادہ بھروسہ نہ کرنا چاہیئے۔ میں نے آج تک کوئی ایسا درخت جو بار بار جابجا منتقل کیا گیا ہو اور کوئی ایسا کنبہ جو جابجا نقل مکان کرتا پھرے ایسا سرسبز شاداب نہیں دیکھا جیسا کہ وہ ہوتے ہیں جو ایک جا پر مستقل قائم رہتے ہیں۔

دوستو اگر تم اپنی محنت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو کمانے اور بچانے کی فکر کرو۔ اگر تم کفایت شعاری کو اپنا شعار بنالو تو تمھیں زمانہ کی برائی اور بھاری ٹیکسیں اور خاندانی اخراجات کی شکایت نہ رہے گی۔ تم خیال کرتے ہوگے کہ کبھی کبھی چائے پینے سے یا کبھی عمدہ کپڑے پہن لینے سے کچھ فضول خرچی نہیں ہوتی لیکن یاد رکھو کہ یہ تھوڑے تھوڑے اخراجات ہر سال کے اخیر میں بہت بڑے ہوجاتے ہیں۔ بیوقوف ضیافت دیتے ہیں اور دانا کھاتے ہیں تم خیال کرتے ہوگے کہ یہ چینی اور شیشے کے برتن اسباب خانہ داری ہیں لیکن اصل میں روپیہ ضائع کرنیوالی چیزیں ہیں۔

اخیر میں بوڑھے آدمی نے کہا کہ تبلانا ہمارا کام ہے، اور عمل کرنا تمھارا کام۔ بوڑھے نے کلام ختم کیا تو لوگوں نے اس پر پسندیدگی کا اظہار کیا لیکن فوراً ہی اس کے برعکس عمل کرنا شروع کیا گویا کبھی کچھ سنا ہی نہ تھا۔ نیلام کنندہ نے اسباب نیلام کرنا شروع کیا اور وہ سب فضول خرچی سے بڑھ بڑھ کے بولیاں بولنے لگے۔

ہر سال ہندوستان کا چھ کروڑ روپیہ کیسے طرح بچایا جا سکتا ہے

صنعت ادویہ سازی کو فروغ دینے کی ضرورت

حال ہی میں بمبئی میں دی کیمیکل انڈسٹریل اینڈ فارمو
سیوٹیکل لیبوریٹریز کے نام سے جدید مغربی طرز پر ادویہ سازی
کے ایک شاندار کارخانے کا افتتاح ہوا ہے۔ اس موقع پر
"سیپلا" کے منیجنگ ڈائرکٹر خواجہ عبدالحمید صاحب ایم اے پی ایچ
ڈی نے جو تقریر کی ہے اس کے بعض حصے ہم ذیل میں درج
کرتے ہیں۔

اس تقریر میں خواجہ صاحب موصوف نے ہندوستان
میں صنعت ادویہ سازی کی ضرورت، اس کی ترقی کے وسیع
امکانات، اس کی راہ کی مشکلات اور انہیں دور کرنے کے
طریقوں پر بہت مفید اور پر از معلومات بحث کی ہے۔

ہندوستان سے ہر سال تقریباً چھ کروڑ روپیہ ادویہ
و ٹائلٹ کے سامان کے لئے غیر ممالک کو جاتا ہے اس روپے
کو روکنا اور جدید طریقوں پر ادویہ سازی کا کام شروع کرنا
و نیز یونانی و آیورویدک ادویہ کی تحقیقات کر کے انہیں
جدید طرز پر لانا ملک کی زبردست خدمت ہے۔ سیپلا کا
وجود ایسی خدمت کے لئے ہے لہذا اس سے ہر محب وطن
اور سودیشی کے حامی کو دلچسپی ہونی چاہئے۔

ہندوستان میں کیمیکل و فارماسیوٹیکل صنعت

ہندوستان میں کیمیاوی ادویہ سازی کی صنعت ہنوز
اپنے عہد طفلی میں ہے۔ اب سے بیس سال قبل بنگال
کیمیکل ورکس بنگال، امیونٹی کمپنی اور المبک کیمیکل ورکس
جیسی چند کمپنیاں جو بہت چھوٹے پیمانے پر جاری ہوئی تھیں
انہوں نے اچھی خاصی ترقی کی ہے اور اس صنعت کو فروغ
دینے میں یہ کمپنیاں نمایاں خدمت انجام دے رہی ہیں۔ مگر
ہمارا ملک جو اتنا بڑا ہے جتنا روس کے کم کر دینے کے بعد براعظم
یورپ رہ جاتا ہے۔ اس کی وسعت کے پیش نظر موجودہ
چند کمپنیوں کی مثال ایسی ہے جیسے سمندر میں قطرے کی
اگر ہم ہندوستان میں درآمد ہونے والی اشیاء پر ایک سرسری
نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ کیمیاوی اشیاء، ادویات،
بناؤ سنگھار کے سامان اور عطریات وغیرہ پر ہر سال ہندوستان
کا چھ کروڑ روپیہ غیر ممالک میں چلا جاتا ہے۔ اس واقعہ سے
صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ملک کے موجودہ کیمیکل ورکس
اور فارماسیوٹیکل کارخانے ہندوستان جیسے وسیع ملک،
جس کی آبادی دنیا کی کل آبادی کا $\frac{1}{5}$ ہے ضروریات پوری
کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ علاوہ اس عظیم الشان منافع
کے جو کیمیکل اور فارماسیوٹیکل کارخانے اپنے حصہ داروں
کو پہنچاتے ہیں ایسی صنعتیں ملک کی مادی اور اقتصادی
ترقی میں بھی نمایاں حصہ لیتی ہیں۔ دنیا کی کوئی قوم اس وقت
ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ اور شعبوں میں اس کی ترقی
کے ساتھ ساتھ کیمیاوی صنعتیں بھی ترقی نہ کریں کیونکہ یہی
صنعتیں ملک کی اور تمام صنعتوں کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا کام
دیتی ہیں۔

ہندوستان میں مختلف قسم کی اشیائے خام پیدا ہوتی ہیں
جو دنیا کے تقریباً ہر ملک میں بطور اشیائے خام کے بھیجی
جاتی ہیں اور وہاں سے ان کی مصنوعات تیار ہو کر لوٹتی ہیں
اور بہت بڑی قیمت ادا کر کے ہندوستانی پھر انہیں چیزوں
کو خریدتے ہیں۔ یہ امر واقعی افسوسناک ہے کہ ہمارے ملک کے
سرمایہ داروں نے اب تک کیمیاوی صنعتوں کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا ہے

ہندوستان ابھی صدیوں پیچھے ہے

یورپ میں سائنٹفک علم اور اس کے ساتھ کیمیاوی اور دوسری متعلقہ صنعتیں اس قدر ترقی کر چکی ہیں کہ یوروپین ممالک کے مقابلے میں ہندوستان ابھی ایک یا دو صدیاں پیچھے کہا جا سکتا ہے۔ سائنٹفک تحقیقات معمولی آدمی کی سمجھ میں نہ آئے مگر وہ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے وقت کی تہذیب میں کیمسٹری کی وجہ سے کتنی زبردست تبدیلیاں اور کیسے کیسے اہم تغیرات آئے دن پیش آتے ہیں۔ سیاہ پوڈر کی جگہ اب دھواں دینے والا پاؤڈر اور ڈائنامیٹ استعمال ہو رہا ہے۔ سالٹ پیٹر سے تیار ہونے والے نائٹرک ایسڈ کا مقابلہ وہ نائٹرک ایسڈ کر رہا ہے جو ہوا اور پانی سے حاصل کیا جاتا ہے۔ مصنوعی انیلائن ڈائز (رنگ) کے مقابلے میں نیل فروخت نہیں ہونے پاتی۔ کیمیا سازوں کے معمل میں تیار ہونیوالے جواہرات قدرتی جواہرات کی قیمتیں گھٹا رہے ہیں اور مصنوعی ریشم کا مقابلہ اصلی ریشم سے ہو رہا ہے۔ ان حالات کا جو ملک ساتھ نہیں دے سکتا اس کے لئے سوائے تباہی کے اور کوئی چارہ کار نہیں

سائنس دانوں کے کام پر بڑی حد تک ملک کی محنت اور صنعت و حرفت کے مسائل کا حل بھی موقوف ہے جن پر قوم کی مادی اور اخلاقی ترقی کا انحصار ہے۔ صنعتی شعبے میں ترقی کا انحصار بڑی حد تک سائنس اور سرمایہ کے اشتراک عمل پر موقوف ہے جس کے بغیر کوئی صنعت ترقی نہیں کر سکتی ہندوستان میں بدقسمتی سے یہ اشتراک عمل آسانی حل نہیں ہوتا۔ ہمارے ملک کی صنعتی ترقی میں کافی دلچسپی نہ لینے پر صرف حکومت ہی کو الزام لگانا کافی نہیں ہے خود ہماری قوم میں ایسی صنعتوں کی طرف سے جو غفلت پائی جاتی ہے اس کا حکومت علاج نہیں کر سکتی۔ کیمیاوی صنعتوں کی طرف سے اپنی غفلت کو ہم خود اپنی کوشش سے دور کر سکتے ہیں اور اس طرح ہندوستان کی صنعتی ترقی کی بنیاد رکھ سکتے ہیں جو میری رائے میں ابھی شروع نہیں ہوئی۔

ہم نے کیمیاوی صنعتوں کی طرف سے تغافل کیوں برتا۔ اس کے اسباب اگر اختصار کے ساتھ بحث کروں تو غیر موزوں نہ ہوگا۔ اس چیز کا اولین اور اہم ترین سبب ہمارے ملک میں معقول سائنٹفک اور ٹیکنیکل تعلیم کا انتظام نہ ہونا ہے۔ یورپ میں جو سائنٹفک فضا پیدا ہو چکی ہے اس کا سوسائٹی کے ہر طبقے پر اتنا کافی اثر ہے کہ وہاں اوسط درجے کا آدمی اس بات کو آسانی سمجھ سکتا ہے کہ کیمیاوی صنعتوں سے کیا مراد ہے اور ملک کی صنعت و حرفت میں اس کی کتنی اہمیت ہے۔ جن کے پاس روپیہ ہے وہ کوئی بیمہ کمپنی۔ کوئی کپڑے بنانے کا مل یا اسی قسم کی اور کمپنیاں کھولنے پر جن سے وہ مانوس ہیں فوراً آمادہ ہو جاتے ہیں۔ مگر جب انھیں لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ الکالیز پیروکسائڈ اور کولتار کی چیزیں بنانے کے کارخانے کھولنے چاہئیں تو وہ ان تجاویز پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کیونکہ انھوں نے ان چیزوں کے کبھی نام بھی نہیں سنے۔ کیمیاوی صنعت کی فارماسیوٹیکل شق کی طرف آیئے تو وہاں بھی یہی دشواری درپیش ہے ہندوستان میں آنے والی پیٹنٹ ادویہ اور فارموسیوٹیکل پروڈکٹس کی مقدار اتنی زیادہ ہے کہ ایک دو نہیں بلکہ صدہا ایسے کارخانوں کی ضرورت ہے جب جا کر کہیں پبلک کی ان اشیا کی ضرورت پوری ہو سکے گی۔ ایسے کارخانے نہ ہونے کی وجہ بھی وہی فارماسیوٹیکل اور کیمیکل تعلیم کا فقدان ہے۔

آیورویدک اور یونانی ادویہ

ہندوستان میں ہمیں ایک اور چیز حاصل ہے جو دنیا بھر میں کسی اور جگہ نہیں ہے۔ یہ ہمارے ہاں کا آیورویدک اور یونانی علاج کا طریقہ ہے۔ اس طریقے کی بنیاد ہندوستان میں پیدا ہونے والی جڑی بوٹیوں اور ادویہ کے متعلق

صدیوں کے علم اور تجربے پر ہے۔ یونانی اور آیورویدک طریقۂ علاج کے خلاف سائنس خواہ کچھ کہے یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ اس طریقہ میں صدہا امراض کے حیرت انگیز علاج موجود ہیں۔ یونانی طریقۂ علاج میں جن ادویہ کا استعمال کیا جاتا ہے ان کی اگر سائنٹفک تحقیقات کی جاسکے اور انھیں مغربی طریقوں سے تیار کرکے اسٹنڈرڈ ڈرائز کیا جاسکے یعنی ایک مقررہ معیار پر لایا جائے تو یہ ہندوستان کی فارماسیوٹیکل صنعت میں بڑی زبردست ترقی ہوگی اور اس سے پبلک کو اور جو لوگ اس قسم کا کام کریں اُن کو بھی غیر معمولی فائدہ پہونچے گا۔

ہندوستانی ادویہ اور جڑی بوٹیوں کی تحقیقات ہماری لیبوریٹری کی مختلف خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہوگی اور ہمیں امید ہے کہ زیادہ وقت گذرنے سے پہلے ہم اپنے تجربات کے نتائج آپ کے سامنے پیش کرسکیں گے

حکومت کا طرزِ عمل

ہندوستان کی فارماسیوٹیکل صنعتوں کا قدم جن اسباب کی بنا پر پیچھے ہے اُن کی طرف آتے ہوئے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس کا دوسرا بڑا سبب یہ ہے کہ جب ایسی صنعتیں شروع ہوتی ہیں تو اُن کے ساتھ حکومت کا طرزِ عمل غیر ہمدردانہ رہتا ہے۔ ایسے کارخانوں کے لئے جس قسم کی مشنری کی ضرورت ہے وہ ہندوستان میں تیار نہیں ہوتی۔ حکومت کے محصول سے مشنری پر جو خرچ آتا ہے اُس میں بیس سے لے کر تیس فیصدی کا اضافہ ہوجاتا ہے۔ دنیا کے ہر ملک کا یہ دستور ہے۔ ایسی چیزوں پر جن کی ملک کی صنعتی ترقی کے لئے ضرورت ہوتی ہے اور جو ملک میں تیار نہیں ہوتیں اُن کی درآمد پر کوئی قسم کا محصول نہیں لیا جاتا۔

ایکسائز ڈپارٹمنٹ کی طرف سے مشکلات

ہماری راہ میں دوسری مشکل یہ ہے کہ ایکسائز ڈپارٹمنٹ الکحل کے استعمال پر بہت سی پابندیاں عائد کرتا ہے اور الکحل پر بہت بھاری محصول بھی لگایا گیا ہے۔ اس سلسلے میں آپ صاحبان کی توجہ اس قیمتی یادداشت کی طرف منعطف کراؤنگا جو ایک کیمیکل ورکس کے مسٹر پی۔ ڈی اپن نے حکومت کے سامنے پیش کیا ہے۔ فارماسیوٹیکل صنعت میں الکحل کی تقریباً ہر چیز بنانے میں ضرورت پڑتی ہے بغیر الکحل کے الکالائڈس، ہارمون (غدود) اور دوسری چیزوں کے متعلق تحقیقات ممکن نہیں۔

ایکسائز ڈپارٹمنٹ نے الکحل کے استعمال پر جو پابندیاں عائد کی ہیں اور اُس پر جو بھاری ایکسائز ڈیوٹی لگائی ہے اُن کا اصل مقصد تو یہ تھا کہ الکحل کی ضرورت تحقیقات اور ادویہ سازی کے کام میں ہو تو پھر اس پر بھاری ڈیوٹی لگانا سوائے اس کے کوئی معنی نہیں رکھتا کہ صنعت ادویہ سازی کی راہ میں روڑے اٹکائے جائیں۔ الکحل یعنی ریکٹی فائڈ اسپرٹ کی تیاری پر فی گیلن ۸؍ خرچ آتا ہے۔ اس پر جو ایکسائز ڈیوٹی لگائی جاتی ہے وہ ۴۵ روپئے فی گیلن ہے یعنی مال کی اصلی قیمت سے نوے گنی ہے۔ مدراس میں یہ ڈیوٹی اصل قیمت سے ۴۸ گنی زیادہ ہے۔ کیا صنعت ادویہ سازی جسمیں الکحل کی ضرورت ایسی پڑتی ہے جس طرح روزمرہ کے کاموں میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے، اس بارِ عظیم کو برداشت کرسکتی ہے؟ اب وقت آگیا ہے کہ ذمہ دار اصحاب حکومت کو اس بات پر آمادہ کریں کہ صنعتوں اور ادویہ سازی کے لئے الکحل کی جو ضرورت پڑتی ہے اس پر سے اس محصول کو اور پابندیوں کو فوراً ہٹا دیا جائے۔

ادویہ کے متعلق قانون کا نہ ہونا

مذکرہ بالا شکایات کے علاوہ ہمیں ایک اور زبردست دشواری کا بھی مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ وہ دشواری یہ ہے کہ ہندوستان میں ادویہ سازی اور دواؤں کی فروخت کے متعلق کوئی قانون موجود نہیں ہے۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ کوئی شخص جو کیمیا اور ادویہ سازی کے متعلق کچھ بھی

جاننا ہو جو دوا بھی چاہے تیار کر کے فروخت کر سکتا ہے۔
اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستانی ادویہ بالعموم ناقابل اعتبار سمجھی جاتی ہیں اور ہندوستان میں ڈاکٹر ایسی چیزوں پر اعتماد نہیں کرتے جو ہندوستان میں تیار ہوئی ہوں۔ خوش قسمتی سے یہ اعتماد کا فقدان آہستہ آہستہ دور ہو رہا ہے اور ہمارے کارخانے کھلنے سے جن کے منتظم یورپ کے اعلیٰ ڈگری یافتہ لوگ ہیں ہمیں امید ہے کہ ہم ڈاکٹروں اور عام پبلک کا پوری طرح اعتماد حاصل کریں گے۔

سیپلا کا دائرۂ عمل

ہماری کمپنی کے دائرہ عمل کی طرف آتے ہوئے میں آپ کو اختصار کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے یہاں مختلف چیزوں کی تیاری کے لئے مختلف شعبے ہوں گے۔ غالباً ہندوستان میں ہمارا کارخانہ پہلا کارخانہ ہوگا جو غدود سے ایسی اشیا تیار کرے گا جو اس وقت تک ہندوستان میں یا تیار نہیں کی جا رہی ہیں۔ اس کام کے لئے ہمارے پاس جدید ترین طرز کا مکمل ویکیوئم پلانٹ ہے جس میں عرق کھینچنا۔ اس کی صفائی اور اس کے خشک کرنے کا کام ہوگا ہماری لیبوریٹریوں میں تحقیقات ہوگی تاکہ ہم بازار میں ایسی جدید آسکو لانڈس پیش کر سکیں جن کا غالباً اب تک میڈیکل سائنس کو علم نہیں۔

ہمارا دوسرا شعبہ فارماسیوٹیکل شعبہ ہے جو ایسی ادویہ تیار کرے گا جو بالکل اسی طرز کی اور ایسی ہی ہوں گی جیسی کہ اس وقت کثیر تعداد میں ممالک غیر سے ہندوستان آتی ہیں۔ الکحل کی فراہمی کے لئے جب ہمارے انتظامات مکمل ہو جائیں گے تو ہم برطانوی اور جرمن فارماکوپیا کی اہم چیزیں بھی تیار کریں گے۔ کیمیکل لائن میں ہمارے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ اپنے محدود وسائل جو اس وقت ہمیں حاصل ہیں کہ ہم "ہیوی ان آرگانک" اور آرگانک کیمیکلس تیار کر سکیں۔ مگر ہمارے کارخانہ کا ایک نہایت مفید اور منافع بخش شعبہ یہ بھی ہوگا کہ ہم خام کیمیکل پروڈکٹس سے صاف اور اعلیٰ درجے کے کیمیکلس تیار کریں۔ نہ تو یہ چیز مناسب ہے اور نہ ممکن ہے کہ میں ان تمام وسیع مقاصد پر روشنی ڈالوں جن کے لئے ہم نے زبردست مہم شروع کی ہے۔

آج ہم نے اس کمپنی کو موجودہ چھوٹے پیمانے پر جاری کر کے جو کوشش کی ہے یہ درحقیقت اس بڑی اسکیم کا آغاز ہے جو ہم نہایت وسیع پیمانے پر کیمیکل اور فارماسیوٹیکل کارخانے کی صورت میں قائم کرنا چاہتے ہیں اور اس سے پبلک کو بہت فائدہ پہنچے گا اور ہندوستان کی صنعتی ترقی میں امداد ملے گی۔

ہوا اور صحت

گہرے اور لمبے سانس کا اثر صحت پر

(از ایڈیٹر صاحب - اسپورٹس سیالکوٹ)

یہ امر کسی مزید توضیح کا محتاج نہیں کہ قیام صحت اور بقائے حیات کے لئے ورزش نہ صرف ایک ضروری اور لابدی امر ہے بلکہ صحت کے ساتھ اس کا تعلق لازم اور ملزوم ہے۔ نیز اس حقیقت کا کسے اعتراف نہیں کہ صانعِ قدرت نے انسانی مشینری کا انحصار ہوا کی آمد و رفت پر رکھا ہے اور ہوا ہی ایک ایسی چیز ہے جس کی غیر موافقت یا کمی بیشی کے اثرات سے قصرِ انسانی تغیر و تبدل پذیر ہو سکتا ہے اور یہ ہوا کا تسلسل بقول علامۂ شیراز "ہر نفسے کہ فرو می رود ممدِ حیات است - چوں برمے آید مفرحِ ذات پس در ہر نفس دو نعمت موجود است و بر ہر نعمتے شکرے واجب"۔ ایک مفرح اعظم ہے اور اس کا تسلسل آمد و رفت فرحت افزا اور معاونِ حیات ہے۔ سو سب سے افضل امر تازہ ہوا کا حاصل کرنا ہے۔

ماہرینِ طب جدید اور طب قدیم اس امر پر متفق ہیں کہ تازہ ہوا کھانے سے روح طاقتور ہوتی ہے اس لئے گہرے اور لمبے سانس کی ورزش بہترین ورزش تسلیم کی گئی ہے۔ گہرے اور لمبے سانس لینے سے ہوا زیادہ مقدار میں پھیپھڑے میں داخل ہوتی ہے جس میں زیادہ تر حصہ آکسیجن کا ہوتا ہے۔ آکسیجن کو طب جدید نے روح کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ گہرے اور لمبے سانس لینے سے آکسیجن کافی مقدار میں جمع ہو کر آلاتِ تنفس اور دیگر اعضا سے مادہ فاسد (کاربانک ایسڈ گیس) کو خارج کر دیتی ہے۔ کاربانک ایسڈ گیس وہ زہریلی گیس ہے جو خون کے ذرات میں شامل ہو کر انسانی مشینری کو ناکارہ اور ناقابل عمل بنا دیتی ہے اور اس کا بہترین تریاق آکسیجن ہے۔

گذشتہ زمانہ میں جب جنگ کے لئے نوجوان پیش کئے جاتے تھے ایک ڈاکٹر کو یہ سخت ناگوار گذرا۔ اس نے درخواست کی کہ فیل شدہ نوجوانوں کو میرے حوالہ کر دیا جائے تاکہ ان کا علاج معالجہ کر کے انہیں جنگی خدمات کے قابل بنایا جا سکے۔

یہ دیکھ کر سخت حیرانی ہوئی کہ ڈاکٹر نہ تو کوئی دوا استعمال کرتا تھا اور نہ کسی قسم کا کوئی خاص علاج۔ فیل شدہ نوجوان دو تین مہینے میں اچھے خاصے تنومند جنگی جوان ثابت ہوتے تھے۔ جب ڈاکٹر سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو اس نے گہرے اور لمبے سانس کی ورزش سے عوام کو آگاہ کرتے ہوئے زندگی کا بہترین عمل گہرے اور لمبے سانس ہی قرار دیا۔

تجربہ شاہد ہے کہ صبح شام بالخصوص اس کی ورزش نہایت مفید اور کارآمد ثابت ہوئی ہے۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ کھلی ہوا میں کھڑے ہو کر اپنے بازوؤں کو دائیں بائیں خوب اچھی طرح سے تانا جائے اور ناک کے رستے چند جھٹکوں اور ہچکولوں کے ساتھ ہوا اتنی زیادہ مقدار میں کھینچی جائے کہ پھیپھڑے میں مزید ہوا کے لئے گنجائش نہ رہے۔ پھر چند سکنڈ ہوا کو روک کر حسبِ قاعدہ چند جھٹکوں سے ہوا کو منہ کے راستے خارج کر دیا جائے۔

اور اس قدر خارج کیا جائے کہ پھیپھڑوں میں ہوا کا نام و نشان تک باقی نہ رہے۔ ۱۵ منٹ کے بعد بازوؤں کو اوپر کی جانب خوب زور سے بلند کیا جائے اور ایڑیاں اٹھا کر انگوٹھوں کے بل کھڑے ہو کر پہلے کی طرح گہرے اور لمبے سانس لئے جائیں۔ یہ اصول درازیٔ عمر کے دیگر تمام لمبے چوڑے اصولوں کا سرتاج ہے۔

جن لوگوں نے اس کا تجربہ کیا ہے ان کا بیان ہے کہ اُن کے بہت سے ناقابلِ علاج امراض اس سے رفع ہو گئے۔ بعض ضعفِ جگر کے مریضوں نے تصدیق کی ہے کہ ان کے گہرے اور لمبے سانس لینے سے ان کا عارضہ دور ہو گیا اور چند ہی ہفتوں میں خون کی سرخی زیادہ ہو کر بدن سرخ ہو گیا۔

آلاتِ تنفس دماغی اور دل و جگر کی خرابیوں کے لئے اس سے زیادہ موثر اور سریع الاثر کوئی علاج نہیں گہرے اور لمبے سانس سے جسم ہلکا، خون سرخ اور زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ اس عمل کے دوش بدوش زود ہضم اور ہلکی غذائیں۔ پھل اور ترکاریوں کا کھانا زیادہ مفید ہے۔ سبز رنگ کی سبزیوں میں بہ نسبت دیگر سبزیوں کے آکسیجن زیادہ ہوتی ہے۔ لہذا احباب گہرے اور لمبے سانس آکسیجن پیدا کرتے ہیں وہاں سبزیوں کا استعمال سونے پہ سہاگے کا عمل کرتا ہے۔ ردی اور دیر ہضم غذائیں نہ صرف معدہ کے لئے مضر ہیں بلکہ ان کا مہلک اثر بقائے حیات کے لئے بھی ایک کھلم کھلا مضرت کا پیش خیمہ ہے۔

گہرے اور لمبے سانس کے ساتھ ساتھ ہلکی ورزش کا کرنا مزید فرحت کا موجب ہے۔ اس سے خون کا دورہ تیز ہو کر ناقابل عمل اعضا تک خون پہونچ جاتا ہے اور مادہ فاسد ہوا، پسینہ اور بول و براز کے راستے خارج ہو کر مشینری بالکل صاف اور ہلکی پھلکی ہو جاتی ہے۔

جاپان کے اخبارات

باوجودیکہ جاپان ایک چھوٹا سا ملک ہے لیکن وہاں اخباروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ بعض اخبار روزانہ بیس لاکھ کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں اور اُن میں سے بعض دنیا کے مشہور اخبارات میں شمار کئے جاتے ہیں۔ مضامین کی نوعیت کے اعتبار سے جاپانی اخباروں میں صرف سنجیدہ اور مہذب مضامین ہی شائع ہوتے ہیں۔ علمی، اخلاقی، اقتصادی، سیاسی اور ادبی مباحث کے سوائے ان میں کبھی یوروپین اخبارات کی طرح مجرمانہ قصے اور طلاق کی خبریں نہیں ہوتیں۔

جاپان میں ایک اخبار کی سالانہ آمدنی تین کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ ہے اور بجٹ دسویں حصہ سے بھی زیادہ ہے۔ جاپان جیسے چھوٹے ملک میں جہاں کی آبادی مشکل سے چھ کروڑ روپیہ ہے روزانہ اخبارات کی تعداد ۱۱۲۷ ۔ ہفتہ وار ۲۸۵۰ ہے۔ جاپان میں اخبارات کی زیادتی کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کے لوگ ۹۰ فیصدی تعلیم یافتہ ہیں۔ ٹوکیو اور اوساکا کے دس اخبارات کی روزانہ مجموعی اشاعت ۵۰ لاکھ ہے۔ ان میں سب سے بڑے اخبار ٹوکیو اوساکا مانیچی "ٹوکیو نیچی نیچی" ہیں۔

جاپان کی صحافتی ترقی کے سلسلہ میں سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ اخباروں میں باہم سخت رقابت اور مقابلہ ہے اس رقابت نے اب یہ صورت اختیار کرلی ہے کہ ہر اخبار اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ خبریں جلد از جلد شائع کی جائیں۔ جاپان میں ہر چیز دیہات اور گاؤں میں ذرا سی دیر میں پہونچ جاتی ہے اور اُس کے مقابلہ میں ہندوستانی دیہاتوں میں ایک ہفتہ میں پہونچتی ہے۔ جاپان کے اخبارات خبریں جمع کرنے میں لاکھوں روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ ایک اخبار کے دفتر میں کام کرنے والوں کا ہجوم اس قدر رہتا ہے کہ ایک فوج معلوم ہوتی ہے اور وہ لوگ دفاتر میں اس قدر مشغول رہتے ہیں کہ ایک دوسرے سے بات کرنے کی فرصت نہیں ہوتی۔

جب ہم جاپان کے اخبارات کا مقابلہ ہندوستان کے اخبارات سے کرتے ہیں

۹ نیا

تو دسویں حصہ سے بھی کم ہیں لیکن امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہندوستانی اخبارات کی تعداد بھی بڑھ جائے گی۔

سرمایہ کے بغیر معاش کی تدابیر

کنویسنگ

از جناب سید ظہور احمد صاحب دشتی۔ ایڈیٹر روزگار دہلی

...بلی کی طرح ہر جگہ موجود ہیں لیکن ناواقف کے پاس
آنکھ نہیں کہ ان کو دیکھ سکے اسی طرح روپیہ کمانے کے وسائل
آپ کے شہر میں، آپ کے گھر میں اور آپ کے ہاتھ پاؤں اور
دماغ کے اندر موجود ہیں لیکن آپ اُن سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے۔
میں مثال کے طور پر آپ کو کنویسنگ کی طرف توجہ دلاتا ہوں
یعنی کسی کارخانہ کی مصنوعات خریدنے کے لئے لوگوں کو ترغیب
دینا۔ کنویسنگ کے ذریعے آپ چھوٹے سے شہر میں بھی اپنی
معمولی ضروریات روزمرہ کے بقدر روپیہ حاصل کر سکتے ہیں۔
کنویسنگ کے لئے چند باتوں کی ضرورت ہے (۱) ایک یہ کہ
آپ اتنے سفید پوش ہوں کہ جہاں چاہیں بے تکلف جا سکیں
اور خوشحال طبقے تک بآسانی رسائی حاصل کر سکیں (۲) دوسرے
یہ کہ آپ نوشت و خواند سے واقف ہوں۔ اگر تھوڑی سی
انگریزی بھی جانتے ہوں تو بہت مناسب ہے (۳) تیسرے
یہ کہ آپ مہذب باتمیز، سوسائٹی میں بیٹھنے کے قابل ہوں
اور سب سے بڑھ کر ایماندار ہوں تاکہ ہر شخص کے دل میں آپ کا
وقار اور اعتماد قائم ہو سکے۔

اگر آپ کے اندر یہ صفات موجود ہیں تو بہت آسانی
کے ساتھ آپ کنویسنگ میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اب
آپ غور کیجئے کہ آپ کے شہر کے باشندوں کو کن اشیاء کی زیادہ
ضرورت رہتی ہے۔ ایسی اشیاء انتخاب کیجئے جو ......
مہینے میں کم از کم چار پانچ سو روپئے کی فروخت ہو سکیں
تاکہ اگر آپ کو تاجر دس فیصدی بھی کمیشن دے تو مہینے میں
چالیس پچاس روپئے کی آمدنی ہو جائے۔ آپ کے شہر میں
لوگ عام طور پر ایسی کون سی چیزیں استعمال کرتے ہیں
اس کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں۔

میں مثال کے طور پر آپ کو یونانی دواؤں کی طرف متوجہ
کرتا ہوں۔ ہندوستان میں کوئی ایسا شہر نہیں جہاں یونانی
دوائیں مفرد یا مرکب استعمال نہ ہوتی ہوں۔ یونانی دواؤں کے
لئے دہلی ایک مرکزی جگہ ہے۔ آپ متعجب ہوں گے کہ دہلی کے
دواخانوں سے کم از کم بارہ لاکھ روپئے کی مرکب اور مفرد دوائیں
ہندوستان کے مختلف شہروں میں جاتی ہیں۔ آپ کے شہر میں
بھی یقیناً چار پانچ سو ماہوار کی دوا جاتی ہوگی اور اگر نہ جاتی ہو
تو آپ کی کوشش اور کنویسنگ سے جانے لگے گی۔ آپ ان دواؤں
کی درآمد پر قبضہ کر لیجئے۔ جہاں دس بیس اشخاص نے آپ کے
ذریعے سے دوا منگائی اور آپ کے معاملات کو قابل اعتماد
پایا کہ سارا شہر آپ کے ذریعے سے دوا منگانے لگے گا۔ دہلی
میں اس وقت چار دواخانے ایسے ہیں کہ ہر دلی پبلک اُن کی
دواؤں پر اعتماد رکھتی ہے اور ان سے دوائیں منگاتی ہے۔ آپ
ان دواخانوں سے اپنا کمیشن ٹھہرا لیجئے۔ ان میں سے ایک بھی
ایسا نہیں جو پچیس فیصدی دینے کے لئے تیار نہ ہو۔ اگر
آپ زیادہ فاصلے پر نہ ہوں تو خود دہلی آکر معاملہ طے کر لیجئے
وہ آپ کو کمیشن بھی دیں گے اور آپ کے ذریعہ سے اپنی فہرست
اور اشتہارات تقسیم کرائیں گے اُس کا معاوضہ بھی دیں گے۔

اگر آپ کے ذریعہ سے مہینے میں سب دواخانوں کی دو سو
روپئے کی فروخت ہو گئیں جو بہت ہی معمولی بات ہے
تو آپ کو پچاس روپئے ماہوار کی آمدنی ہو جائے گی۔

ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے جب آپ اس کام
کو شروع کریں گے تو آپ کو کامیاب دیکھ کر آپ کے دوسرے

اس میں شبہ نہیں کہ زندگی میں اچھے موقعے بہت کم بلکہ شاذ و نادر ہی آیا کرتے ہیں لیکن ہم اس کو قسمت نہیں کہہ سکتے۔ اگر ہم غلطیاں کرتے اور اپنی نادانی جہالت یا ناعاقبت اندیشی کے باعث کامیابی کے راستے سے دور جا پڑتے ہیں تو اس میں قسمت کا کیا قصور۔ ہم ارادتاً غلطیاں کرتے ہیں تو لازم ہے کہ ان کی سزائیں، مفلسی، بیکاری و ناداری وغیرہ مصیبتوں کی شکل میں برداشت کریں۔

ناکامیابی سے تجربہ حاصل کرو

اگر کوئی آدمی مستقل ارادہ سے نیت کرے کہ فلاں کام میں کامیابی حاصل کرنی ہے تو وہ ضرور کامیاب ہو جاتا ہے ایسے اشخاص ناکامیابیوں سے بیدل یا پراگندہ خاطر ہونے کی بجائے الٹا ناکامیابی سے ایک ایسا تجربہ حاصل کرتے ہیں جس سے وہ دوسری مرتبہ پھر کوشش کو جاری رکھتے ہوئے کامیابی کے زینے پر چڑھ جاتے ہیں۔

چھپا دستِ ہمت میں زورِ قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

دنیا میں جتنے بڑے بڑے آدمی موجود ہیں انھیں اپنی زندگی میں بارہا وقت ناکامیابیوں کا منہ دیکھنا پڑا ہے لیکن ہر ایک ناکامیابی کے ماہرین کا حوصلہ پست نہیں ہوا۔ وہ پہلی ناکامیابی کے تجربات سے فائدہ اٹھا کر برابر کاروبار میں لگے رہے اور کامیاب ہو کر سرخرو ہوئے۔

ناکامیابی کو قسمت سے تعلق نہیں

اگر تمہیں کسی کام میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اگر تمہیں کسی تجارت یا بیوپار میں گھاٹا پڑا۔ اگر تم اپنی فضول خرچی اور بد عادتوں کے باعث مفلس اور قلاش ہو گئے ہو تو اس میں قسمت کا کوئی قصور نہیں ہے۔ قسمت کو برا مت کہو قسمت کو مت پیٹو بلکہ کمر ہمت باندھو۔ نیکی عقلمندی اور ہنرمندی سے اپنے کاروبار کو پوری کوشش سے انجام دو کامیابی تمہاری ضرور ہوگی

اپنی قسمت خود بناؤ

تمہیں قسمت کا رونا روتے رہنے سے کچھ نہیں مل سکتا۔ قسمت تمہاری جیب نہیں بھر سکتی۔ قسمت تمہاری کاہلی اور سستی دور کرنے کے لئے . . . . تمہارے سامنے نہیں آئے گی۔ کمر ہمت باندھو اگر ناکامیابی ہوئی ہے اگر گھاٹا پڑ گیا ہے۔ اگر اس وقت روپئے کی تنگی ہے تو پرواہ مت کرو۔ بہادر لوگ شکست اور ناکامیابی سے بیدل یا پژمردہ نہیں ہوتے۔ تمہیں چھوٹے بچوں سے سبق سیکھنا چاہئے کہ بچہ جب چلنا سیکھتا ہے تو قدم قدم پر لڑکھڑاتا اور گرتا ہے مگر وہ بار بار گرنے پر بھی اٹھ کر پھر چلنے کی کوشش کرتا ہے اور گرتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتا ہے بلکہ دوڑنے لگتا ہے۔ اسی طرح ناکامیابی سے گھبرائے ہوئے انسانوں کو واجب ہے کہ جب تک جان میں جان ہے کبھی بیدل نہ ہوں کبھی قسمت کا رونا نہ روئیں بلکہ اپنی قسمت کو خود بنائیں اور یہی

خوش قسمتی کا راز ہے

پھولباغ ——————— بیار

شربت کی دکان

وہ لوگ جن کے پاس تھوڑے سے پیسے ہوتے ہیں
عموماً یہی سوچتے رہتے ہیں کہ ہم کیا کریں۔ انھیں معلوم ہو
کہ تجارت سب سے اچھی چیز ہے اور تجارت کی مثال بالکل سیڑھی
کی سی ہے کہ آدمی اس پر قدم بقدم چڑھتا ہے۔ اچک کر ایک دم
سے اوپر نہیں پہنچ جاتا۔ میری بات اگر غلط نہیں ہے
تو میں سچے دل سے مشورہ دوں گا کہ آپ شربت بیچیے۔
اور اللہ کی دی ہوئی دولت یعنی گرمی سے فائدہ اٹھائیے
شربت کا کام پچاس ساٹھ روپئے سے بآسانی شروع
ہو سکتا ہے لیکن اس کی وہ عام ترکیب غلط ہے کہ آپ
پھیری پھریں یا دکانداروں کی معرفت فروخت کریں۔
صحیح بات یہ ہے کہ کسی منجھے کے موقع پر بالکل چھوٹی
سی دکان کرایہ پر لیجئے۔ اس پر ایک معمولی لیکن بڑا
بورڈ لگائیے جس پر موٹے حرفوں میں صرف "شربت کی دکان"
لکھا ہو۔ بس یہی دکان آپ کا مرکز ہے۔ یہیں سے اپنے
کاروبار کو شہرت دیجئے۔ آسان صورت یہ ہے کہ تھوک
فروش شربت سازوں سے شربت خرید لیجئے۔ یہ زیادہ تر
ایسنس کا شربت بیچتے ہیں لیکن بڑے عطاروں اور مربہ
سازوں سے اصلی پھلوں کا شربت بھی مل جاتا ہے۔ اگر
آپ کو دلچسپی ہو اور آپ تھوڑی بہت لگاؤ بھی رکھتے ہوں
تو شربت خود بنائیے۔ شربت آپ دو ایک بار کسی جاننے
والے سے بنوائیے۔ نسخے عام ہیں۔ ہر جگہ مل سکتے
ہیں۔ لیکن آسانی کے لئے چند اچھے اور کامیاب نسخے
میں بھی بتاؤں گا۔

ان شربتوں کو آپ دو طریقے سے فروخت کیجئے
ایک تو خود دکان پر گاہکوں کو پلائیے۔ دوسرے سر بند
ادھوں اور پوؤں میں فروخت کیجئے۔ بوتلوں میں
نہ بیچئے بلکہ ادھے اور پوے ہی رکھئے۔ اس میں اگرچہ
پیکنگ وغیرہ کی لاگت زیادہ رہے گی لیکن یہ چیز خوب چلنے
والی ہے۔ بڑی آسانی سے لوگ خرید لیں گے۔ ایسنس
والے شربتوں میں زیادہ تر لیمن، کیوڑہ، سنگترہ اور
کیلا ہی رکھئے۔ ان کے نام تو پھلوں ہی پر ہوں گے
لیکن دوسرے شربت جو آپ بنائیں ان کے نام شربت
کی خوبی کے مطابق اچھے رکھئے۔ چند نام دیتا ہوں

شاہی شربت	مشہور شربت
رنگیلا شربت	بے نظیر شربت
شربت گلنار	خوش رنگ شربت
شربت چمن	لذیذ شربت
شربت خوشگوار	نفیس شربت

ان ناموں میں سے کوئی نام جو شربت کی صفات کے
مطابق ہو سکے۔ یا کوئی دوسرا نام جو آپ تجویز کریں
لیبل بازار میں بکتے ہیں۔ ان پر بلاک سے نام و پتہ وغیرہ
چھپوا لیجئے۔

چھوٹے پیمانے پر اشتہار دینا بھی ضروری ہے۔
اشتہار میں الفاظ بہت کم۔ سادہ اور اثر انگیز ہوں۔
نمونہ دیکھئے۔

جب پیاس لگے

"شربت کی دکان" کا رخ کیجئے۔ آپ کا دل پسند شربت
تیار ملے گا۔ ٹھنڈا۔ خوش رنگ، خوش ذائقہ۔ جو
آپ کے جسم اور دماغ کو سیراب کر دے گا۔ اسے
پی کر آپ ایک نئی طاقت اور عجیب فرحت محسوس
کریں گے۔

ہمارے شربت اچھے ہیں اور سستے۔ [illegible]

خرید کیجئے اور زندگی کا لطف حاصل کیجئے۔
بلیعر شربت کی دکان
بازار۔۔۔۔۔۔

ایسنس کے شربت

(۱) شربت لیموں:-

قند عمدہ ایک سیر۔ پانی تین سیر۔ ہلکی آنچ پر پندرہ منٹ پکائیے۔ اب اس میں سائٹرک ایسڈ فی سیر تولہ ایک ماشہ (کل ۱۳ ماشہ) شامل کر دیجئے اور قوام پک جانے پر اتار لیجئے۔

۲۔ شربت سنگترہ:-

اوپر کے وزن کے مطابق شربت پکائیے لیکن سائٹرک ایسڈ کے بجائے ۹ چھٹانک ٹنکچر آف آرنج شامل کر دیجئے۔

---

(۳) شربت فرحت

کھانڈ عمدہ دو پونڈ (ایک پونڈ ساڑھے سات چھٹانک کا ہوتا ہے) سائٹرک ایسڈ ½ اونس۔ ایسنس آف لیمن ۴۰ قطرے۔ ایسنس آف آلمنڈ ۲۰ قطرے کھانڈ کو ڈیڑھ سیر پانی میں معمولی جوش دیجئے اور جب ٹھنڈا ہو جائے تو اس میں ایسنس آف لیمن اور باقی دونوں ایسنس ملا دیں۔ یہ شربت عجیب و غریب خوشبو اور مزہ رکھتا ہے۔

علاوہ ان شربتوں کے تمام شربتوں کا قاعدہ یہ ہے کہ قند کا سادہ شربت پکا کر اس میں جس پھل کا شربت منظور ہو اسی نام کا ست یعنی ایسنس لے کر اس میں شامل کر دیجئے۔ عموماً سیر بھر کھانڈ کے شربت میں ۲۵ - ۳۰ قطرے کافی ہوں گے۔ آپ حسب پسند و تجربہ کمی بیشی کر سکتے ہیں۔ شربتوں کے لئے رنگ کی شیشیاں بازار میں بکتی ہیں۔ لیموں میں زرد۔ کیلے میں سبز۔ سنگترے میں نارنجی رنگ شامل کرنے مناسب ہیں۔

ایسنس کے شربت ذائقہ میں اچھے ہوتے ہیں لیکن صرف وقتی تسکین دیتے ہیں اس لئے دو ایک نسخے اصلی شربتوں کے درج کئے جاتے ہیں۔

---

(۱) نفیس شربت

گڑھل کے تازہ پھول آدھ پاؤ لے کر دو سیر پانی میں رات کو بھگو دیجئے۔ صبح یہ پانی چھان کر اس میں چار سنتروں کا رس نچوڑ کر شامل کیجئے اور تین پاؤ قند ملا کر ہلکی ہلکی آنچ پر شربت پکا لیجئے۔ ٹھنڈا ہونے پر بیس قطرے روح بید مشک اور بیس قطرے روح کیوڑہ ملائیے۔ یہ مفرح قلب اور بہت لذیذ شربت ہے۔

---

(۲) شربت چمن

پختہ آم کا رس ایک سیر۔ دو سیر پانی میں ملائیے اور تین پاؤ قند ملا کر ہلکی ہلکی آنچ پر پکائیے۔ ٹھنڈا ہونے پر روح گلاب ایک تولہ شامل کر دیجئے۔ آم کی وجہ سے اس شربت کا رنگ زرد ہوگا۔ اگر کچھ پھیکا رنگ ہو تو ذرا سا شربت کا رنگ شامل کیا جا سکتا ہے۔ یہ شربت نہایت پر لطف۔ پیاس کو تسکین اور دل و دماغ کو فرحت دینے والا ہے

---

(۳) رنگیلا شربت

دو سیر شہتوت پکل کر اس کا عرق نچوڑ لیجئے۔ اس عرق میں سیر بھر پانی شامل کیجئے اور تین پاؤ قند ملا کر شربت پکائیے۔ ٹھنڈا ہونے پر روح کیوڑہ و بید مشک ذرا سی شامل کر دیجئے۔ یہ شربت مفرح اور لذیذ ہے سینہ اور گلے کو صاف کرتا اور جسم کو طاقت بخشتا ہے۔

مختار احمد۔ جامعی

صنعت و تجارت

رومال پر لگانے کا خوشبودار ایسنس

ایسنس آف روز	۱۴ اونس
ایسنس آف کیوڑہ	۴ اونس
ایسنس آف چنبیلی	۲ اونس
ایسنس آف للی آف دی ویلی	۴ اونس
ایسنس آف عنبر	۲ اونس

سب اجزا کو ملا کر ایک شیشے کے ڈھکنے والی بوتل میں بھر دیں اور دو دن کے بعد چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں بھر کر فروخت کریں۔

نہایت اعلیٰ قسم کا خوشبودار تیل

یہ تیل بالوں کے لئے نہایت مفید ہے اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔

دھوئی تلی کا صاف کیا ہوا تیل	ایک سیر
روغن صندل	تین تولہ
روغن بادام	ایک چھٹانک
روغن سنگترہ	ایک تولہ

پہلے تیل میں رتن جوت کو حل کریں اور جتنا رنگین کرنا ہو کر لیں پھر اس تیل کو کسی موٹے کپڑے میں چھان لیں تا کہ تمام کثافت دور ہو جائے۔ بعد میں تمام اشیاء ملا دیں نہایت عمدہ سرخ رنگ کا مقوی دماغ تیل ہو جائے گا اگر خوشبو کم ہو تو کوئی مناسب خوشبو اور ڈال لیں۔

آفس پیسٹ (دفتر میں کام آنے والی گوند)

نشاستہ	ایک پونڈ
گوند کتیرا	۳ اونس
آئل آف کلوز	۱½ اونس
گوند ببول مصفیٰ	۱۲ اونس
سلی سلک ایسڈ	½ اونس
پانی	½ گیلن

نصف پانی میں دونوں گوند آگ پر اچھی طرح گرم کرو۔ تقریبا پانی میں نشاستہ پکاؤ اور خوب ہلاتے جاؤ۔ جب پکنے پر آئے گوند والا گرم پانی اس میں ملاؤ اور ہلاتے جاؤ۔ اس کے ایسڈ اور آئل آف کلوز جو کہ پہلے ہی تھوڑے پانی میں حل کر لئے گئے ہوں ملاؤ۔ یک جان ہونے پر اتار لو۔ جس وقت معمولی گرم ہو تو کھلے منہ کی شیشیوں میں بھر لو۔

سن لائٹ جیسا اعلیٰ اور سستا صابن

کاسٹک سوڈا ۹۸ ڈگری کی طاقت کا	۵ سیر
پانی	۱۴ سیر
تیل مہوہ	۱۴ سیر
تیل ناریل	۳ سیر
بیروزہ سخت (پسا ہوا)	سوا سیر

کسی صاف لوہے کی کڑھائی میں پانی اور سوڈا ڈال کر آگ پر گرم کریں۔ جب کاسٹک سوڈا پانی میں حل ہو جائے اور پانی خوب گرم ہو تب دونوں قسم کے تیل اس میں ڈال دیں اور آگ نرم کر دیں۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک نرم آگ پر اس مرکب کو پکنے دیں۔ پھر بیروزہ ڈال کر تمام قوام کو ہلاتے رہیں۔ پندرہ یا ۲۰ منٹ تک ہلاتے رہیں۔ تمام چیزیں ایک جان ہو کر گاڑھے شہد جیسی ہو جائیں گی۔ لیکن اس قوام کے نیچے ابھی پانی ہوگا۔ اب کڑھائی کے نیچے سے آگ بالکل نکال دیں اور قوام کو مسند سے خوب گھوٹیں۔ جوں جوں قوام سرد ہوتا جائے گا۔ پانی بھی قوام میں مل کر شہد سا گاڑھا ہوتا جائے گا۔ اب قوام کو سانچے میں بھر کر جمالیں۔ دس بارہ

گھنٹے میں صابن جم جائے گا۔ اُسے سانچے سے نکال کر باریک
تار سے کاٹ کر حسب منشا ٹکیاں بنائیں اور ٹھپہ میں رکھ کر
چھاپ لیں اور عمدہ پیکنگ میں فروخت کریں۔

ربڑ کی مہروں کے لئے سیاہی۔

گلیسرین ۱۰ تولہ
الکوحل ۱ تولہ
اودا رنگ ۱ تولہ

رنگ کو الکوحل میں حل کرکے گلیسرین میں ملالیں اور
چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں بھر کر فروخت کریں۔

دیسی ہیزلین

پیرے فائن پارڈ ۲ تولہ
پیٹرولیم جیلی ویسلین سفید ۲ تولہ
وائٹ آئل ۲ تولہ
ناریل کا تیل بلا خوشبو۔ ولایتی ۸ تولہ
گلیسرین ۲ تولہ

ان سب چیزوں کو ہلکی آنچ پر گرم کریں۔ جب پگھل جائیں
تو چینی کی بڑی پلیٹ میں چھان لیں۔ ٹھنڈا ہو جانے پر
اس کو خوب پھینٹیں تاکہ سفید ہو جائے۔ پھر سنگ جراحت
باریک پسی ہوئی اور چھنی ہوئی پاؤ بھر تھوڑی تھوڑی کر کے
ملائیں۔ خوشبو تیزپات کی یا اور کوئی دل پسند خوشبو کے
چند قطرے (حسب ضرورت) ملا کر چند گھنٹے تک بند رکھیں
تاکہ خوشبو بس جائے۔ اس کے بعد شیشیوں میں بھر لیں
تیار ہے۔ ضرورت کے وقت حسب دستور تھوڑی سی
ہاتھوں اور چہرے پر مل لیں۔ اگر رات کو چہرے پر لگائی
جائے اور صبح کو گرم پانی سے منہ دھویا جائے تو زیادہ
مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے جلد نرم رہتی ہے
خشکی دور کرتی ہے۔ مہاسے نکلنے کو روکتی ہے۔ جس نے
اس کو استعمال کیا تعریف کی۔ الغرض نہایت عمدہ
چیز ہے۔

ہر قسم درد کے لئے اکسیری روغن

مال کنگنی ۲ تولہ
پودینہ ۲ تولہ
لہسن ایک پوتھی
تلوں کا تیل ایک پاؤ

اب سب چیزوں کو تیل میں خوب جلائیں۔ پھر تیل
صاف کرکے شیشیوں میں بھر لیں۔ جسم کے جس حصہ
میں (بیرونی طور پر) درد ہو تھوڑا سا تیل ڈال کر مالش
کریں۔ درد بند ہو جائے گا۔

بلغمی (تر) کھانسی کے لئے گولیاں

تخم کاہو — کندر
زعفران — اصل السوس
افیون — بزر البنج
مغز بہی دانہ — مرمکی
صمغ عربی — کتیرا

یہ سب ادویات ہم وزن لے کر کوٹ چھان کر چنے کے
برابر گولیاں بنائیں۔ کھانسی اٹھنے کے وقت ایک گولی
منہ میں ڈال کر چوسیں۔ یہ گولیاں خواب آور ہیں اور
کھانسی کے لئے بہت مفید ہیں۔

دائمی نزلہ کے لئے اکسیر صفت گولیاں

زعفران — مغز تربوز
افیون خالص — اندر جو شیریں
مغز بادام شیریں — جوز بوا
مغز کدو شیریں — صبر

ہر ایک چھ چھ ماشے۔ کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں
بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو کھائیں۔ بادی
ثقیل۔ دیر ہضم اور مرطوب اشیاء سے پرہیز۔ کچھ ہی عرصہ
کے استعمال سے دائمی نزلہ جاتا رہیگا۔

تجارتی پتے

انگریزی ڈائرکٹری میں دنیا بھر کے پتے ہوتے ہیں لیکن اس کا خریدنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ معمولی مقامی ڈائرکٹری میں بھی بھرتی کے پتے ہوتے ہیں اور ان میں انتخاب آسان نہیں ہوتا۔ ہم ذاتی معلومات کی بنا پر چند ضروری اور کام کے پتے درج کرتے ہیں۔ فی الحال صرف دلی کے پتے لکھتے ہیں۔ امید ہے کہ کاروباری اصحاب کو اس سے مدد ملے گی اور یہ سلسلہ پسند کیا جائے گا۔

آچار مربے کے کارخانے

۱۔ ہر نرائن گوپی ناتھ۔ کھاری باولی۔ گلی تباشان دہلی
۲۔ بہاری لال۔ گھاسی رام۔ کھاری باولی۔ دہلی
۳۔ شہاب الدین۔ کھاری باولی۔ گلی تباشان۔ دہلی

انگریزی دوافروش

۱۔ ہیوا احسان اینڈ کو۔ چاندنی چوک دہلی
۲۔ شمس العارفین اینڈ سنز۔ چاندنی چوک دہلی

انگریزی خوشبوئیں اور تیل کا سامان بیچنے والے

۱۔ گپتا اینڈ کمپنی۔ صدر بازار دہلی
۲۔ درگا پرشاد اینڈ سنز لمیٹڈ۔ چاندنی چوک دہلی۔

آرٹسٹ اور مصور

۱۔ مسٹر سمیع۔ کوچہ چیلان۔ دہلی
۲۔ سردار سوبھا سنگھ۔ قرول باغ۔ نئی دہلی۔

خوشنویس۔

۱۔ محمد یوسف صاحب چھتہ لال میاں دہلی
۲۔ جبری صاحب کوچہ چیلان دہلی۔
۳۔ محمد احمد صاحب۔ پھاٹک حبش خان دہلی۔

آئینے۔ ٹائل اور پلائی وڈ کی دکانیں۔

۱۔ شمس العارفین اینڈ سنز۔ گلاس و ٹائل مرچنٹ فتحپوری دہلی
۲۔ ہمالیہ ٹریڈنگ کمپنی۔ فتحپوری دہلی

ٹین پر چھپائی کرنے والے

۱۔ دہلی ٹین پرنٹنگ ورکس۔ سبزی منڈی دہلی

سادہ کار اور زیور بیچنے والے

۱۔ عطاء الرحمن نظامی سادہ کار۔ موتی بازار مسجد فتحپوری دہلی
۲۔ حفیظ الرحمن سادہ کار۔ چاندنی چوک۔ دہلی
۳۔ غیاث الدین اسلام الدین۔ سادہ کار بہادر گنج دہلی۔

سرکہ کے تھوک بیوپاری۔

حسین الدین اینڈ سنز۔ گلی تباشان۔ کھاری باولی دہلی

صابن کے کارخانے

۱۔ ریلوے سوپ ورکس۔ صدر بازار۔ دہلی
۲۔ ناردرن انڈیا اینڈ کیمیکل انڈسٹریز قرول باغ دہلی
۳۔ اجمیر سوپ فیکٹری۔ قرول باغ دہلی۔

عطر اور تیل کے تاجر

۱۔ اصغر علی محمد علی۔ تاجر عطر۔ چاندنی چوک دہلی
۲۔ عبد الغنی محمد اسماعیل۔ تاجر عطر۔ فتحپوری۔ دہلی
۳۔ گلاب سنگھ جوہری مل تاجر عطر۔ دریبہ کلاں دہلی

گھڑی اور گھنٹوں کے سوداگر

۱۔ نیو فرینڈس اینڈ کو۔ چاندنی چوک۔ دہلی
۲۔ امپیریل واچ ہاؤس۔ چاندنی چوک دہلی
۳۔ کے۔ آر۔ عبد الحکیم۔ چاندنی چوک۔ دہلی

مفرد ادویات کے تھوک بیوپاری

۱۔ محمد حسین۔ اجمل حسین کھاری باولی۔ دہلی
۲۔ حاجی غلام حسین فصیح الدین۔ کھاری باولی دہلی

کاغذ کے بیوپاری اور اسٹیشنرز

۱۔ سدھوش۔ پیپر مرچنٹ۔ چاوڑی بازار۔ دہلی
۲۔ ایس ایس میاں۔ چاوڑی بازار۔ دہلی
۳۔ رگھبر دیال پنا لال۔ چاوڑی بازار۔ دہلی
۴۔ بے اینڈ سنگھ۔ اسپلینیڈ روڈ متصل سپتال۔ دہلی

(باقی آئندہ)

اراکین مجلسِ انتظامیہ مسجد فتحپوری و جامع مسجد دہلی

کی خدمت میں

ایک درخواست

حضرات!

دہلی کے مسلمانوں کو عام طور پر شکایت ہے کہ مسجد فتحپوری اور جامع مسجد دہلی کی بے شمار آمدنی کا روپیہ مناسب طور پر مسلمانوں کیلئے خرچ نہیں ہوتا۔ مانا کہ آپ کے پاس عربی کے مدرسے ہیں۔ مانا کہ آپنے ایک ہائی اسکول بھی کھول دیا ہے لیکن مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی مفلسی اور بے روزگاری کا یہ اسکول اور مدرسے علاج نہیں ہیں۔ بیچارے مذہبی تعلیم پانے والوں کو تو موجودہ زمانہ میں کوئی پوچھتا ہی نہیں لیکن سرکاری مدرسوں کے پڑھے لکھوں پر بھی آج کل زوال آرہا ہے کہ تعلیم پانے کے بعد معمولی ملازمت بھی نہیں ملتی۔

دہلی کے مسلمانوں کی عام طور پر یہ خواہش ہے کہ موجودہ مدرسوں کے علاوہ آپ ایک صنعت و حرفت کا آزاد مدرسہ اعلیٰ پیمانے پر قائم کریں اور اچھے اچھے استاد خواہ وہ ہندوستان میں ملیں خواہ ہندوستان سے باہر، اپنے مدرسے کے لئے بُلائیں اور مسلمان بچوں کو صنعت و حرفت کی تعلیم دِلائیں۔ اُس مدرسے کا نصاب ایسا بنائیں کہ طالب علم فارغ التحصیل ہونے کے بعد جب اپنا کام شروع کرے تو وہ مروجہ علوم سے بھی اچھی طرح واقف ہو۔

کیا آپ مسلمانوں کی اِس خواہش کو پورا کریں گے اور اِن مساجد کی آمدنی کا روپیہ مسلمانوں کی فلاح اور بہبودی میں خرچ کریں گے۔ ہمیں امید ہے کہ سب سے پہلی فرصت میں آپ اِس درخواست پر غور فرمائیں گے تجارتی دنیا کی آیندہ اشاعتوں میں اِس اہم مسئلے کے متعلق اور بھی لکھا جائے گا۔

"ایڈیٹر"

(ایک ایکٹ کا مذاقیہ ڈراما)

(از جناب محمد سلیم صاحب علیگ۔ دہلی)

اشخاص ڈراما

ہمایوں مرزا .... ایک مشہور تاجر
فرحت زمانی بیگم .... ہمایوں مرزا کی نئی بیوی
لالہ رخ .... فرحت زمانی کی لڑکی
احمد شاہ .... فرحت زمانی کا بڑا لڑکا جو مر گیا تھا۔
محمد پاشا .... فرحت زمانی کا دوسرا لڑکا
منصور .... فرحت زمانی کا تیسرا لڑکا
انور .... احمد شاہ کا پہلا لڑکا
کمال .... احمد شاہ کا دوسرا لڑکا
سلطان ناصر .... لالہ رخ کا عاشق
فرخ .... ہمایوں مرزا کا دوست
عمدہ خانم .... فرحت زمانی کی مغلانی اور درزن
زرینہ .... فرحت زمانی کی خادمہ

مشہور تاجر ہمایوں مرزا کی کوٹھی کا ایک خوش نما کمرہ۔ دیواروں پر قیمتی قیمتی تصویریں لٹک رہی ہیں۔ فرش پر بہت عمدہ قیمتی قالین بچھا ہے۔ سامنے ایک میز رکھی ہے جس کے چاروں طرف چار خوبصورت کرسیاں ہیں۔ یہاں ہمایوں مرزا اور اُن کے ایک دوست مسٹر ہمایوں مرزا بیٹھے ہوئے ہیں۔

فرخ۔ (حیران ہوکر) ساٹھ سال کے بعد شادی؟ خوب ہا ہا ہا (قہقہہ لگاتا ہے)

ہمایوں مرزا۔ دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من۔ بھائی سنہومت۔ میں نے بالکل ٹھیک کیا ہے۔ خوب سوچ سمجھ کر شادی کی ہے۔

فرخ۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ تم نے عجلت نہیں کی بلکہ یہ شادی ساٹھ سال کے مکمل غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ لیکن خطا معاف۔ تم تو شروع ہی سے شادی کے خلاف تھے اور اس کو مصیبت کا پیش خیمہ کہا کرتے تھے۔

ہمایوں مرزا۔ ہاں جوانی کی شادی کے خلاف ہوں میں تو اب بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ شادیاں بجائے خوشی اور آرام کے ہزاروں قسم کی مصیبتیں اور تکلیفیں ساتھ لاتی ہیں۔ آدمی اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اور ایسے جال میں پھنس جاتا ہے کہ عمر بھر نہیں نکل سکتا۔ مگر میری شادی ان شادیوں میں سے نہیں ہے۔

فرخ۔ بالکل ٹھیک۔ ہا ہا ہا (ہنستا ہے)

ہمایوں مرزا۔ میری بیوی کو امور خانہ داری میں کمال حاصل ہے۔ اس خوبی سے سارے کام ہوتے چلے جاتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ تین ہفتے ہماری شادی کو ہوگئے مگر کسی قسم کا شور و غل لڑائی جھگڑا دنگا فساد کچھ نہیں۔ پورے اطمینان

اور مسرت سے یہ دن گذر رہے ہیں۔ تم کو معلوم ہی ہے کہ میں آرام کو کتنا پسند کرتا ہوں۔

فرخ۔ تو کیا اسی آرام اور آسائش کی خاطر یہ شادی کی ہے۔

ہمایوں مرزا۔ ہاں اور کیا۔ یہ شادی ایسی ہے کہ وہ لوگ جو شادی کے خلاف ہیں اسے بہت اچھا خیال کریں گے۔ میری شادی کے مخالف ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ میں بچوں سے بہت گھبراتا ہوں کیونکہ ان کی پرورش تیمارداری دکھ سکھ دیکھ بھال۔ پڑھانا لکھانا۔ کام سے لگانا ایک طومار ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ اگر کوئی سوچے تو کبھی جوانی میں شادی تو کیا ساری عمر اس کا نام بھی نہ لے۔ مگر مجھے ان باتوں کی کوئی فکر نہیں کیونکہ میں نے ان اندیشوں کو پہلے سے ختم کر دیا ہے۔

فرخ (حیران ہو کر) یعنی اس سے آپ کا مطلب؟ ذرا کھول کر بیان کیجئے۔

ہمایوں مرزا۔ جناب میری بیوی بیوہ ہے جس کی عمر پچاس سال سے زیادہ ہی ہوگی۔ اب بھی سمجھے کہ نہیں سمجھے؟

فرخ۔ خوب اس عقلمندی کی داد دیتا ہوں۔ ہا۔ ہا۔ ہا مبارک (ہنستا ہے)

ہمایوں مرزا۔ حضرت بس باقی عمر خوب عیش اور چین کی ہے۔ اب ہماری خوشیوں میں نہ تو کوئی دخل انداز ہو سکتا ہے اور نہ کوئی خلل انداز ہو سکتا ہے کیونکہ سارے گھر میں یا میں ہونگا یا میری پیاری بیوی۔ نہ تو کوئی میرے کاغذوں پر کوئی سیاہی کے دھبے ڈالے گا اور نہ کوئی میری میز کرسی کو چاقو سے کھرچ کھرچ کر خراب کرے گا۔ نہ تو کسی کے رونے اور بلکنے سے میں پریشان ہونگا اور نہ کسی کے چیخنے اور شور مچانے سے میں چونکوں گا

اُف یہ زحمتیں میں برداشت نہیں کر سکتا۔ میرا ایک بھائی تھا اور ایک بہن۔ دونوں نے بیوقوفی سے جوانی ہی میں شادی کر لی اور دیکھتے ہی دیکھتے آٹھ دس بچوں کے باپ بن گئے۔ اب اس کا نتیجہ تم کو کیا بتاؤں کہ کیا ہوا۔ اسی شادی کی بدولت ہزاروں قسم کی مصیبتوں اور زحمتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بچے بہت خود مختار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہزاروں قسم کی غلطیاں کرتے ہیں اور ان سب کا خمیازہ ماں باپ کو بھگتنا پڑتا ہے۔ بعض تو بچپن ہی میں مر گئے۔ کسی کا اس میں کیا قصور۔ مگر ماں باپ کو ان کے مرنے کا بہت رنج ہوا اور اس کا اثر ان کی صحت پر پڑا۔ ان سب باتوں کو دیکھ کر میں سوچا کرتا تھا اور دل میں کہا کرتا تھا کہ ہمایوں دیکھ لے اچھی طرح ان سب باتوں کو سمجھ لے کہ اگر تو نے ایسی غلطی کی تو تیرا بھی یہی حال ہوگا۔ اگر شادی کرے تو زیادہ عمر والی بیوہ عورت سے کیونکہ وہی تیرے آرام و راحت کا اچھی طرح خیال کر سکتی ہے اور اس مصیبت سے بچا سکتی ہے"۔ ایسی عورت مجھے پچھلے سال ایک سرائے میں ملی (فرحت زمانی کو آتا دیکھ کر) لو وہ آ ہی گئیں اب تم دیکھ کر بتاؤ میں کہاں تک درست کہتا ہوں۔

(فرحت زمانی کمرے میں داخل ہوتی ہے۔ فرخ کھڑے ہو کر سلام کرتے ہیں)

فرحت زمانی۔ پیارے میں تم کو چاروں طرف ڈھونڈھ رہی تھی کہ تم سے پوچھوں رات کیسی گزری؟

ہمایوں مرزا۔ پیاری بیگم۔ بہت آرام سے بس ایک ہی نیند میں ساری رات ختم ہو گئی۔

فرحت زمانی۔ خدا کا شکر ہے (کچھ سوچ کر) آہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر ہم بیس سال پہلے ملتے اور شادی کرتے۔

ہمایوں مرزا۔ (حیرت سے) ہیں۔ کیا اس سے بھی اچھا ہوتا۔

فرحت زمانی (سرد آہ کھینچ کر) پیارے بہت ہی اچھا ہوتا کیونکہ اس وقت تک ہمارے بہت سے بچے ہوجاتے اور ہم چاروں طرف سے ان سے گھرے ہوئے ہوتے مگر اب بالکل اکیلے بیٹھے ہیں۔

ہمایوں مرزا۔ (آنکھیں پھاڑ کر) بیگم یہ باتیں بالکل بے موقع ہیں۔ تم کو یاد نہیں کہ میں بچوں سے بہت گھبراتا ہوں اور شادی سے پہلے اور شرطوں کے علاوہ ایک بڑی شرط یہ تھی کہ تم کوئی بچہ پیدا نہ کروگی۔

فرحت زمانی (بے رخی سے) مگر سچ بات کہے بغیر نہیں رہ سکتی کہ والدین کی خوشی تو ....

ہمایوں مرزا۔ (بات کاٹ کر) بیگم تم بالکل بھول گئیں۔ میری خوشی کا معیار تم کو معلوم ہے۔ میں بس اطمینان اور آسائش چاہتا ہوں اور دوسری ...... (عمدہ خانم مغلانی اندر آجاتی ہے اور ہمایوں بات کرتے کرتے رک جاتے ہیں)

فرحت زمانی۔ آہا۔ عمدہ خانم ہیں۔ کہو کیسے آئیں (بے موقع آجانے سے ڈر جاتی ہے)

ہمایوں مرزا (حیران ہوکر) کون عمدہ خانم؟ میں تو نہیں جانتا۔

عمدہ خانم۔ جی حضور عمدہ خانم مغلانی۔ جس کی حفاظت میں.........

فرحت زمانی (فوراً بات کاٹ کر) ہاں میں سمجھ گئی تم میرے اس لباس کے لئے آئی ہو۔

عمدہ خانم۔ نہیں جناب میں لباس کے لئے نہیں آئی۔ بیگم صاحبہ میں اس سے بھی ضروری کام کے لئے آئی ہوں

ہمایوں مرزا۔ بس بس میں سمجھ گیا

فرحت زمانی۔ (ڈر جاتی ہے) ہاں کیا سمجھے؟

(دل میں) خداوند کیا یہ میرے پوشیدہ راز کو جان گئے؟

ہمایوں مرزا۔ بیگم تم مجھ کو معمّے میں ڈال کر حیران کرنا چاہتی ہو۔ مگر میں تم کو پریشان نہیں کرتا جو جی میں آئے کرو (فرخ کی طرف دیکھ کر) مسٹر فرخ دیکھا کتنی ہوشیار عورت ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ مجھے کوئی گلوبند یا رات کے پہننے کا کنٹوپ تحفہ میں دینا چاہتی ہے۔ دیکھا میرے آرام کے لئے کتنی کوشش کرتی ہے۔

(ہمایوں مرزا فرحت زمانی کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر فرخ کے ہمراہ باہر چلے جاتے ہیں)

فرحت زمانی (اکیلا پاکر) عمدہ خانم تم کتنی بیوقوف اور پاگل ہو۔ تم کو معلوم ہے کہ ہمایوں کو میری اولاد کا بالکل علم نہیں ہے۔ میں موقع ڈھونڈھ رہی ہوں اور راستہ بنا رہی ہوں کہ کس طرح یہ ظاہر کروں۔ جاؤ۔ مجھے زیادہ نہ ستاؤ۔ ابھی وقت نہیں آیا۔ جب بلاؤں تب آنا۔ میرا دل بہت کمزور ہے۔ میں اتنا برداشت نہیں کرسکتی۔ مجھے اس طرح تنگ نہ کرو۔

عمدہ خانم۔ جی ہاں بیگم صاحبہ مجھے سب معلوم ہے مگر میں بھی بڑی مصیبت زدہ ہوں۔ میرا بھی تو کچھ خیال چاہئے۔ میں ابھی برداشت نہیں کرسکتی۔ للہ مجھ پر رحم کرو۔ میری دکان کا نام بدنام ہوجائے گا۔ میرا سب کاروبار بگڑ جائیگا افسوس میں ماں کی محبت کو صدمہ دینے آئی ہوں

فرحت زمانی (بے چین ہوکر) خدا کے واسطے جلدی بتاؤ میری بچی تو اچھی ہے۔ دشمنوں کی طبیعت کیسی ہے

عمدہ خانم۔ ہاں ہاں میں بتاتی تو ہوں۔ تمہاری بچی کسی کی محبت میں گرفتار ہے۔ گو اس کی کچھ اہمیت نہیں۔ معمولی بات ہے مگر وہ میری طرف سے بہت بے پروا ہوگئی ہے۔ خالی اپنے پہننے اوڑھنے

اور جناب سینگھاڈ کا ہی خیال رکھتی ہے اور کسی بات
کی پروا نہیں کرتی۔ ان سب باتوں کو میں برداشت
نہیں کر سکتی۔
فرحت زمانی۔ خدا اپنی امان میں رکھے۔ کس سے
محبت ہو گئی ہے؟
عمدہ خانم۔ بیگم صاحبہ میں تو خالی ایک ہی کو جانتی ہوں۔
فرحت زمانی۔ ایک کو ہم کیا کہا؟ ہوش میں آ کر بات
کہو۔
عمدہ خانم۔ جناب میں بالکل ہوش میں ہوں۔
مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ایسی باتوں کو بس
ایک دفعہ شروع ہو جانا چاہئیے۔
فرحت زمانی۔ ہاں ہاں تمہارے تجربے پر مجھے اعتبار
ہے مگر عمدہ خانم میرا کہنا تو یہ ہے کہ......
عمدہ خانم (بات کاٹ کر) تمہارا جو جی چاہے کہو
بس اب مجھ پر رحم کرو اور اپنی لڑکی کو بلا لو۔
فرحت زمانی۔ یہ تو میں جانتی ہی تھی کہ وقت پر تم
آنکھیں دکھاؤ گی اور سارا غصہ مجھ پر اتارو گی۔
عمدہ خانم۔ بیگم صاحبہ غصہ کی کوئی بات نہیں۔ میں
تمہاری لڑکی سے تنگ آ گئی ہوں۔ گستاخ لڑکی
مجھے گالیاں دیتی ہے۔ دکان کی چیزیں جتنی میں
چاہتی ہے بیچتی ہے اور جس کو چاہتی ہے دے
دیتی ہے۔ میرے سارے کاروبار کا ناس کر دیا۔
دکان کی اچھی اچھی چیزیں جو میں نے گاہکوں کے
لئے رکھی ہیں استعمال کرتی ہے اور جب میں منع
کرتی ہوں تو لڑتی ہے اور پھر کھانا پینا بند کر دیتی
ہے۔ کپڑے خراب کر دیتی ہے اور بے پوچھے غائب
ہو جاتی ہے۔ دکان کی کچھ پرواہ نہیں کرتی۔ میں
اب یہ سب کچھ نہیں سہہ سکتی۔
فرحت زمانی (بات کاٹ کر) میری لڑکی بھولی بہت
ہے۔ تو اب تم اسے کسی طرح معاف نہیں کر سکتیں؟
عمدہ خانم۔ بس بیگم بس۔ خدا معاف کرے۔ میں
جاتی ہوں۔ بھولنا مت جو میں نے کہا ہے۔ اچھا
سلام (جانے لگتی ہے)
فرحت زمانی۔ ارے ٹھہر تو۔ ابھی جلدی نہ کر۔ دیکھ
یہ مجھ پر ظلم ہے۔ تو خوب جانتی ہے کہ میں کیا کر سکتی
ہوں۔ میری بچی پر رحم کر۔ اس کی خطا معاف
کر دے۔ تھوڑے دنوں کی بات ہے۔ میں
جلدی ہی بلا لوں گی۔
عمدہ خانم۔ جی نہیں میں نہیں جانتی۔ اپنی باتیں
تم کو خوب معلوم ہیں دوسروں کی پرواہ ہی نہیں
(بڑبڑاتی ہوئی کمرے کے باہر چلی جاتی ہے)
فرحت زمانی (روتی ہوئی) یا اللہ میں کس آفت
میں پھنس گئی۔ اپنی معصوم بچی کو کہاں رکھوں۔
کس کے سپرد کروں۔ یہ راز اب چھپا نہیں رہ
سکتا۔ دیکھیں کیا گل کھلتا ہے۔ میری بچی کی کوئی
خطا نہیں۔ وہ بالکل میری طرح ہے۔ میرا بھی
اس عمر میں دل بہت ملائم تھا۔ لوگوں کی باتوں
کا بہت جلد اعتبار کر لیتی تھی اور محبت کرنے لگتی تھی
ہائے میری بچی..... مگر اب کیا کرنا چاہئیے۔ مجھے
جلدی ہی کوئی راہ نکالنی چاہئیے۔ نہیں تو کام
بگڑ جائے گا۔ لیجے لو وہ بھی آ رہے ہیں
(ہمایوں مرزا ایک زنانہ کنٹوپ پہنے ہوئے آتے ہیں
آتے ہیں)
ہمایوں مرزا۔ بہت بہت شکریہ بیگم۔ ہا۔ ہا۔ ہا
میری پیاری بیگم۔
فرحت زمانی۔ تمہارا اس سے مطلب؟ (دل میں)
ارے کیا سب حال معلوم ہو گیا۔
ہمایوں مرزا (خوش ہو کر) میرے لئے ضرور یہ حیرت
کی بات ہے۔ مجھے مطلق اس کا خیال بھی نہ تھا۔
فرحت زمانی (حیرانی سے) مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی۔
ہمایوں مرزا۔ مجھے بہت پسند ہے۔ بہت خوبصورت
ہے۔

فرحت زمانی (ہنس کر) آپ بالکل درست کہتے ہیں۔
وہ بہت خوبصورت ہے۔

ہمایوں مرزا۔ (حیرانی سے) "وہ" پیاری فرحت تم قواعد کی بہت سخت غلطی کر رہی ہو۔ یعنی زبان کی غلطی۔

فرحت زمانی۔ زبان کی غلطی؟

ہمایوں مرزا۔ ہاں زبان کی غلطی۔ جو چیز پاس ہوتی ہے اُسے "یہ" سے مخاطب کرتے ہیں اور "وہ" تو اُس وقت استعمال کرتے ہیں جب وہ چیز دور ہو یا غائب ہو۔ "یہ ٹوپی" کہہ سکتے ہیں اور "وہ ٹوپی" اس وقت استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ ٹوپی تو میرے پاس ہے۔ میرے سر پر (اتار کر دکھاتا ہے)

فرحت زمانی (بھولی بن کر) اوہ آپ ٹوپی کی بات کہہ رہے تھے۔

ہمایوں مرزا۔ (ہنس کر) ہاں اور کیا۔ یہی تو عمدہ خانم کی دکان سے آئی ہے اور اسی کے لئے تو وہ آئی تھی واقعی بہت اچھی ہے۔ مجھے بہت آرام دے گی۔ مجھے ضرورت بھی تھی ایک ٹوپی کی۔ پیاری بیگم میں شکریہ ادا کرتا ہوں (اچھی طرح دیکھتا ہے) ارے اِس پر تم نے کاڑھ بھی رکھا ہے۔ ل۔ ر ان حروف سے کیا مطلب ہے۔ شاید کوئی محبت کا لفظ ہوگا۔

فرحت زمانی (دل میں) اب سمجھ میں آیا۔ میری بچی کی ٹوپی کا ذکر ہو رہا ہے۔ ل۔ ر یعنی لالہ رخ۔ (زور سے) اُس نے اپنا نام کاڑھا ہے۔

ہمایوں مرزا۔ (حیرانی سے) کس نے؟

فرحت زمانی (ہنس کر) میری معصوم بھولی بھالی لڑکی لالہ رخ نے۔

ہمایوں مرزا۔ ہیں۔ کیا۔ لالہ رخ تمہاری بھولی بھالی لڑکی؟ کیا تمہاری کوئی لڑکی بھی ہے؟

فرحت زمانی (ہنس کر) ذرا [illegible]

ناسمجھ نہ بنو۔ لالہ میرے پہلے خاوند کی لڑکی ہے
ہے۔

ہمایوں مرزا۔ (غصہ سے) تم نے مجھے دھوکا کیوں دیا؟ بولو

فرحت زمانی (آگے بڑھ کر قدموں پہ جھکتے ہوئے) پیارے میں نے غلطی کی۔ نادم ہوں اور معافی مانگتی ہوں افسوس مجھے اس وقت جھوٹ بولنا پڑا کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ ہماری شادی بغیر اس دھوکے کے نہیں ہو سکتی۔ میں اچھی طرح جانتی تھی کہ تم اولاد سے بہت گھبراتے ہو۔ اگر سچ پوچھو تو میرا اس میں کوئی قصور نہیں۔

ہمایوں مرزا۔ (غصہ میں کانپتے ہوئے) بیوقوف۔ اگر مجھے اس سازش کی پہلے خبر ہوتی تو ....

فرحت زمانی۔ (بات کاٹ کر۔ سینے سے لپٹتے ہوئے) پیارے۔ بس اب جانے دو۔ ایسا تو ہوتا ہی ہے۔ یہ عورت کی خاصیت ہے۔ اب پچھلے قصے کو جانے دو۔ بھول جاؤ۔ اب فکر سے ہوگا ہی کیا۔ کچھ فائدہ نہیں ملے گا۔ میری بچی لالہ رخ بڑی عقلمند اور خوبصورت ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم اُس سے محبت کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جو کچھ ہوا اچھا ہوا۔ بس پیارے اب خوش ہو جاؤ میری بچی تمہیں آرام اور آسائش پہنچانے میں میرا ہاتھ بٹائے گی۔ میری مدد کرے گی اور تمہاری خدمت کرے گی۔ ہمیں نوکر کی ضرورت بھی تھی اُسے نوکر ہی سمجھ لو بس اور کیا چاہئے

ہمایوں مرزا۔ (ہاتھ جھٹک کر غصہ میں) دور ہو کم بخت دھوکا۔ فریب۔ مگر اب اس کا علاج کیا؟

فرحت زمانی (ہاتھ پکڑ کر) پیارے تم بڑے بہادر ہو مجھے پہلے سے معلوم تھا کہ تم بہت نیک دل ہو اور اچھی طبیعت رکھتے ہو۔ تمہاری طبیعت پر بھروسہ تھا اور امید تھی کہ جب یہ حقیقت کھلے گی تو تم بے باپ
کی بچی پر ضرور [illegible] کرو گے [illegible]

کے کام سیکھنے کے لئے عمدہ خانم مغلانی کے ساتھ
کر دیا تھا۔ مگر اب یہ ہماری عزت اور آبرو کے
خلاف ہے کہ ہماری بچی دکان پر رہے۔ اسلئے
اپنے باپ کے پاس رہنا چاہئے۔ اور ......

ہمایوں مرزا۔ اپنے باپ ؟

فرحت زمانی (محبت سے) ہاں پیارے اب اس کے
تم باپ ہوئے نا۔ جہاں دو اچھی طرح اچھی طرح
کھاتے پیتے ہیں تیسرے کے لئے کیا کھانا پڑ جائے گا
تھوڑی سی کفایت سے ہم تینوں اچھی طرح رہ سکتے
ہیں۔ مجھے دیر نہ کرنی چاہئے۔ پھر دھوپ ہو جائیگی
ابھی دس بجے ہیں۔ میں گاڑی لے کر جاتی ہوں
اور ابھی اپنی بچی کے ساتھ واپس آتی ہوں۔

(جلدی سے کمرے کے باہر چلی جاتی ہے)

ہمایوں مرزا۔ (دل میں) اُف اتنی کوشش اور خیال
کے بعد بھی اس طرح بچے کا اچانک آسمان سے
کود پڑنا گو مجھے بہت ناگوار ہے مگر خیر خوش قسمتی سے
لڑکی ہے۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ رہے گی اور
اُسے کام کاج میں مدد دے گی اور میرے بھی آرام کا
خیال رکھے گی۔ اگر لڑکا ہوتا تو بہت مصیبت
ہوتی۔ اُف پھر تو میں برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

(زرینہ نوکرانی ہاتھ میں خط لئے ہوئے کمرے میں جھانکتی ہے)

ہمایوں مرزا (غصہ میں) کیا چاہتی ہے ؟

زرینہ (ڈر کر) سرکار یہ فرحت زمانی بیگم کے نام خط
آیا ہے۔ ہرکارہ کہتا تھا کہ ضروری خط ہے۔

ہمایوں مرزا۔ (ہاتھ بڑھا کر) لاؤ مجھے دو۔

(زرینہ خط دے دیتی ہے اور ہمایوں مرزا خط لے کر
فوراً پھاڑتے ہیں)

زرینہ (دل میں) خدا خیر کرے (زور سے) حضور
یہ کیا کیا۔ یہ آپ کا خط نہیں ہے۔

(ہمایوں مرزا کچھ نہیں سنتے۔ لفافہ میں سے خط نکال کر
زور زور سے پڑھنے لگتے ہیں)

میری پیاری والدہ تسلیم ......

ہمایوں مرزا۔ (حیرانی سے) ہیں یہ کیا "میری والدہ"
کیا یہ میری بیوی کے نام خط ہے (پتہ دیکھتا ہے)
"مسٹر ہمایوں فرحت" کو ملے۔ زرینہ! کیا یہ
میری بیوی کا خط ہے ؟

زرینہ۔ جی ہاں جناب۔

ہمایوں مرزا۔ اچھا۔ بڑی حیرانی کی بات ہے۔

(پھر پڑھتا ہے)

میری پیاری والدہ تسلیم
آپ کو یہ سن کر افسوس ہوگا کہ میں سول لائن کے
جیل خانہ میں بند ہوں۔ بالکل معمولی سی بات پر
یعنی صرف ۴۰۰ روپئے کے قرضے کی وجہ سے سزا
بھگت رہا ہوں۔ اچھی اماں مجھے جلدی اس تکلیف
سے نجات دلوائیے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے
ایک امیر تاجر سے شادی کر لی ہے۔ .... (خدا کی
پناہ اس سے کیا مطلب) ... میں امید کرتا ہوں
اگر اُن کے دل میں ذرا سا بھی رحم ہوگا اور انسانیت
سے کام لیں گے تو اس کوشش کر فوراً مجھے چھڑانے
کی کوشش کریں گے اور قرضہ ادا کر دیں گے کیونکہ
وہ اپنے بیٹے کو ایسی سزا میں رہنے دینا گوارا نہ
کریں گے۔ فقط آپ کا بیٹا منصور

(اپنا بیٹا۔ خوب مذاق کیا ہے۔ میرا بیٹا۔ بدمعاش
خوب شد۔ یک نہ شد دو شد

ہمایوں مرزا۔ آہ یہ دوسری آفت اور نازل ہوئی۔

زرینہ۔ بیچارہ۔ نوجوان۔ مصیبت زدہ۔

ہمایوں مرزا۔ ہاں بیچارہ نوجوان۔ بالکل ٹھیک کہتی ہے۔

زرینہ۔ جناب میں آپ کو نہیں کہہ رہی ہوں بلکہ منصور
کو کہہ رہی ہوں۔ بیچارہ بڑا ہونہار۔ خوبصورت
اور جوان لڑکا ہے۔

ہمایوں مرزا۔ اس کے خوبصورت اور جوان ہونے
سے مجھے کیا فائدہ۔ خوبصورت اور جوان ہوگا اپنے لئے

میں نے ایسے بہت سے خوبصورت اور نوجوان
لڑکے قرضے کے بوجھ میں دبے ہوئے دیکھے ہیں
ہائے بدنصیبی ایک تو پہلے ہی رو رہا تھا اب دوسرے
صاحب بھی تشریف لے آئے۔ اُف اتنا برداشت
نہیں کر سکتا۔ (زرینہ کی طرف دیکھ کر) تو ہی آفت
کی پرکالہ ہے۔ نہ کسی کام کی نہ کاج کی۔ تجھے سب باتیں
معلوم تھیں۔ تو ہی نے مجھے دھوکا دینے کے لئے یہ کام
کیا اور مجھے فریب دیا۔ کیا تجھے شرم نہیں آتی۔ دور
ہو کمبخت۔

زرینہ۔ (ہاتھ مٹکا کر) لے لو مجھ سے لڑنے آئے ہیں
سرکار مجھے شرم کیوں آتی۔ خدا کے واسطے ایسی باتیں
نہ کیجئے اور بے فائدہ کسی کو نہ ستائیے۔

ہمایوں مرزا۔ (غصہ سے) بس چپ رہ مکار حرافہ
زبان چلاتی ہے۔ ایک بچہ تو میں نے برداشت کیا
میں نے سوچا جانے دو۔ کوئی بات نہیں مگر اب دو۔
دو ہوگئے۔ یہ کس طرح جانے دوں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔

(باہر سے فرحت زمانی کی آواز آتی ہے)

ہمایوں مرزا۔ لو بیگم صاحبہ بھی اپنی آفت کی پڑیا کے
ساتھ آرہی ہیں۔ بڑی مصیبت میں جان آگئی۔ اچھا
زرینہ جاؤ۔

زرینہ۔ بہت اچھا سرکار۔ (دل میں) بہت بُرا ہوا
جو خط ان کو دے دیا۔ دیکھئے اب کیا ہوتا ہے۔ مگر خیر۔

(بڑبڑاتی ہوئی باہر جاتی ہے اور دوسرے دروازے
سے فرحت زمانی اور لالہ رُخ آتی ہیں)

فرحت زمانی۔ (کمرے کے باہر سے) لالہ دیکھو ڈرنا مت
اچھی طرح باتیں کرنا۔ ارے کانپ کیوں رہی ہو۔
اچھا میرے پیچھے آجاؤ (کمرے میں جاکر) لو پیارے
میں آگئی۔ دیکھا کتنی جلدی۔ پیاری لالہ جاؤ۔
اپنے والد کو سلام کرو۔

لالہ رُخ (جھجکتے ہوئے) کیا یہ صاحب باپ ہیں؟

فرحت زمانی (پیار سے) لڑکی کیا ہوگیا پڑھتی کیوں نہیں۔

لالہ رخ۔ (دل میں) بڑے غصہ میں ہیں۔ شکل پھول
کر کپا ہوگئی ہے۔ آگے بڑھ کر سلام کردوں۔ "ابا
جی سلام"۔

فرحت زمانی۔ (آگے بڑھ کر اور ہاتھ میں ہاتھ لے کر)
پیارے کیا بات ہے۔ کیا طبیعت ناساز ہے۔

ہمایوں مرزا۔ (ہاتھ جھٹک کر) بس خاموش رہو
میں صاف صاف کہے دیتا ہوں کہ میں یہ سب برداشت
نہیں کر سکتا۔

فرحت زمانی۔ (خوف زدہ ہوکر) خدایا رحم کر۔
کیا میری غیر موجودگی میں کوئی بات تمہارے مزاج
کے خلاف ہوگئی۔ بڑا افسوس ہے۔ مگر بات تو
بتاؤ کیا ہوا؟

ہمایوں مرزا۔ (غصہ میں) زیادہ بات مت کرو۔
پڑھ لو اِس خط کو۔

فرحت زمانی (خط پڑھ کر) اللہ رحم کر۔ پیارے کیا
یہ سچ ہے کہ میرا بچہ قید میں ہے۔ اسے جلدی بتاؤ
نہیں تو میں مر جاؤں گی۔ ارے جلدی کرو۔ کوئی
میرے بچے کو لے آئے (روکر) پیارے جلدی
بتاؤ میں کیا کروں۔ تم ہی جاؤ پیارے۔ اچھی
میرا منہ نہ دیکھو۔ میں اس کو برداشت نہیں
کر سکتی (کرسی سے گر پڑتی ہے)

ہمایوں مرزا۔ (جل کر) کیا اچھا مذاق ہے۔ خوب۔
میں تمہارے بیکار بے مصرف لڑکے کا قرضہ بھی ادا
کروں۔ بھلا کیوں؟

فرحت زمانی۔ (تھوڑی دیر میں خود اُٹھ کر) ہائے
اللہ میں مر گئی۔ ارے یہاں آرام سے بیٹھے کیا باتیں
بنا رہے ہو۔ اب جاؤ جلدی کرو۔ پھر باتیں بنا لینا
میرا بچہ قید کی مصیبت سہہ رہا ہے۔ جلدی سے لے کے
گھر لے آؤ۔ جاؤ۔

ہمایوں مرزا۔ کیا گھر لے آؤ۔ اوہو۔ کیوں۔ کیا مجھے۔۔

فرحت زمانی (بات کاٹ کر) ہاں اور کیا۔ جلدی لے آؤ

فضول کیوں دیر کر رہے ہو (سنبھل کر) پیارے
جہاں ہم تینوں کھائیں گے تو کیا چوتھے کو نوالہ نہ
ملے گا۔ تم تو بڑے رحمدل ہو۔ دیکھو ابھی سے اعتراض
نہ کرو

ہمایوں مرزا۔ (جل کر) اچھا یہ سلسلہ کبھی بند بھی ہوگا۔
پہلے میں ایک تھا۔ تمہارے آنے سے دو ہو گئے
پھر تین اور اب چار ہوا چاہتے ہیں۔

فرحت زمانی (رو کر) میرے پیارے مجھے نہ ستاؤ
میرے اوپر رحم کرو۔ میری مصیبت کو زیادہ
نہ بڑھاؤ۔ برداشت کی حد ہوتی ہے۔ ذرا میری
طرف دیکھو۔ اپنے بچے کو جلدی لے آؤ۔

ہمایوں مرزا۔ میرا لڑکا؟ زیادہ بیوقوف نہ بنو۔ میرے
لڑکا ہی کہاں تھا جواب ہو گیا۔ ایسے بچے بنائے
بناتے ہیں پاگل نہ ہو جاؤں

فرحت زمانی۔ اف بڑے بے رحم ہو۔ سنگدل۔ ذرا
ترس چھو تک نہیں گیا۔ حیوان کے حیوان ہی رہے۔

ہمایوں مرزا۔ (کھڑے ہو کر) شکریہ بیگم تمہارے ان
محبت بھرے القاب کا۔ مجھے معلوم نہ تھا
(جانے لگتا ہے)

فرحت زمانی (ہاتھ پکڑ کر بٹھا دیتی ہے) تم کیوں جاتے ہو
آرام سے بیٹھو۔ میں ہی غارت ہوتی ہوں اور منہ
کالا کرتی ہوں کیونکہ تمہارے ظلم اور سنگ دلی سے
یا تو میں مر جاؤں گی یا پاگل ہو کر تمہارا منہ نوچ لوں گی
(تھوڑی دیر خاموش رہ کر۔ پھر مسکرا کر بولی) میرے
پیارے میرا قصور معاف کرو۔ یہ فرض تو اب پورا
کرنے ہی سے ادا ہوگا۔ اب سوچ بچار، غم و غصہ کا
کیا ذکر۔ جا کر لڑکے کو لے آؤ (ہاتھ پکڑ کے) کیوں
ستاتے ہو۔ کیوں تنگ کرتے ہو۔ بس ہنسی ہو چکی
اب میں اور کچھ سننا نہیں چاہتی۔ جاؤ میں حکم دیتی
ہوں۔ کیا میرے حکم کو ٹالو گے۔ بس جاؤ اپنے لڑکے
کو لے آؤ (کمرے کے باہر چلی جاتی ہے)

ہمایوں مرزا (جل کر) خوب میرا لڑکا۔ ان ہی باتوں
کو خانگی آرام و راحت کہتے ہیں۔ میں باز آیا ایسے
آرام و راحت سے۔

لالہ رخ۔ جناب آپ میری امی کے ساتھ جو یہ وحشیانہ
سلوک کرتے ہیں کیا یہی آپ کو مناسب ہے۔ آپ
کو شرم نہیں آتی؟

ہمایوں مرزا۔ (غصہ میں) اچھا اب تو مجھے سبق دے گی؟

لالہ رخ (بڑے غصہ سے) میری امی جان آپ سے
بیحد محبت کرتی ہیں کیا اُس محبت کا یہی جواب ہے۔

ہمایوں مرزا۔ (حیران ہو کر) کیا خوب بڑی عجیب محبت ہے؟

لالہ رخ (محبت کے لہجے میں) جب وہ مجھے دیکھنے آیا
کرتی تھیں تو آپ کی تعریف میں سارا وقت صرف
ہو جاتا تھا۔

ہمایوں مرزا (تعجب سے) اچھا تو پھر؟

لالہ رخ (پیار سے) ہاں آپ کی بہت تعریف کیا
کرتی تھیں۔ کہا کرتی تھیں کہ میں نے ایسا پیارا
محبت کرنے والا۔ خوبصورت حسین و چالاک سولہ سالہ
گبرو جوان کبھی نہیں دیکھا۔

ہمایوں مرزا۔ (بات کاٹ کر) مگر میں ابھی ساٹھ سال
کا کہاں ہوں۔ ابھی تو کل ۵۹ سال اور کچھ مہینے
ہوتے ہیں۔ یہ تندرستی اور خوبصورتی تو پیدائش
سے میری مشہور ہے۔ بچپن میں چھوٹی چھوٹی لڑکیاں
مجھ سے کھیلنے کے لئے ترسا کرتی تھیں اور ان ہی
باتوں پر کئی دفعہ لڑکیوں میں لڑائی بھی ہوئی۔
مگر خاص کر ۲۰ سال پہلے تو سارے شہر میں مشہور
تھا۔ مگر خیر بچپن کے قصے کو جانے دو۔ اب میں خوش
ہوں کہ تمہاری امی مجھے پسند کرتی ہیں۔

(باقی آئندہ)

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، منصف اور دماغی کام کرنے والے اکثر زکام نزلہ وکمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں۔ ان حضرات کے لئے یہ عجیب غریب دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھ کر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کیسا ہی پرانا نزلہ و زکام ہو اس کے استعمال سے اس کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجے کی مقوی دماغ بھی ہے۔ ضعف اعضا کو بیحد مفید ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپ کو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہ مل سکے گی۔

قیمت فی شیشی پانچ تولہ۔ ایک روپیہ چار آنے

معجون شباب آور

قوت مردمی اور دل و دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے

زہریلی اور نشے کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔ تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کر لیا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی پانچ تولہ پانچ روپے۔ نمونے کی شیشی ایک تولہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ۔ **ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی**

آپ کی تفریح اور دلچسپی کیلئے ایک بالکل نیا کھیل
قومی تاش رجسٹرڈ
تعلیمی تاش کمپنی دہلی نے تیار کیا ہے۔ تعلیمی تاش کھیلتے کھیلتے جب طبیعت گھبرا جائے تو قومی تاش کھیلئے۔ یہ بالکل نئی ایجاد ہے
اس تاش کو ہر شخص خواہ وہ تعلیم یافتہ ہو یا بے پڑھا ہو کھیل سکتا ہے۔ اس تاش میں ۵۲ پتے ہیں لیکن یہ عام
بازاری تاش سے مختلف ہے۔ اس سے وہ تمام کھیل کھیلے جا سکتے ہیں جو عام تاش سے کھیلے جاتے ہیں۔ اس تاش
کی آخری چار تصویریں یہ ہیں:- (۱) سپاہی (۲) بادشاہ (۳) پبلک (۴) انصاف۔ یعنی سپاہی سے بڑا
بادشاہ۔ بادشاہ سے بڑی پبلک اور پبلک سے بڑا انصاف۔ اس تاش کے کھیلنے سے قومیت کے جذبات پیدا ہوتے
ہیں۔ آپ اس تاش کو منگا کر بہت خوش ہوں گے۔ نہایت عمدہ چار رنگوں میں چھپوایا گیا ہے۔ قیمت فی بکس صرف ۴؍
اپنے شہر کے اچھے دکانداروں سے خریدیئے۔ بذریعہ وی پی چار بکسوں سے کم نہیں بھیجے جائیں گے۔ ایجنسی کے لئے
مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔
طلسمی تاش رجسٹرڈ
یہ تاش قومی تاش سے تیار کیا گیا ہے۔ اس میں ۲۰ پتے ہیں۔ وہ لوگ جنھیں شعبدے بازی سے دلچسپی ہو اس تاش کو ضرور منگائیں

دولھا میاں کی پریشانی

ایک تو اُس کا رنگ تھا ہی کسی قدر سانولا، اس پر نکلے جوانی کے مہاسے اور جوشِ خون کے دھبے۔ اب چہرے کی بدنمائی میں کوئی کسر نہ تھی۔ شادی قریب آگئی تھی۔ یہ بیچارہ بہت پریشان تھا۔ اُس کے ایک دوست نے خوبصورتی کی جادو اثر دوا **گُلنار** اس کو دی۔ چند ہی روز استعمال کیا تھا کہ مہاسے وغیرہ تو سب غائب ہوگئے اور رنگت نکھر کر چہرہ بھی کافی خوشنما ہوگیا۔ اُس کے سارے دوستوں نے اس زبردست تبدیلی کو دیکھا۔

گُلنار

کیل، مہاسے اور جھائیاں دور کرنے اور رنگت صاف کرنے میں اکسیر صفت ہے۔ یہ بازار کی طرح کوئی کریم یا پاؤڈر نہیں ہے بلکہ طب کی ایک عجیب دریافت ہے جس کی بے نظیر کامیابی پر سب کو رشک ہے۔ دنیا کی کوئی دوا گلنار کے مقابلے پر نہیں لائی جاسکتی۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

منیجر صنعتی اسٹور۔ قرولباغ۔ نئی دہلی

صرف تین دِن ——— اور

خوفناک دمہ ہمیشہ کے لئے ختم

ہم نے دمہ کے لئے جو بے انتہا عجیب علاج دریافت کیا ہی اُسے ہم فخر کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ کو دمہ کی شکایت ہی اور وہ پرانی ہو یا نئی آپ

"دمہ کی قدرتی دوا"

منگا لیجئے۔ یہ صرف تین دن استعمال ہوتی ہے اور عام دعویٰ یہ ہے کہ انشاء اللہ تین ہی دن میں دورہ بالکل بند ہو جائے گا لیکن ہم احتیاطاً نو دن کے لئے دوا بھیجتے ہیں کہ پھر کبھی اگر شکایت ہو تو تین دن اور کچھ دنوں بعد پھر تین دن استعمال کی جا سکے اس کے بعد انشاء اللہ اس مرض کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔

قیمت دو روپے۔ محصول معاف

منیجر صنعتی اِسٹور۔ قرولباغ۔ نئی دہلی

اُجلاپھل
بانجھ پن یا اولاد نرینہ کی جادو صفت دوا جس کی کامیابی کا اوسط ۷۵ فیصدی ہے
یہ دوا طبی دنیا کا عجیب و غریب اِنکشاف ہے۔ اگر امراضِ خبیثہ موجود نہ ہوں تو اِس دوا
کی کامیابی یقینی ہے۔ آپ اگر دنیا کی سب سے بڑی نعمت اولاد سے محروم ہیں یا آپ کے ہاں
لڑکا نہیں ہوتا تو اُجلاپھل طلب کیجئے اور چند ہی ماہ بعد اِس کا روح پرور اور شاندار نتیجہ دیکھئے
دوا کے ساتھ ہم تحریری ضمانت بھیجتے ہیں کہ اگر ناکامی ہو تو قیمت واپس منگا لیجئے۔
قیمت دس روپئے
منیجر صنعتی اِسٹور قرولباغ۔ نئی دہلی

رسالہ ہونہار دہلی

سالانہ چندہ دو روپے

Regd. No. L.

WHY IT IS USEFUL TO ADVERTISE

IN

The Tijarti Dunya Delhi?

This magazine has got its circulation amongst rich and wealthy people who can purchase your goods and become your permanent customers.

It is a mine of useful informations concerning commerce and Industry, so every body likes to read and considers its study of foremost importance therefore your goods can draw the attention of majority.

Every good library and Industrial centre possesses a copy of this journal where people thousands in number go throught it

Therefore for the prosperity of your business or indurtry it is profitable to advertise in it. For more informations write to to Manager:-

TIJARTI DUNYA SADAR, BAZAR, DELHI.

Printed & Published by Mukhtar Ahmad at Khwaja Electric Press Delhi.

TIJARTI DUNYA DELHI.

A Magazine for Manufactureres and Businessmen

صنعت اور تجارت کا ماہوار رسالہ

تجارتی دنیا دہلی

زیر ادارت -

فیاض حسین (جامعی)، مختار احمد (جامعی)

ترقی کی عملی تدابیر بتانے والا ۔ صنعت و تجارت کا ماہوار رسالہ

تجارتی دنیا

سالانہ چندہ عہ

قیمت فی پرچہ ۲ر

جلد ۱ | بابت ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۴

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ:۔ مینیجر رسالہ تجارتی دنیا ۔ قرولباغ ۔ نئی دہلی

زر

شاعرِ فطرت نظیرؔ نے اس نظم میں بہت سے لطیف اشارات کئے ہیں لیکن اُن سے قطع نظر شاعر نے عام خیالات کی جو ترجمانی کی ہے اس کا لُطف پڑھنے کے بعد آپ کو معلوم ہوگا۔ حیرت یہ ہے کہ اس "خالص شاعرانہ" بیان میں بعض حقیقتیں بالکل ناقابلِ انکار ہیں اور کہیں کہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑا عالمِ 'نفسیاتِ انسانی' سے بحث کر رہا ہے۔ ایڈیٹر

دنیا میں کون ہے جو نہیں ہے فدائے زر | جتنے ہیں سب کے دل میں بھری ہے ہوائے زر
آنکھوں میں، دل میں، جان میں، سینے میں جائے زر | ہم کو بھی کچھ تلاش نہیں اب سوائے زر

جو ہے سو ہو رہا ہے سدا مبتلائے زر
ہر اک یہی پکارے ہے دن رات ہائے زر

کتنے تو زر کو نقشِ طلسمات کہتے ہیں | اور کتنے زر کو کشف و کرامات کہتے ہیں
کتنے خدا کی عین عنایات کہتے ہیں | کتنے اسی کو قاضیِ حاجات کہتے ہیں

جو ہے سو ہو رہا ہے سدا مبتلائے زر
ہر اک یہی پکارے ہے دن رات ہائے زر

یہ پانی اب جو زیست کے سب کی نشانی ہے | زر کی جھلک کو دیکھ کے اب یہ بھی پانی ہے
یارو ہماری جس کے سبب زندگانی ہے | یہ پانی یہ نہیں ہے وہ سونے کا پانی ہے

جو ہے سو ہو رہا ہے سدا مبتلائے زر
ہر اک یہی پکارے ہے دن رات ہائے زر

آبِ طلا کی بوند بھی اب جس کے ہاتھ ہے | وہ بوند کیا ہے چشمۂ آبِ حیات ہے
دنیا میں عیش، دین بھی عشرت کے ساتھ ہے | زر وہ ہے جس سے دونوں جہاں میں نجات ہے

جو ہے سو ہو رہا ہے سدا مبتلائے زر
ہر اک یہی پکارے ہے دن رات ہائے زر

سرمہ کی جس کے پاس طلا کی سلائی ہے
آنکھوں میں اُس کی آب بڑی روشنائی ہے
ہے عرش، فرش سب اسے دیتا دکھائی ہے
خالق نے دیکھ نور کی پُتلی بنائی ہے

جو ہے سو ہو رہا ہے سدا مبتلائے زر
ہر اک یہی پکارے ہے دن رات ہائے زر

زر کھان میں پڑا ہے تو واں بھی بہار ہے
شمشیر پر چڑھا ہے تو واں بھی بہار ہے
دیوار میں لگا ہے تو واں بھی بہار ہے
گر خاک میں پڑا ہے تو واں بھی بہار ہے

جو ہے سو ہو رہا ہے سدا مبتلائے زر
ہر اک یہی پکارے ہے دن رات ہائے زر

زر کے دیئے سے پیر و استاد نرم ہو
زر کے سبب سے دشمن بیداد نرم ہو
جو شوخ سنگ دل ہے پری زاد نرم ہو
زر وہ ہے جس کو دیکھ کے فولاد نرم ہو

جو ہے سو ہو رہا ہے سدا مبتلائے زر
ہر اک یہی پکارے ہے دن رات ہائے زر

کپڑے میں گر لگا ہے طلائی کلابتوں
میں اُس کے تار تار کی تعریف کیا کہوں
ہو دسترس تو چور اُچکے کو کیا کہوں
میرے ہی دل میں ہے کہ میں ہی اس کو چھین لوں

جو ہے سو ہو رہا ہے سدا مبتلائے زر
ہر اک یہی پکارے ہے دن رات ہائے زر

ہوتی ہیں زر کے واسطے ہر جا چڑھائیاں
کٹتے ہیں ہاتھ پاؤں، گلے اور کلائیاں
بندوقیں اور ہیں کہیں توپیں لگائیاں
کُل زر کی ہو رہی ہیں جہاں میں لڑائیاں

جو ہے سو ہو رہا ہے سدا مبتلائے زر
ہر اک یہی پکارے ہے دن رات ہائے زر

اب جن کے گھر میں ڈھیر ہیں سونے کے دام کے
ہر اک امیدوار ہیں اُن کے سلام کے
سب مل کے پاؤں چومے ہیں اُن کے غلام کے
کیا رتبے ہیں طلائے علیہ السلام کے

جو ہے سو ہو رہا ہے سدا مبتلائے زر
ہر اک یہی پکارے ہے دن رات ہائے زر

نظیر اکبرآبادی رح

دستِ غیب کا عمل پڑھ رہے ہیں

کیمیا (سونا چاندی) بنانے کی کوشش کر رہے ہیں
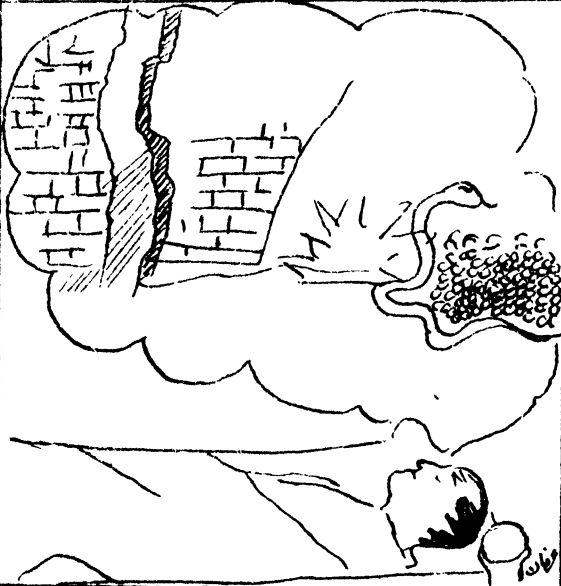
سٹّے پر روپیہ لگانے کے لئے کلید سٹّہ دیکھ رہے ہیں

دفینے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

آئینے پر چاندی کی قلعی کرنا

از جناب غلام اچھے صاحب۔ الیکٹریشن۔ پہاڑ گنج دہلی

برادر گرامی قدر جناب غلام اچھے صاحب کا یہ عطیہ ہم فخر اور مسرت کے ساتھ شائع کرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ موصوف نے تمہید میں کڑوی مگر بہت کھری باتیں سنائی ہیں۔ چونکہ آپ عملی آدمی ہیں، ہم ان سب باتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ امید ہے کہ جناب موصوف حسب وعدہ اسی طرح "تجارتی دنیا" کو نوازتے رہیں گے۔ فی الحال اس دریا دلی اور کرم فرمائی کے جواب میں ہمارے پاس کچھ نہیں مگر وہی کاغذی شکریہ جس کا طعنہ ہمیں مضمون کی تمہید میں دیا گیا ہے۔

ایڈیٹر

ہندوستانی صناعوں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ کام سکھانے کے بڑے چور ہوتے ہیں اور انھیں اگر کوئی چیز معلوم ہو تو اسے اس طرح چھپاتے ہیں جس طرح بلی اپنی ان کہنی چیز کو چھپاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ایجاد تو کجا صنعت و حرفت میں معمولی ترقی بھی نہیں ہوتی۔ الزام بظاہر درست ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ صنعت خواہ کسی قسم کی ہو اس کا سیکھنا اتنا آسان نہیں ہوتا جتنا لوگ عام طور پر سمجھتے ہیں۔ الزام دھرنے والے اصل میں وہ لوگ ہوتے ہیں جو بالکل کورے ہوتے ہیں اور خالی باتیں بنانے کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ آپ کسی چیز کو معلوم کرنے کے لئے صرف چند میل سفر کیجئے اور سرگردان و پریشان پھر کر آخر کار وہ چیز معلوم کر لیجئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ پھر آپ آسانی کے ساتھ کسی کو تبلانے پر آمادہ نہیں ہوں گے۔ برسوں کی

جانکاہ محنت کے بعد ایک شخص کوئی چیز دریافت کرے تو آپ اس پر بخل کا الزام لگاتے رہئے۔ لیکن کچھ اس نے ولی کا جامہ نہیں پہن رکھا کہ اپنی متاع عزیز کو یوں سر بازار لٹا دے۔ یہ اصول تو قدرتی ہے اور اس سے مجال انکار نہیں کہ ہر کوشش کا بدلہ اور ہر محنت کی مزدوری ملتی ہے سو ہندوستان کا غریب صناع کس امید پر اپنا ہنر آشکار کرے۔ بہت سے باتونی یورپ کی مثال پیش کرتے ہیں۔ لیکن یہ دھوکا ہے۔ وہاں بڑے سے بڑا صنعتی راز بڑی آسانی سے "پبلک" کر دیا جاتا ہے اور حیرت انگیز ترقیوں کی بلندیاں اسی وسعت قلب اور کمال ہمت کا نتیجہ ہیں۔ لیکن یاد رکھئے کہ اہل یورپ ہماری طرح کے بے حس نہیں ہیں۔ وہ اپنے بہترین دماغوں کی قدر کرتے ہیں جو قدر کرنے کا حق ہے۔ وہاں اگر کسی نے محنت سے کوئی بات

دریافت کی تو سارے ماہرین بلا کسی معاوضے کے اُسے مشورے دیتے ہیں۔ اُسے آگے بڑھاتے ہیں۔ اُس کو مکمل کرتے ہیں۔ صناع ایک مفید چیز پیش کرتا ہے لوگ اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں۔ کوئی چیز ایجاد ہوتی ہے تو گورنمنٹ اُس کی سرپرستی کرتی ہے اور خود عوام اُس کی مدد کرتے ہیں۔

اس معیار کو ہندوستان میں فی الحال پیش کر کے ہندوستانیوں کو ملامت کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ کوئی کس صلے کی امید میں سینے کے راز کھولے۔ یہاں سراب اور دریا کو ایک سمجھتے ہیں۔ یہاں پیتل اور سونے میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔ لطف یہ ہے کہ اہل ملک مطالبہ کرتے ہیں کہ رسالوں اور اخباروں میں کا آمد ہنروں کو جنسِ کاسد کی طرح ارزاں کیا جائے۔ لیکن صلہ؟ بے عمل پڑھنے والوں کی زبانی تحسین، ایڈیٹر کا کاغذی شکریہ اور بس!۔ یورپ کا حوالہ دینے والے یہ بھی جانتے ہیں کہ رسالوں میں کوئی صنعتی مضمون موتیوں سے تول دیا جاتا ہے۔

میں اس لمبی تمہید کے بعد اپنے صنعتی مضامین کا سلسلہ "تجارتی دنیا" میں شروع کرتا ہوں۔ میں جو کچھ لکھوں گا وہ دوسروں کی طرح ترجمہ، اخذ و نقل یا سُنی سُنائی باتیں نہیں ہوں گی بلکہ کام کی اور سچی باتیں ہوں گی جن کو میں نے بڑی مصیبتوں سے حاصل کیا ہے۔

"تجارتی دنیا" جس مسلک کو لے کر چلا ہے جیسی بے لاگ اور مفید خدمت یہ کر رہا ہے اور کرنا چاہتا ہے اُس کا تقاضا ہے کہ اہلِ نظر اور اہلِ ہنر اس مقصد میں اُس کی مدد کریں۔ میں اُس کے خیالات سے اتفاق رکھتا ہوں اور نوجوانوں میں ہنر اور صنعت کا رواج دیکھنا چاہتا ہوں اس لئے بے تکلف اپنی ناچیز خدمات پیش کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ دوسرے بزرگ بھی روایتی بخل سے کام نہ لیں اور تجارتی دنیا کو اُس کے اصلی معیار پر پہونچانے کے لئے اُس کی مدد کریں۔

نسخے کے اجزا

سلوشن نمبر ۱

ٹن کلورائیڈ ... ... ۱/۲ اونس
ڈسٹلڈ واٹر ... ... ایک بوتل

سلوشن نمبر ۲

نائٹریٹ آف سلور ... ... ایک ڈرام
ڈسٹلڈ واٹر ... ... ۱/۲ یا ایک بوتل
لائکوار امونیا ۸۸۰ ڈگری ... ... ۱/۲ اونس

سلوشن نمبر ۳

سوڈا ٹارٹریٹا Soda Tartrata ... ایک ڈرام
ڈسٹلڈ واٹر ... ... ایک بوتل

ترکیب

سلوشن نمبر ۱

تمام سلوشنوں کی تیاری کے لئے شیشے کے اونس میژرر کی ضرورت ہوگی۔ یہ نشاندار گلاس ہوتے ہیں جو دواسازی میں کام آتے ہیں اور مختلف پیمانوں اور شکلوں میں ملتے ہیں۔ کوئی مناسب سائز لے لیا جائے اور اس میں ڈسٹلڈ واٹر ڈال کر ٹن کلورائڈ ڈال دیا جائے آہستہ آہستہ حل کر کے بوتل میں بھر لیا جائے۔

سلوشن نمبر ۲۔

اس کے لئے گلاس کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ڈسٹلڈ واٹر کی بوتل ہی میں سوڈا ٹارٹریٹا ڈال کر ہلا دیجئے یہ فوراً حل ہو جائے گا۔

سلوشن نمبر ۳۔

شیشے کے برتن میں ایک اونس ڈسٹلڈ واٹر و نائٹریٹ آف سلور (ایک ڈرام) ڈال کر حل کر لیا جائے اب امونیا چار چار قطرے کر کے ٹھہر ٹھہر کر ڈالئے۔ چار قطرے ڈالنے کے بعد اس کو تھوڑی دیر کے لئے شیشے کی پلیٹ سے ڈھک دیا جائے اور پھر چار قطرے ڈالے جائیں۔ اسی طرح سارا امونیا ختم کر لیا جائے امونیا ملانے کے دوران میں یہ مرکب مختلف رنگ بدلیگا لیکن آخر میں اپنے اصلی رنگ پر آجائے گا۔ اس محلول کو ایک بوتل اور اگر تیز کرنا مقصود ہو تو نصف بوتل ڈسٹلڈ واٹر میں حل کر لیا جائے۔ اب یہ سلوشن تیار ہے۔

قلعی کرنے کی ترکیب

پامس اسٹون لائیے۔ یہ پیلی مٹی کی طرح کا ایک پتھر ہوتا ہے۔ اسے گلاس اسٹون بھی کہتے ہیں اور سستی قیمت پر شیشے والوں کے ہاں مل جاتا ہے جس شیشے پر قلعی کرنی ہو اس پر یہ ذرا سا پامس اسٹون ڈال کر رگڑیے تاکہ شیشہ بالکل صاف اور بے داغ ہو جائے سلوشن نمبر ۱ میں سے تھوڑا کسی شیشے یا چینی کی کشتی میں ڈال کر شیشے کو اس میں غوطہ دے لیجئے۔ اب شیشے کو ایک ہموار سطح پر رکھئے۔ دو حصہ سلوشن نمبر ۲ اور دو حصہ سلوشن نمبر ۳ کو ایک علیحدہ برتن میں ملا لیجئے اور اسے ہلاتے ہوئے سلوشن کو شیشے پر اندازاً اتنی مقدار میں ڈالئے کہ تمام شیشے پر ایک پتلی سی تہ اس سلوشن کی چڑھ سکے۔ آدھ گھنٹے بعد شیشے کو اٹھائیے۔ اس پر سے پانی گر پڑے گا۔ تھوڑے عرصہ میں جب یہ خشک ہو جائے تو کوئی سا وارنش اور تھوڑا سا سیندور ملا کر اس پر لگا دیجئے تاکہ سلوشن چھپ جائے اور مضبوط اور پائدار بھی ہو جائے شیشہ تیار ہو گیا۔

نوٹ۔ تمام سلوشن سبز رنگ کی بوتلوں میں رکھے جائیں نسخے کی سب چیزیں عام ہیں اور ہر شہر میں آسانی کے ساتھ مل جاتی ہیں۔ اونس دو تولہ چار ماشے کا اور ڈرام ۶۰ قطروں کے برابر ہوتا ہے۔ سب چیزیں صحیح وزن سے لی جائیں

نسخے کے اجزا مکمل ہیں اور تیاری و ترکیب تفصیلی پوری تشریح کے ساتھ کی گئی ہے۔ احتیاط سے کام لیا جائے تو نتیجہ نہایت عمدہ ہوگی لیکن ممکن ہے کہ اب بھی کوئی دشواری پیش آئے اس لئے تجربہ سے ساری مشکلات حل ہو جائیں گی

اگر کوئی صاحب اس کام سے دلچسپی رکھتے ہوں اور اسے باقاعدہ کرنے کا ارادہ ہو تو مجھ سے ضروری مشورہ لے سکتے ہیں اور عملی طور پر سیکھنے کی خواہش ہو تو میں بڑی خوشی سے بلا معاوضہ سیکھا بھی دونگا۔

مسیح الملک حکیم جمیل احمد خاں صاحب کی مخالفت

کچھ عرصہ سے "قومی گزٹ میرٹھ اور دوسرے اخبارات میں مسیح الملک حکیم جمیل احمد خاں صاحب کے خلاف مضامین شائع ہو رہے ہیں جن میں اُن کی ذاتِ گرامی پر نہایت ناپاک اور ذلیل حملے کئے جا رہے ہیں اور اُن کے سکریٹری شپ کے زمانے کو ناکام بتانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور نہایت ہی معمولی معمولی باتوں کو بڑھا چڑھا کر نہایت مبالغے کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔

جناب حکیم صاحب پر عاید کردہ الزامات صحیح ہیں یا غلط یا اُن میں وہ برائیاں ہیں یا نہیں اس کا جواب تو پھر دیا جائے گا لیکن سرِ دست ہم قومی گزٹ نکالنے والوں سے اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آپ اپنی اس حرکت سے قوم کی تعمیر نہیں کر رہے بلکہ قوم کی تخریب کے درپے ہیں۔ کیا ہندوستانی دواخانہ اور طبیہ کالج وغیرہ قومی ادارے نہیں ہیں کیا آپ کی اس حرکت سے ان اداروں کو نقصان نہیں پہونچے گا۔ کیا ہندوستانی دواخانہ کے مخالفوں اور دشمنوں کے ہاتھ مضبوط نہ ہو جائیں گے۔ آپ کے اخبار کا نام قومی اخبار ہے۔ آپ کو تو قوم کی بھلائی کے متعلق مضامین لکھنے چاہئیں اور ایسے بیہودہ و خبر اور اخلاق سے گرے ہوئے مضامین شائع نہ کرنا چاہئیں۔

جن بزرگوں نے سکریٹری شپ کا عہدہ حکیم جمیل احمد خاں صاحب کو تفویض کیا ہے وہ آپ سے زیادہ حکیم صاحب کو جانتے ہے۔ اگر آپ ہندوستانی دواخانہ یا اُس سے متعلق دوسرے اداروں کی اصلاح چاہتے ہیں تو اپنے اخبار میں اصلاحی مضامین لکھیں نہ کہ تخریبی۔ ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ آپ کسی خاص مطلب کے پورا ہونے کی وجہ سے ایسے مضامین شائع کر رہے ہیں یا ان کے شائع کرنے سے آپ کی کوئی خاص غرض وابستہ ہے۔ ایسی حرکت کر کے آپ اخبار نویسی کے نام کو بٹہ نہ لگائیے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس قسم کے مضامین کی اشاعت اپنے اخبار میں بند کر دیں گے۔

ایڈیٹر"

صنعتی تعلیم

(از جناب محمد بشیر الدین صاحب۔ ایڈیٹر البشیر اٹاوہ)

ہندوستان میں تعلیم یافتوں کی بیکاری کا مسئلہ اس قدر اہم اور پیچیدہ ہوگیا ہے کہ جس کی وجہ سے ان تعلیم یافتہ لوگوں کے سرپرست، ماہرین فن تعلیم۔ سیاسی مدبر۔ گورنمنٹ اور خود محکمہ تعلیم پریشان ہے۔

ہر ایک جماعت کا یہ خیال ہے کہ موجودہ تعلیم ناقص اور بیکار ہے۔ کثرت سے ایسے اصحاب ہیں کہ جن کی یہ رائے ہے کہ صنعتی تعلیم کو ترقی دینا چاہئے۔ اختلاف جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ امور عامہ کی تعلیم کے ساتھ صنعتی تعلیم کا انتظام کیا جائے اور بعض کی یہ رائے ہے کہ جداگانہ صنعتی کالج قائم کئے جائیں چنانچہ ممالک متحدہ کی اسمبلی میں بھی یہ مسئلہ پیش ہوا کہ یونیورسٹی کے ساتھ اخبار نویسی۔ نقاشی اور دوسری صنعتوں کا انتظام کیا جائے بحث و مباحثہ کے بعد انجام کار مسئلہ ایک منتخب شدہ کمیٹی کے سامنے غور کرنے کے لئے سپرد کردیا گیا اور ممبران کمیٹی کا انتخاب ہوگیا۔

ہماری رائے اس معاملے کے متعلق یہ ہے کہ موجودہ تعلیم کے ساتھ صنعتی تعلیم کا انتظام ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ اگر موجودہ تعلیم کے ساتھ صنعتی تعلیم کا انتظام کیا جائے گا تو اچھے صناع اور اچھے دستکار اس سے پیدا نہیں ہوسکتے۔ ہم تو یہاں تک کہنے کو تیار ہیں کہ غیر تعلیم یافتہ صناعوں کا مقابلہ بھی یہ لوگ نہیں کرسکتے۔

بڑھئی کا کام سکھانے کے لئے مینوئل ٹریننگ اور زراعت کی تعلیم ہائی اسکولوں میں شامل ہے لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ زراعت کی عملی تعلیم کے واسطے طلبا کو جس قدر وقت دیا جاتا ہے وہ بہت ہی ناکافی ہے مینوئل ٹریننگ میں طلبا کو کام میں مشاقی حاصل کرنے کے لئے بہت تھوڑا وقت دیا جاتا ہے۔ ڈرائنگ جو ایک قسم کی صنعت ہے ہائی اسکول کے بعد بہت ہی محدود انٹر کالجوں میں ڈرائنگ کی تعلیم کا انتظام ہے اور ہائی اسکول کی تعلیم کے بعد ڈرائنگ کی تکمیل کرنے کے واسطے سوائے انجینیرنگ کالج رڑکی یا آرٹ کالج لکھنؤ کے کہیں دوسری جگہ تعلیم کا انتظام نہیں ہے۔

سائنس کی تعلیم جو جاپان، یورپ اور امریکہ کی ترقی کا باعث ہوئی ہندوستان میں یہ تعلیم جس طریقے پر دی جاتی ہے عملاً وہ نتیجہ بخش ثابت نہیں ہوتی۔ اس کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ یورپ میں سائنس کی تعلیم کے ساتھ فیکٹریوں اور ملوں میں طلبا کو عملی کام سکھایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں اس کا انتظام نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ہم اس نتیجے پر پہونچتے ہیں

کہ مڈل اسکولوں تک تعلیم عام ہو اور مختلف قسم کے صنعتی مدارس اور کالج قائم کئے جائیں اور مڈل اسکولوں کے پاس کرنے کے بعد جن طالب علموں کو صنعتی کاموں سے زیادہ دلچسپی ہو اُن کو صنعتی کالجوں میں بھیج دیا جائے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ جو لوگ صنعتی مدارس میں تعلیم پائیں گے اُن کی کھپت کہاں ہوگی۔ چونکہ غیر ممالک کی مصنوعات کا مقابلہ ہاتھ کی دستکاری نہیں کرسکتی ہندوستان میں اسی وجہ سے چھوٹے چھوٹے کارخانے جن میں کم سرمایہ لگے بہت ہیں انفرادی حیثیت سے ناممکن ہے کہ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد طالب علم خود صنعتی کارخانے قائم کریں۔

چھوٹے سرمائے والے مختلف اشیاء کے چھوٹے چھوٹے کارخانے کھول سکتے ہیں بشرطیکہ اُن کو یہ امید ہو کہ ان کا تیار کیا ہوا مال آسانی سے نکل جائے گا اور یہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک بیرونی مصنوعات کا داخلہ ملک میں بذریعہ قانون ممنوع قرار نہ دیا جائے۔ یا غیر ملکی مصنوعات پر اس قدر زیادہ محصول نہ بڑھا دیا جائے کہ بیرونی مصنوعات ہندوستانی مصنوعات کا مقابلہ نہ کرسکیں لیکن ایسی کارروائی کرنا اسمبلی کیا گورنمنٹ ہند کے اختیار سے بھی باہر ہے اور ان تمام خرابیوں کی ایک ہی وجہ ہے کہ ہندوستان غلام ہے۔ جب تک ہندوستان کو کامل آزادی نصیب نہ ہوگی ہندوستان کا افلاس اور مصیبت دور نہیں ہوسکتی۔

(بقیہ صفحہ ۱۲)

کتے کے کاٹے کا علاج بہت کامیاب علاج ہے اور ۹۵ فیصدی اشخاص اس علاج سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اب آپ خود فیصلہ کرسکتے ہیں کہ پاسچیور نے کتنا بڑا کام کیا۔ کیا اس کا نام اس قابل نہیں ہے کہ اس کو ہر فرد بشر ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھے؟

جب پاسچیور کی معلومات کی اہمیت کو عوام نے سمجھا تو انھوں نے روپیہ جمع کرکے اس کے نام سے ملک فرانس میں ایک ادارہ قایم کیا اور دوسرے ملکوں میں بھی اس ادارے کی شاخیں قائم کی گئیں۔ پاسچیور کی وفات کے بعد اس کو ایک عبادت خانہ میں جو کہ اس ادارے کے نیچے بنا ہوا ہے دفن کیا گیا۔

پاسچیور ایک سنجیدہ مزاج۔ ذہین اور محنتی طالب علم تھا۔ کام کی وہ اسقدر اہمیت سمجھتا تھا جتنی کہ عوام عبادت کی اہمیت سمجھتے ہیں۔

.... اس کا مقولہ تھا کہ جب کوئی شخص کچھ مدت تک کسی کام میں لگا رہے تو پھر اس کو بغیر کام کے جینا دوبھر ہو جائے گا۔ اس کا اعتقاد تھا کہ تمام دنیوی چیزوں کی زندگی کا انحصار محنت و مشقت پر ہے۔ پاسچیور نے کبھی ہمت نہیں ہاری اس کا اعتقاد تھا کہ کوشش کرنے والا ضرور کسی نہ کسی دن اپنی کوششوں میں کامیاب ہوتا ہے۔ وہ صرف سوچتا ہی نہ تھا بلکہ تدبیروں کو عملی جامہ بھی پہناتا تھا۔ اس کا خاص مقصد عوام کو فائدہ پہونچانا تھا۔ کم بولنا۔ کم سونا اور صبح سویرے اٹھنا اس کی عادت میں داخل تھا۔ عاجزی و انکساری اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی جو بڑے لوگوں کا خاص جوہر ہے۔

فرانس کا ایک مشہور سائنس داں

لوئس پاسچیور

(مترجمہ - محمود حسن صاحب - بجنوری)

آپ نے ملک فرانس کا نام تو ضرور سنا ہوگا۔ آج اُس ملک کے ایک مشہور سائنس داں کے حالات زندگی آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ غور سے پڑھیئے اور دیکھیئے کہ کس طرح سے ایک معمولی آدمی اپنی ہمت اور استقلال کے باعث ترقی کرتے کرتے اپنے آپ کو انتہائی بلندی پر پہونچا لیتا ہے۔

لوئس پاسچیور ۱۸۲۲ء میں بمقام آربوئس پیدا ہوا اُس کا باپ ایک معمولی سپاہی تھا لیکن بچہ کے ماں باپ چاہیے کتنے ہی غریب کیوں نہ ہوں وہ اِس بات کو کبھی گوارا نہیں کرتے کہ ان کا بچہ تعلیم سے بے بہرہ رہے اور دنیا کے لوگ اُس کو جاہل کہہ کر پکاریں۔ چنانچہ پاسچیور کے باپ نے بھی اپنے بیٹے کو ایک پرائمری اسکول میں داخل کرا دیا اُس زمانہ میں اُس کو پڑھنے کا اس قدر شوق لگا کہ وہ روزانہ رات کو اپنے گھر پر کتابوں کا مطالعہ کرنے اور اپنے باپ سے مدد لینے لگا۔ جب پاسچیور نے پرائمری اسکول پاس کر لیا تو اُس کے باپ نے اُس کو پیرس پڑھنے کے لئے بھیج دیا۔ لیکن پیرس میں اُس کی طبیعت نہ لگی اور عزیز و اقارب اور وطن کی محبت نے اُس کو وطن لوٹنے پر مجبور کیا۔ چنانچہ پاسچیور اپنے گھر واپس آگیا لیکن اِس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ پڑھائی سے اُکتا کر اپنے گھر چلا آیا تھا۔ نہیں بلکہ وہ پیرس سے واپس آنے پر بھی ایک اسکول میں برابر جاتا رہا اور اس طرح سے اُس نے اپنے سلسلۂ تعلیم کو برابر جاری رکھا۔

۱۸۴۲ء میں لوئس پاسچیور کو دوبارہ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے پیرس جانا پڑا۔ اِس مرتبہ اُس نے پیرس پہونچ کر ٹیچرس ٹریننگ کالج میں داخلہ کرا لیا اور وہ ایک پرائیویٹ معلّم کی حیثیت سے لڑکوں کو حساب سکھلا کر روپیہ کماتا اور اُس روپئے سے اپنی فیس ادا کیا کرتا۔ کیونکہ اب اُس کے والدین اس قابل نہ تھے کہ اُس کی پڑھائی کے اخراجات کو برداشت کر سکتے۔ کالج میں لوئس پاسچیور کو بمقابلہ دوسرے مضامین کے کیمسٹری سے زیادہ دلچسپی تھی۔

۱۸۴۸ء میں ملک فرانس میں مشہور و معروف فرانسیسی انقلاب رونما ہوا۔ اُس زمانہ میں لوئس پاسچیور نپولین بوناپارٹ کی فوج میں بھرتی ہوگیا اور اس طرح سے اپنے ملک کو ظلم و ستم کے پنجے سے رہائی دلانے میں کوشاں

۱۸۵۴ء میں پاسچیور نے للی نامی مقام میں بود و باش اختیار کی۔ یہاں پر وہ ایک عرصہ تک خمیر کا سبب دریافت کرنے میں مشغول رہا۔ آخر کار بڑی محنت و جانفشانی کے بعد اس نے معلوم کر ہی لیا کہ دودھ گھی اور دیگر اشیا میں خمیر بوجہ آکسیجن کے پیدا نہیں ہوتا بلکہ خمیر ان جراثیم کی بدولت پیدا ہو جاتا ہے جو کہ اس چیز میں پہلے ہی سے موجود ہوتے ہیں۔ اگر وہ مار ڈالے جائیں تو خمیر ہرگز پیدا نہ ہوگا۔

اس تحقیق کا معلوم کرنا تھا کہ لوئس پاسچیور پر اہل ملک کی نظریں پڑنے لگیں۔ چنانچہ ۱۸۵۷ء میں پاسچیور کو پیرس کے نزدیک اکول نارمیل کے مقام پر سائنس کی معلومات کا ڈائرکٹر مقرر کیا گیا۔ حالانکہ یہاں پر سائنس کی تحقیقات کے لئے سامان ضروری موجود نہ تھا تاہم پاسچیور برابر اپنی تحقیقات میں مصروف رہا۔

۱۸۶۵ء میں ملک فرانس میں ریشم کے کیڑوں میں ایک خاص وبا پھیلی اور ریشم کے کیڑے بہت زیادہ تعداد میں مرنے لگے جس سے ملک کی صنعت و حرفت کو بہت بڑا نقصان پہونچنے لگا۔ ڈیوما کی ماتحتی میں ایک مجلس اس بیماری کی تحقیقات کے لئے مقرر ہوئی۔ یہی ڈیوما پاسچیور کو اکول نارمیل کے مقام پر کیمسٹری پڑھایا کرتا تھا۔ پس اس نے اپنے شاگرد پاسچیور کو بھی اس بیماری کی تحقیقات میں حصہ لینے کے لئے مدعو کیا۔

اب سنئے پاسچیور نے اپنی عمر بھر میں ریشم کے کیڑوں کو دیکھنا تو درکنار ان کے متعلق کبھی کچھ پڑھا بھی نہ تھا لیکن ہمت اور استقلال دیکھئے کہ تقریباً دو سال تک ریشم کے کیڑوں کا تجربہ کرتا رہا اور ان کے متعلق ہر قسم کی معلومات بہم پہونچانے میں مصروف رہا یہاں تک کہ اس کو معلوم ہو ہی گیا کہ بیماری ریشم کے کیڑوں کے انڈوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اس تحقیق کے ذریعہ سے اس نے اٹلی اور اپنے ملک فرانس کی ریشم کی تجارت کو ایک نقصانِ عظیم سے بچا لیا۔

پاسچیور نے مویشیوں اور دیگر پالتو جانوروں کی بیماریوں کے متعلق کتابوں کے ذریعہ معلومات کیں وہ کتابوں کے مطالعہ ہی کے ذریعہ سے اس نتیجہ پر پہونچا کہ انسان کے بدن میں ایسے جراثیم داخل کئے جا سکتے ہیں جو بیماری کو روک سکیں۔ چنانچہ اسی بنا پر ٹیکہ لگانے کی مشق کی اور سب سے پہلے ٹیکہ کو اپنے ملک فرانس میں مروّج کیا جو آجکل اسقدر رواج پا چکا ہے کہ آپ اور ہم طاعون اور دیگر امراض سے بچنے کے لئے بڑی خوشی سے لگواتے ہیں۔ یہ پاسچیور ہی کا کارنامہ ہے۔

اس کے بعد پاسچیور نے اپنی توجہ ایک اہم اور خطرناک بیماری کی طرف مبذول کی۔ یہ بیماری پاگل کتّے کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہے۔ انگریزی میں اس کو ہائڈروفیبیا کہتے ہیں۔ اس بیماری میں انسان کا بچنا بڑا مشکل ہوتا تھا۔ اور اس مرض کا مریض کتّے ہی کی بولی بولا کرتا تھا۔ علاج معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہزارہا جانیں تلف ہو جاتی تھیں۔ لیکن اس مرض کا علاج ہاتھ نہ آتا تھا۔ آخر کار پاسچیور نے بڑی چھان بین کے بعد اس بیماری کا علاج معلوم کر ہی لیا۔ چنانچہ آجکل

(باقی صفحہ ۱۰ کالم ۲)

موسمی بخار

(از حکیم مولوی امام الدین صاحب۔ کوٹھی نہر چانوٹ)

موسمی بخار جس کو ملیریا بخار سے موسوم کرتے ہیں یہ ایک خطرناک اور مہلک مرض ہے جس سے ہر سال ہزاروں جانیں تلف ہوتی ہیں۔ شاید ہی کوئی ایسا خوش نصیب گھر ہوگا جو اس سے محفوظ ہو۔ بچے بوڑھے نوجوان۔ عورتیں اس کے ہاتھوں نالاں ہیں اور سب سے بڑی پریشانی یہ ہے کہ یہ موذی بخار ایک ہی دن میں انسان کا خون خشک کر دیتا ہے اور جیسے ہوتا ہے اسے بہت لاغر اور کمزور کر دیتا ہے۔ اس کے حملے کی تکلیف کو صرف وہی شخص جانتا ہے جس کو اس ظالم سے واسطہ پڑے۔

اسہال اس بخار کے ساتھ اسہال۔ قے اور پیچش کی عام شکایت ہے۔ اس مصیبت سے بچنے کے لئے چند تدابیر اور نسخے ذیل میں درج کرتا ہوں۔

تدابیر

(۱) حتی المقدور مچھروں کو ہلاک کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس بارے میں کروڈ آئل بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔

(۲) مکانات۔ گندی نالیوں اور موریوں کی صفائی

(۳) سونے کے وقت مچھر دانی استعمال کی جائے۔

(۴) کمروں میں دھوپ اور ہوا کی آمد ورفت ہوتی چاہئیے۔ نمی کو دور کیا جائے۔

(۵) کپڑوں اور بستروں کو روزانہ دھوپ میں رکھا جائے

(۶) بوقت شام کمروں میں دھواں کیا جائے تاکہ مچھر تلف ہو جائیں۔

(۷) ہر روز غسل کیا جائے اور کڑوے تیل کی مالش کی جائے۔

(۸) خوراک سادہ ہو۔ نہ زیادہ کھایا جائے اور نہ اتنا کم کہ جسم میں کمزوری آ جائے۔

(۹) سڑے ہوئے پھل۔ بادی اور گرم اشیا۔ تلی چیزیں اور بازاری مٹھائیاں استعمال نہ کی جائیں

(۱۰) لباس صاف ستھرا ہو۔ ہفتہ میں ایک دفعہ ضرور بدل لیا جائے یا اسی کو دھو لیا جائے۔

(۱۱) بوقت صبح کونین کھائی جائے۔

(۱۲) رات کو چائے جس میں سونف ڈالی گئی ہو پی جائے

(۱۳) قبض کی شکایت نہ ہونے دی جائے۔

(۱۴) پانی جوش دے کر پیا جائے۔

(۱۵) گاہے گاہے کونین مکسچر کا بھی استعمال کیا جائے

(۱۶) ۔ بعض لوگوں کو کونین نقصان دیتی ہے اس لئے وہ حسب ذیل گولیاں استعمال کریں۔

ست گلو　دانہ الائچی خورد　طباشیر　زہر مہرہ خطائی
۱ تولہ　۱ تولہ　۱۶ ماشہ　۶ ماشہ
کونین سلفاس　مشک کافور
۶ ماشہ　۳ ماشہ۔

سب ادویات کو پیس کر لعاب بہی دانہ میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ بلغمی مزاج والے دو گولیاں ہمراہ شربت عناب ۵ تولہ استعمال کریں۔ اگر شربت مذکور میں عرق سونف اور عرق گلاب کا اضافہ کر لیا جائے تو زیادہ موزوں ہے۔ قبض دور کرے گا اور تقویت دے گا۔ نیز دردِ معدہ اور تے کو فائدہ دے گا۔

سفوف برائے بخار

ست گلو　دانہ الائچی خورد　طباشیر
ایک تولہ　ایک تولہ　ایک تولہ

سب کو کوٹ کر سفوف بنا لیں اور سات پڑیا باندھ لیں۔ ایک پڑیا بخار کے اتر جانے کے بعد استعمال کی جائے۔ اگر شربت مل جائے تو شربت سے اور نہ ملے تو پانی سے کھالی جائے۔

حب شفا (تپ لرزہ کے لئے مفید ہیں)

تخم دھتورہ　زنجبیل یعنی سونٹھ　گو ندببول
ایک تولہ　۶ ماشہ　ایک تولہ

ریوند چینی　ایک تولہ

سب کو باریک کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائی جائیں اور بخار آنے سے پہلے دو گولیاں پانی کے ساتھ کھائی جائیں۔

شربت ملیریا۔ (برائے بخار دیرینہ)

گلو　صندل سرخ　صندل سفید
دو تولہ　دو تولہ　دو تولہ

مد خت نیم کی چھال　کھانڈ
آدھ پاؤ　ایک سیر

رات کو مذکورہ بالا ادویات کو دو سیر پانی میں بھگو دیا جائے اور صبح کو شربت بنا لیا جائے۔

نوٹ۔ ان ادویات کے استعمال کرنے سے پہلے ہلکا سا مسہل لینا ضروری ہے کیونکہ جب تک معدہ صاف نہ ہو۔ دوائی اثر نہیں کرتی۔

اخبار تعلیم۔ لاہور

دنیا کا سب سے بڑا امیر آدمی

لوگ کہتے ہیں کہ دنیا کا سب سے بڑا امیر آدمی تیل کا بادشاہ جوہن ڈی راک فیلر تھا۔ مگر دراصل دنیا کا سب سے بڑا امیر وہ نہیں بلکہ اس کا لڑکا ہے کیونکہ اسے اپنی والد کی جائداد کے علاوہ اپنی والدہ کی ذاتی جائداد بھی ملی ہے جس پر راک فیلر کا کوئی حق نہیں تھا۔

گذشتہ سال اس نے ......۵ پونڈ کے خرچ سے بچوں کے کھیلنے کے باغ لگوائے ......۱۰ پونڈ مذہب کے نام پر مختلف گرجوں کو خیرات میں دے گئے۔

......۲ پونڈ سے پرانے تاریخی مکانات کی تعمیر کرائی۔

اشیا فروخت کرنے کا فن

تجارتی دنیا کو اس حقیقت کا پورا پورا احساس ہے کہ اشیا خود بخود فروخت نہیں ہوا کرتیں۔ اعلیٰ ترین مال کی فروخت کے لئے مناسب اور صحیح کنولیسنگ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ مطلوبہ اوصاف کی اشیاء مختلف کارخانہ جات سے تیار ہو کر تقریباً برابر کے دام پر فروخت کے لئے بازار میں پیش کی جاتی ہیں۔ چنانچہ ایک فرم یا دوکان کی کامیابی اور شہرت کا انحصار زیادہ تر فروخت کرنے والے کی قابلیت پر ہوتا ہے۔ کسی چیز کو فروخت کرنے سے پہلے اس کے متعلق تجارتی حالات کا مطالعہ اشد ضروری ہے۔ فروخت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی قیمت۔ ترکیب استعمال۔ خاصیت اور پختگی کے متعلق صحیح واقفیت رکھتا ہو اور ساتھ ہی اسی قسم کی دوسری ساخت کی چیزوں کی قیمت معلوم ہونی چاہئے۔ تھوک فروشی میں کارخانہ کے حالات بھی معلوم ہونے چاہئیں۔ فروخت کنندہ میں گاہک کی دلی خواہش جان لینے کی قابلیت ہونی چاہئے کہ گاہک کیا چاہتا ہے اور وہ کس قسم کی چیز سے خوش ہوگا۔ گاہک کی خواہش معلوم کرنے کے بعد اسے مطلوبہ اشیاء پیش کرنی چاہئیں۔ اگر وہ موجود نہ ہو تو اسی قسم کی دوسری ساخت کی چیز دینی چاہئے
فروخت کنندہ کو اس امر کی بخوبی واقفیت ہونی چاہئے کہ اس لائن کے دوسرے دکاندار کے تجارتی طریقے کیا ہیں اور خاص کر جب کہ آپس میں مقابلہ ہو تو ایسی واقفیت بہت ضروری ہے

ہر ایک فروخت کنندہ کو اپنے گاہک سے بہت نرمی سے پیش آنا چاہئے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ دکاندار گاہک کے ہاتھوں چیزوں کے ادھر ادھر بکھر جانے سے بہت چڑھتے ہیں جو ان کے کاروبار کو بہت نقصان پہنچاتا ہے۔ ہر حالت میں خندہ پیشانی سے بات چیت کرنی چاہئے۔ جب تک اس قسم کی عادت پیدا نہ کی جائے گاہک کو خوش نہیں کیا جاسکتا۔ ضدی اور بخیل گاہک کی صورت میں اس ہنر کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے۔

فروخت کرنے والے کو اپنے گاہک اور اپنی فرم دونوں کے مفاد کا خیال رکھنا چاہئے اور دونوں سے دیانتدارانہ برتاؤ کرنا چاہئے۔ بے حد مبالغہ کسی حالت میں بھی فائدہ مند ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ بعد میں اصلیت معلوم ہو جانے پر ساکھ ماری جاتی ہے۔

فروخت کرنے والے کو خوش اخلاق ہونا ضروری ہے۔ اگر ایک مرتبہ کسی وجہ سے وہ گاہک اس سے مال نہ خریدے تو دوسری مرتبہ ضرورت کے وقت اس خوش اخلاق فروخت کنندہ ہی سے مال خریدیگا۔ (تیج)

کام کی باتیں

ٹوٹا ہوا پیمانہ

دوائیں ناپنے کا گلاس (پیمانہ) جب نیچے سے ٹوٹ جاتا ہے تو ردی کر دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ بڑی آسانی سے کارآمد ہو سکتا ہے۔ سگرٹ کے گول گول ڈبے کا ڈھکنا لیجئے۔ اس پر پلاسٹر آف پیرس کی ٹکڑی رکھ کر پیمانے کی ڈنڈی جما دیجئے اور خشک ہونے پر کام میں لائیے۔

انڈے کی پہچان

پاؤ بھر پانی میں آدھی چھٹانک پسا ہوا نمک ملا کر اس میں انڈا ڈالیں۔ اگر ڈوب جائے تو اچھا ہے اور تیرنے لگے تو گندا ہے۔

دھات پر لکھنا

جس دھات پر لکھنا ہو پہلے اس پر صابن یا موم کی ایک تہ جما دیجئے۔ اب اس پر پنسل یا کسی نوکدار چیز سے اتنا گہرا لکھئے کہ دھات کی تہ نظر آنے لگے۔ پھر ایک گلاس میں تھوڑا سا پسا ہوا نیلا تھوتھا اور ذرا سا پسا ہوا نمک ڈال کر بارش کا پانی یا آب مقطر ملائیے اور اس مرکب کو ان حروف پر ڈالئے اور پانچ منٹ بعد صاف کر لیجئے۔

عمارتی نقشوں کے لئے آسان روشنائی
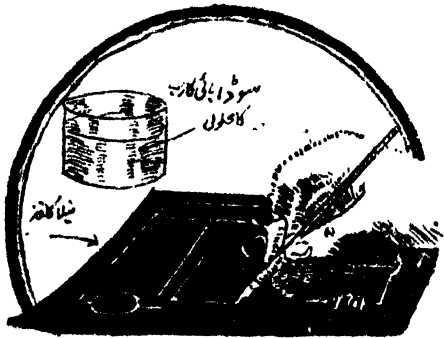
عمارتی نقشوں کے نیلے کاغذ پر لکھنے کی خاص طرح کی روشنائی ہوتی ہے لیکن تھوڑا سا سوڈا بائی کارب پانی میں گھول لیجئے تو بازار کی اعلیٰ درجے کی روشنائی کا کام دے گا

ایڈیٹر

جنگل میں دولت

بس نہ کیجئے جناب، رات بھر سوتے رہے۔ اب سارے دن مفلسی کی شکایتیں اور تقدیر کے شکوے ہوں گے۔ لیکن دن شروع ہونے سے پہلے آج آپ کو میرے ساتھ چلنا ہوگا۔

کیسا سہانا وقت۔ کتنا دلکش سماں۔ ڈھاک کے درخت کو دیکھئے۔ اس نے سارے بن میں آگ لگا دی ہے۔ میرا خیال ہے کہ گھاس کی آنکھوں میں یہ آنسو دن کے آنے کی خوشی کے ہیں۔ یہ لال موتی کیسے لٹک رہے ہیں؟ آگے بڑھئے۔ اچھا یہ جھاڑی بوٹی کے بیر ہیں۔ ذرا پہاڑی ٹیلوں پر بھی نظر ڈالئے۔ مختلف قسم کے ننھے ننھے خودرو پھول ہیں جو مینا کاری کی صنعت کو یاد دلاتے ہیں۔ اب نیچے آیئے ذرا ہوشیاری سے۔ دیکھئے یہ نازبو ہے۔ اسے ریحان بھی کہتے ہیں۔ وہی جس کے کالے خشخاشی بیج آپ شربت میں ڈال کر پیتے ہیں ــــ اوہو آپ کو گلاب چنبیلی یاد آرہی ہے۔ چھوڑئیے ان تکلفات کو۔ یہاں سادگی کا لطف اٹھائیے۔ خودرو پھولوں کی بھینی بھینی خوشبوؤں سے یہاں کی ساری فضا بس رہی ہے لیکن ان ساری خوشبوؤں میں کیکر کی لے ذرا زیادہ اونچی ہے۔ جی چاہتا ہے باہر کا سانس نہ لیا جائے۔

ذرا ٹھہرئیے آپ آسانی سے گذرتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ یہ ہزاروں جڑی بوٹیاں آپ کو پکار رہی ہیں۔ ان سب کو دیکھنے کی فرصت تو اس وقت نہیں ہے۔ ہاں صرف ایک طرف میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ جی ہاں یہ۔ اسے آک یا مدار کہتے ہیں آپ تو اسے بہت حقیر اور بیکار چیز سمجھتے ہوں گے۔ اور دیکھئے اس کی کتنی کثرت ہے۔ ہر قدم پر اس کا پودا ملتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ جتنی اس کی بہتات ہے اتنا ہی یہ عجیب و غریب ہے۔ جی ہاں۔ آپ تعجب کیا کرتے ہیں۔ یہ پیٹ کی بیماریوں کے لئے بے انتہا مفید ہے۔ میں اسے سر سے پاؤں تک جادو سمجھتا ہوں اس کے خوشنما پھول ملاحظہ کیجئے۔ یہ ابھی کھلے ہیں۔ میں انہیں دولت کہتا ہوں۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنگل میں ہر طرف چاندی کی چوڑیاں بکھری ہوئی ہیں۔

اچھا آپ ان کلیوں کو توڑ کر جمع کر لیجئے کم از کم دو سیر تو ہوں۔ اب گھر جا کر انہیں دھوپ سے بچا کر کسی جگہ رکھ دیجئے۔ چند دن میں یہ سوکھ جائیں گی اور اب ان کا وزن صرف پاؤ بھر یا کچھ زیادہ رہ جائے گا۔ نوشادر۔ لونگ۔ سونٹھ۔ پیپل بوٹی۔ کالی مرچیں نمک سانبھر۔ نمک سیاہ۔ نمک کھاری۔ نمک لاہوری

اجوائن دیسی ۔ پودینہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ اور سونف
چار تولے لیجئے۔ ان سب کو کوٹ چھان کر اس میں
آک کی وہ سوکھی ہوئی کلیاں کوٹ چھان کر ملا دیجئے
یہ بے نظیر چورن تیار ہو گیا اسے خوش ذائقہ کرنے
کے لئے تھوڑی سی سفید کھانڈ اور بڑھا لیجئے ۔ یہ چورن
پیٹ کی تمام شکایتوں کا تیر بہدف علاج ہے۔ کھٹے
ڈکار ۔ بدہضمی ۔ پیٹ کی سختی ۔ تلی وغیرہ کے لئے ایک
یا دو ماشہ چورن پانی سے پھانک لیا جائے ۔ پیٹ کے
علاوہ یہ جگر کی بیماریوں کے لئے بھی بہت مفید ہے اور عام
صحت پر اس کا بہت خوشگوار اثر ہوتا ہے ۔ اب چند
اور مفید نسخے سنئے

اچھا چورن

زیرہ سیاہ ۔ چار تولہ۔ ست لیموں ، مرچ سیاہ
نمک سیاہ ہر ایک دو تولہ۔ نمک سیندھا ایک تولہ ہینگ
بریاں چھ ماشے ۔ ست پودینہ تین ماشے (یا کچھ کم)
کوٹ چھان کر چورن بنا لیجئے۔ یہ چار رتی سے ایک
ماشے تک کھایا جاتا ہے اور بہت مفید ہے۔

عجیب چورن

سونف چھ تولہ ۔ اجوائن دیسی تین تولہ ۔ زیرہ
سفید (بھنا ہوا) ڈیڑھ تولہ۔ نمک سیاہ ۔ سونٹھ
شورہ قلمی ۔ رائی۔ نوشادر عمدہ ہر ایک نو ماشے
کوٹ چھان کر چورن بنا لیجئے۔ یہ چار ماشے چورن تین تولہ
تازہ پانی سے کھایا جاتا ہے۔ اس سے معدہ کو تقویت
ہوتی ہے ۔ اپھارہ اور درد کے لئے بہت مفید
ہے اور ہضم کو مدد پہنچاتا ہے ۔

ہندوستانی چورن

جوا کھار ۔ دارچینی ۔ لونگ ۔ پوست اترج ۔
سنبل الطیب ۔ زیرہ سفید ۔ تیزج ۔ دار فلفل ۔
تج ۔ ہر ایک تین ماشے ۔ ہلیلہ سیاہ ۔ سماق ۔ گل سرخ
بادیان ۔ مصطگی ۔ پودینہ ۔ نانخواہ ۔ طباشیر سفید
ششیطرج ۔ ہر ایک چار ماشے ۔ ہلیلہ زرد ۔ ہلیلہ کابلی
آملہ ۔ دانہ ہیل ۔ کشنیز خشک ۔ زنجبیل ۔ تربد سفید
کچری بریان ہر ایک چھ ماشے ۔ انار دانہ سات ماشے
نمک لاہوری ایک تولہ ۔ نمک سیاہ ایک تولہ ۔ یہ سب
چیزیں کوٹ پیس کر اس میں تھوڑا سا چینے کا کھار
ملائیے اور پھر سب کو لیموں کے عرق میں بھگو دیجئے ۔
جب خشک ہو جائے تو پیس کر چھان لیجئے ۔ یہ بدہضمی
بھوک کی کمزوری اور پیٹ کی عام شکایت کے لئے اکسیر
ہے ۔ اس سے معدہ کو طاقت پہونچتی ہے اور جگر کی
خرابیاں بھی دور ہو جاتی ہیں ۔

شاہی چورن

قرفہ ۔ سازج ۔ عود ۔ ہیل ۔ اسارون ۔ مصطگی
ہلیلہ کابلی ۔ فرنجمشک ۔ نارمشک ۔ زیرہ کرمانی ۔
دارچینی ۔ اشنہ ۔ فلفل ۔ دار فلفل ۔ زنجبیل ۔
قرنفل ۔ انار دانہ ۔ جوز بوا ۔ کافور اصلی ۔ فاقلہ ہر ایک
دو تولہ ۔ مشک خالص ایک ماشہ ۔ عنبر عمدہ ایک ماشہ

مصری باریک پسی ہوئی چورن کے پورے وزن سے چوگنی۔

یہ چورن دلی کے عالی مرتبہ طبیب کی بیاض سے لیا گیا ہے۔ روایت یہ ہے کہ یہ ارسطو نے اسکندر اعظم کے لئے تجویز کیا تھا۔ یہ اپنے خواص کے لحاظ سے بے نظیر ہے اور ظاہری خوبی کی وجہ سے اسے شاہی چورن کہہ سکتے ہیں۔ یہ معدہ کی تمام خرابیوں، جگر کی کمزوری دسواس۔ نسیان کے لئے بیحد نافع ہے۔ ہاضم طعام ہے۔ دل کو تقویت دیتا ہے۔ خوش مزہ اور خوشبودار ہے۔

نفیس چورن

ارنڈ خربوزہ (پپیتا) لے کر سایہ میں خشک کر لیجئے۔ اسے باریک پیسئے۔ اب اس میں سے پاؤ بھر لیجئے اور اس میں سونٹھ ایک تولہ۔ ہینگ (بریان کی ہوئی) ایک ماشہ زیرہ سفید ایک تولہ۔ پودینہ ایک تولہ۔ کالی مرچ ایک تولہ۔ پودینہ ایک تولہ۔ کالی مرچ ایک تولہ۔ پیپرمنٹ ایک ماشہ یا اس سے بھی کم۔ کوٹ پیس کر چھان لیجئے اور اس کے برابر سفید کھانڈ اور اگر مناسب ہو تو چند قطرے نارنگی کا ست بھی شامل کر لیجئے۔ اعلیٰ درجے کا نفیس چورن تیار ہو گیا۔ خوشبودار ہے۔ بے نظیر ہاضم ہے۔ پیٹ کے درد اور نفخ وغیرہ کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ ایک ماشہ یا اس سے کچھ زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔

معاف کیجئے۔ اس گفتگو میں سورج چڑھ آیا۔ بس اب جنگل سے گھر کا رخ کیجئے۔ میں نے آپ کو چورن کے نہایت اچھے نسخے بتا دئے ہیں۔ اب آپ کو بیکار نہیں رہنا چاہئے۔ سب سے پہلے آک والے چورن ہی کو بنا لیجئے۔ اس میں بہت کم لاگت آئے گی ابتدا میں لوگوں کو تھوڑا تھوڑا یوں ہی دیجئے۔ پرچار کرتے رہئے پھر اس کی پڑیاں بنا لیجئے۔ چونکہ واقعی یہ بہت مفید ہے اس لئے اس کی مانگ فوراً ہوگی۔ پھر آپ اسے خوشنما پیکٹ میں چلائیے۔ اشتہار دیجئے۔ مگر وہی جیسا کہ میں ہمیشہ کہتا ہوں پورے سلیقے کے ساتھ دیجئے آسان۔ مختصر، دلچسپ، دل کش۔ اور ہو سکے تو خوش منظر بھی۔

بس اب حرکت کیجئے اور اگر آپ نے سچے دل اور پورے استقلال سے کام لیا تو مجھے آپ کی کامیابی میں شبہ نہیں ہے۔ خوب یاد آیا۔ چلتے ہوئے ایک اور نادر چیز نوٹ کر لیجئے یہ بہت دلچسپ اور عجیب چورن ہے۔ پاؤ بھر اجوائن دیسی لیجئے اور پاؤ بھر لیموں کا عرق۔ ایک بوتل میں دونوں چیزیں ڈال دیجئے۔ جناب میرا تجربہ اس کے متعلق حیرت انگیز ہے۔ یہ ہے کتنا مختصر اور آسان انگا لیکن پیٹ کی ہر بیماری کا حکمی علاج ہے۔ قبض، اجابت کی بے قاعدگی۔ ہاضمہ کی کمزوری۔ سستی۔ گرانی۔ اعضا شکنی سب کے لئے جادو اثر ہے۔ نہار منہ صبح کو صرف تین ماشے اس کا استعمال کافی ہے۔ آپ اگر مناسب خیال فرمائیں تو اس چورن کو بھی کسی اچھے نام سے تجارتی شکل دے سکتے ہیں۔ پھر کامیابی اور ترقی آپ کے قدموں میں ہے۔ ہاں چورن بنانے اور چلانے کے دوران میں کوئی مشورہ یا مدد درکار ہو تو میں ہر وقت حاضر ہوں۔

مختار احمد۔ جامعی

صنعتی و تجارتی نسخے

تمباکو خوردنی

سورتی زردہ (تمباکو) پتے لے کر انھیں پانی سے دھو لیجئے اور سائے میں خشک کر لیجئے لیکن اتنے نہیں کہ وہ خستہ ہو جائیں۔ اِن پتوں کو کوٹ لیجئے۔ یہ باریک نہوں بلکہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بن جائیں۔ اس تمباکو میں سے آدھ سیر لیجئے اور اس میں۔

مشک	۱۰ قطرے
روغن دارچینی	۲۰ قطرے
لونگ	۱۰ قطرے
عطر گلاب	۱۰ قطرے
نیرولی آئل	۲ قطرے
الائچی کا تیل	۱۰ قطرے

خوب اچھی طرح ملا لیجئے اور چاندی کے ورق بہ قدر ضرورت ملا کر شیشیوں میں بھر کر مضبوط کارک لگا دیجئے۔ یہ سب چیزیں انگریزی خوشبو فروشوں کے ہاں سے مل جائیں گی مشک اور عطر گلاب خریدتے وقت یہ خیال رکھئے کہ یہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ کھانے کے لئے اور لگانے کے لئے۔ تو آپ کھانے والی خوشبو لیجئے۔

پان کی شاہی گولیاں

چونا کھانے کا (صاف شدہ)	۵ تولہ
کتھہ مشین کا عمدہ	ساڑھے سات تولہ
پیپرمنٹ	چھ ماشے
دانہ الائچی کلاں	ایک تولہ
جاوتری	چھ ماشے
زعفران	ایک ماشے
عطر کیوڑہ	ڈیڑھ ماشے
عطر گلاب	ڈیڑھ ماشے
شکر سفید	چار تولے

پہلے چونے کو گائے کے دودھ میں بھگو دیجئے پھر اس میں کتھہ خوب باریک کر کے ملا دیجئے۔ پھر شکر ملائیے اور جاوتری و الائچی پیس کر شامل کیجئے۔ زعفران پانی میں خوب گھونٹ کر ملائیے اس کے بعد پیپرمنٹ اور دونوں عطر (یہ خالص دیسی ہوں گے) ملا کر مونگ کے برابر گولیاں بنائیے اور سایہ میں خشک کر کے چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں بھر لیجئے۔

قوام تمباکو سادہ

تمباکو کے پتے	ایک سیر
مربہ سیب	ایک سیر

کو ملا کر تین دن تک رکھ دیجئے۔ یہ سڑ جائیں گے

اب ان میں حسب ذیل چیزیں باریک کرکے ملائیے

جوز - ۲ ماشے	جاوتری ۲ ماشے
الائچی خورد - ۲ ماشے	الائچی کلاں ۶ ماشے
لونگ چھ ماشے	پانڑی - ۷ ماشے
برادہ صندل سفید - ۶ ماشے	ماوا صندل - ۱½ ماشے

یہ چیزیں ملاکر تین دن بھر سڑنے دیجئے۔ پھر اس میں عطر کیوڑہ ۱½ ماشہ - عطر گلاب ۱½ ماشہ - عطر شمامہ ۲ ماشے مشک چھ ماشے ملا لیجئے - اعلیٰ درجے کا سادہ قوام تمباکو تیار ہو گا۔

ناخن کے لئے سرخ پالش

سندرس	ایک تولہ
چپڑا لاکھ	دو تولہ
میتھی لیٹڈ اسپرٹ	پندرہ تولہ

سب کو باریک کرکے بوتل میں ڈالئے اور کارک لگاکر دھوپ میں رکھ دیجئے اور کبھی کبھی ہلا دیا کیجئے۔ جب سب چیزیں خوب ایک جان ہو جائیں تو اس میں سرخ رنگ حسب ضرورت ملا لیجئے۔ پالش تیار ہو گئی - یہ اسپنج سے ناخن پر لگائی جاتی ہے - یہ نسخہ اصلی ہے اور اس سے اعلیٰ درجے کی پالش تیار ہوتی ہے

چہرہ فروز

عرق لیموں - گلیسرین - ہائڈروجن پروکسائڈ اور پانی مقطر برابر وزن سے لے لیجئے اور ملاکر شیشیوں میں بھر لیجئے۔ رات کو سوتے وقت تھوڑا سا یہ لوشن چہرے اور ہاتھوں پر آہستہ آہستہ ملا جاتا ہے۔ اس استعمال روز نہیں ہوتا - اس سے چہرے کا رنگ نکھر جاتا ہے اور جلد میں نرمی اور خوشنمائی آجاتی ہے۔

کپڑے دھونے کا عمدہ صابن

تیل مہوہ ساڑھے آٹھ سیر -	تیل ناریل ساڑھے تین سیر
تیل ارنڈی ایک سیر	میدہ ڈھائی سیر
نمک - ایک سیر	سوڈا سلیکیٹ ایک سیر
پانی چار سیر	سوڈا لائی ۳۵° - ۷ سیر

اول تیل مہوہ اور ناریل کو پگھلا کر کڑاہی میں ڈالیں پھر تیل ارنڈی بھی شامل کر دیں - اس کے بعد میدہ کو ان تیلوں میں ڈال دیں اور اچھی طرح ملائیں تاکہ گٹھلی نہ پڑے۔ اس کے بعد چار سیر پانی میں نمک کو حل کریں اور سوڈا لائی میں شامل کریں۔ سوڈا سلیکیٹ بھی سوڈا لائی میں ملا دیں اور کسی لکڑی کے ڈنڈے سے ہلائیں - اس کے بعد اس محلول کو پہلے تیل اور بعد والے مرکب میں ایکدم ڈال دیں اور اچھی طرح ہلاکر فریم میں بھر دیں - چوبیس گھنٹے بعد ٹکیاں کاٹ لیں۔

نوٹ - سوڈا لائی کو ہاتھ نہ لگائیں ورنہ جل جانیکا خطرہ ہے - اگر کوئی قطرہ ہاتھ کو اتفاقاً لگ جائے تو پانی دھو کر تیل لگا دیں۔

ماخوذ

آسان طبّی نسخے

ذیل میں چند آسان اور مختصر طبی نسخے لکھے جاتے ہیں۔ ان کی آسانی اور ارزانی پر نہ جائیے۔ استعمال کے بعد معلوم ہوگا کہ بڑے قیمتی نسخے بھی ان کے آگے ہیچ ہیں۔ ایڈیٹر

خرابی ہضم اور بھوک کی کمی

ہینگ۔ زنجبیل۔ فلفل سیاہ۔ فلفل دراز۔ اجوائن زیرہ سفید نمک لاہوری۔ ہم وزن باریک پیس لیجئے۔ خوراک چار رتی سے ایک ماشہ۔

بچوں کا قبض

سہاگہ بریان۔ دانہ الائچی کلاں۔ ریوند چینی ہم وزن باریک کرلیں۔ شیر خوار بچوں کے قبض اور اپھار کے لئے مفید ہے۔ خوراک ایک رتی۔

کالی کھانسی

جوکھار۔ دار فلفل۔ تین تین ماشے۔ انار دانہ ایک تولہ۔ فلفل سیاہ۔ نمک لاہوری۔ تین تین ماشے۔ نمک سیاہ۔ ایک تولہ۔ کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو کھلائیں۔ بچوں کو عمر کے مطابق ایک گولی سے کم دیں۔ چکنی۔ ترش۔ بلغم پیدا کرنے والی چیزوں سے اور گرم تیل کی پکی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ ککڑی۔ کھیرا گوبھی وغیرہ نہ دیں۔

ملیّن

ہلیلہ۔ بادیان۔ قند سیاہ۔ ہم وزن باریک کرلیجئے۔ خوراک تین ماشے۔

پُرلطف ملیّن

املی ۲½ تولے۔ چھوارے ۲½ تولے۔ دودھ پاؤ بھر۔ جوش دے کر پی لیجئے۔ یہ خوش ذائقہ ملین دوا ہے۔ بے ضرر ہے۔ اس سے دو تین دست صاف آجاتے ہیں۔

گلے کی خراش

پھٹکری ۶ ماشے۔ شہد دو تولہ۔ مازو کا جوشاندہ پاؤ بھر ملاکر غرارے کئے جائیں۔ کوّا گرنے۔ گلا آنے اور خراش کو اس سے فائدہ ہوجاتا ہے۔

منہ آنا سہاگہ بریان چار تولہ۔ شہد دو تولہ میں ملاکر منہ اور زبان کے چھالوں پر لگائیے۔ بہت جلد آرام ہو جائے گا۔

دولت کے متعلق ویزلی صاحب کا نظریہ

جان ویزلی صاحب بہت دانا اور نیک آدمی تھا۔ اُن کی تصانیف میں سے ایک کا نام موضوع استعمال دولت ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ تقریباً ہر زمانہ میں ہر موقع کے شاعر فلاسفر حکما دولت کی شکایت کرتے رہے ہیں۔ لیکن یہ شکایت فضول ہے لوگ کہتے ہیں کہ دولت کی محبت تمام بدیوں کی جڑ ہے۔ یہ سچ ہے لیکن دولت کا کچھ قصور نہیں بلکہ قصور اُس کے استعمال کرنے والوں کا ہے کیا اس میں کسی کو کلام ہو سکتا ہے کہ زندگی بسر کرنے کے لئے دولت نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر انسان کوئی نیکی نہیں کر سکتا۔ دولت بھوکے کے واسطے روٹی۔ پیاسے کے لئے پانی اور ننگے کے واسطے کپڑا ہے۔ دولت یتیم کے واسطے باپ اور بیوہ کے واسطے خاوند ہے۔ یہ بیمار کے واسطے ذریعہ صحت اور مظلوم کے واسطے سپر ہے۔ اس عمدہ چیز کو استعمال کرنے کے طریقے تمام لوگوں کو سیکھنے چاہئیں۔ ہم کو کوشش کرنا چاہئے کہ جائز وسائل سے جسقدر کما سکیں کمائیں فائدے کی خاطر ہم کو ایسا کام ہرگز نہ کرنا چاہئے جس سے ہماری صحت کو ضرر پہونچے۔ ہم کو ایسا کسب بھی اختیار نہ کرنا چاہئے جس میں جھوٹ بولنا یا فریب دینا پڑے۔ ان باتوں کو ملحوظ رکھکر جو کچھ کمایا جا سکے کمانا چاہئے۔ دولت کے کمانے میں جائز محنت جسقدر ہو سکے کرنی چاہئے۔ اپنے پیشہ میں خوب ہوشیاری سے کوشش کرو۔ وقت کو غنیمت جان کر محنت کئے جاؤ۔ اگر تم اپنے کام میں دل لگاؤ گے تو لغویات سے بچے رہو گے۔ بُری بات کے سوچنے کا تم کو وقت ہی نہ ملے گا۔ خواہ کوئی کام کرو لیکن چستی سے کرو۔ کام کرنے میں کبھی دیر مت کرو۔ جلدی سے شروع کر دو۔ جو کام تم آج کر سکتے ہو اُسے کل پر مت رکھو۔ ہر کام خوب چستی و ہوشیاری سے ختم کرنے کی کوشش کرو۔ کام کرنے میں آرام کا خیال مت کرو۔ اپنے کام میں عقل خداداد کو استعمال کرو۔ ان ہدایات پر عمل کرنے سے تم بہت جلد خوشحال و سرسبز ہو جاؤ گے۔

ایسے بے بہا جوہر کو صرف جسمانی خواہشوں کے پورا کرنے اور نفسانی راحتوں کے حاصل کرنے میں مت صرف کرو۔ ہم صرف یہ نہیں کہتے کہ شراب خوری اور بسیار خوری سے پرہیز کرو کیونکہ ہر شخص جس میں ذرا بھی عقل ہے اس بات کو جانتا ہے لیکن بعض آدمی اس طرح زندگی بسر کرتے ہیں کہ اُن کے اخراجات اُن کی حیثیت سے بہت بڑھ جاتے ہیں۔ لذائذ سے پرہیز کر کے قدرت کی صاف اور سادہ اشیاء پر گذارہ کرنا نہایت عمدہ ہے۔ لوگوں کی تعریف حاصل کرنے کے لئے فخریہ طور پر کچھ مت صرف کرو۔ صرف آنکھ کو خوش کرنے والے زیور اور لباس پر خرچ کرنا عقلمندی نہیں۔ لوگوں کے نزدیک عزت حاصل کرنے پر روپیہ ہرگز صرف نہ کرنا چاہئے کیونکہ ایسی خواہشوں کو پورا کرنا گویا اُن کو زیادہ کرنا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ تمہارا کام صرف کمانا اور بچانا ہے۔ اگر آدمی روپیہ کما کر درست طور پر خرچ نہ کرے تو اُس کی کمائی بالکل بے فائدہ ہے۔ روپیہ مناسب طور سے استعمال نہ کرنا گویا اُسے پھینک دینا ہے۔ اگر تم عقلمند ہو تو پہلے اپنے لئے ضروریات از قسم خوراک پوشاک اور دیگر طبعی حاجات کے جو تمہارے جسم کی صحت اور طاقت بحال رکھ سکیں بہم پہونچاؤ۔ پھر اپنے بیوی بچوں اور وہ لوگ جو کنبہ میں رہتے ہوں اور نوکروں کی ضرورت مہیا کرو۔ اگر اسقدر خرچ کرنے کے بعد بھی کچھ بچے تو تم کو تمام بنی آدم سے بلا تفریق بھلا کرنے کا اختیار ہے۔ اب اگر تم ان پر عمل درآمد کرو گے تو تمہاری دولت کے کمانے اور بچانے کا جو اعلیٰ مقصد ہے وہ پورا ہو جائے گا۔

جب تم مدرسے سے آؤ

پچھلے مہینے ہم نے پانی میں چلنے والی کاغذی کشتی بنانے کی ترکیب لکھی تھی۔ آج ہم کھانے پینے کی بات چیت کریں گے۔ اچھا پہلے یہ بتاؤ کہ تم صبح کس چیز کا ناشتہ کرتے ہو؟ چائے، میدہ کے چربی والے بسکٹ۔ کچے روے کا نہ معلوم ہونے والا حلوہ۔ یا باسی روٹی۔ چنے۔ خراب انگور۔ سڑے گلے کیلے اور داغی سیب؟ اور اگر تم ذرا امیر ہو تو شاید کہو گے۔ کوئکر اوٹس۔ اوولٹین۔ بورن وٹیا اور معلوم نہیں کیا کیا۔ لیکن آج تم ہمارے کہنے پر عمل کرو ہاں اس میں شرط یہی ہے کہ تم پہلے مدرسے کے کام سے فارغ ہو لینا اور ایک بات یہ ہے کہ تم ہماری تبلائی ہوئی چیز بنانے میں اپنی بہن کو بھی شریک کر لینا کیونکہ بعض صاف بات یہ ہے کہ تم پھر مرد ہو اور تمہیں پکانے رندھنے کا اتنا شوق نہ ہوگا۔ اچھا بازار سے اعلیٰ درجے کے سیر بھر جو لاؤ تمہارے یہاں امام دستہ (ہاون دستہ) اور چکی تو ہوگی۔ یہ جو امام دستہ میں ڈال کر بہت ہلکے ہاتھ سے کوٹو اور کبھی کبھی ایک چھینٹا پانی کا دیتے جاؤ۔ موسلی کی چوٹ جو پر اس طرح لگے کہ وہ ٹوٹیں نہیں بلکہ صرف ان کا چھلکا اتر جائے۔ تھوڑی دیر میں ان کا چھلکا اتر جائے گا۔ اب انھیں صاف کپڑے پر پھیلا دو۔ یہ خوب سوکھ جائیں تو انھیں چکی میں دل لو۔ زیادہ باریک نہ کر دینا۔ بس یہ روے سے ذرا زیادہ موٹے رہیں گے۔ جب دل چکو تو انھیں ہلکی آنچ پر بھون لو۔ بھونتے وقت کوئی آدھی چھٹانک گھی بھی ملا دینا۔ بھونتے میں ذرا ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ یعنی یہ جل کر کالے نہ ہو جائیں۔ اب اس کو ٹین کے ڈبے میں بھر لو۔ اب یہ کوئکر اوٹس کے مقابلے کا اعلیٰ درجے کا ناشتہ تیار ہو گیا بازار میں آدھ سیر بارہ آنے کا ملتا ہے تو سیر بھر ڈیڑھ روپیہ کا ہوا لیکن یہ سیر بھر ناشتہ تھوڑے سے پیسوں اور تمہاری ذرا سی محنت سے تیار ہو گیا۔

اب صبح کے وقت اس میں سے آدھی چھٹانک ناشتا لے کر پتیلی میں ڈالو اور اتنا پانی ڈالو کہ یہ پتلا ہو جائے۔ اسے آنچ پر رکھ دو اور پکنے دو۔ جب اچھی طرح پک جائے تو قند جتنی تم چاہو ملا دو اور چاہو تو ذرا سا گھی بھی ملا دو۔ جو ذرا شان کے لوگ ہیں وہ تو اس میں زعفران وغیرہ بھی ملا دیتے ہیں مگر تم سادہ ہی رکھو تو اچھا ہے۔ اب اسے پیو۔ بہن کو ضرور شریک کر لینا۔ یہ ناشتہ نہایت ہی مزیدار ہوتا ہے۔ اس سے تمہارا جسم خوب مضبوط ہو جائے گا۔ تمہارا دماغ بھی طاقتور ہوگا اور جو کچھ تم پڑھو گے تمہیں یاد رہا کرے گا۔

ایڈیٹر

تیسری قسط

شادی

(ایک ایکٹ کا مذاقیہ ڈراما)

خانہ آبادی یا خانہ بربادی

ازجناب محمد سلیم صاحب علیگ - قرول باغ دہلی

پہلی اور دوسری قسط کا خلاصہ

ہمایوں مرزا ایک مشہور دولتمند تاجر تھے۔ انھوں نے ساٹھ سال کی عمر تک اس لئے شادی نہیں کی کہ وہ بچوں سے بہت گھبراتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ بچوں کی تیمار داری۔ دکھ سکھ۔ پڑھانا لکھانا۔ ان کو کام پر لگانا ایک مصیبت ہے۔ انھوں نے ساٹھ سال کی عمر میں ایک ایسی بیوہ سے شادی کی جس نے انھیں یقین دلا دیا تھا کہ اس کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ ہمایوں مرزا بڑے آرام سے زندگی گذار رہے تھے کہ یکایک ان کو معلوم ہوا کہ ان کی بیوی کے پہلے خاوند سے ایک لڑکی ہے۔ اس بات پر انھیں بڑا غصہ آیا کہ ان کی بیوی نے انھیں دھوکا دیا اور پہلے سے یہ بات نہ بتائی۔ لیکن بیوی نے خوشامد کرکے اپنی لڑکی کو ہمایوں مرزا کے گھر میں رکھنے کی اجازت حاصل کرلی اور وہ اپنی لڑکی کو لینے چلی گئی۔ اسی اثنا میں ہمایوں مرزا کو ایک خط ملا جس سے انھیں معلوم ہوا کہ ان کی بیوی کا ایک بیٹا منصور بھی ہے جو ۶۰۰ روپے قرضہ ادا نہ کرنے کی وجہ سے جیل میں ہے۔ اس بات پر ہمایوں مرزا کو اور بھی غصہ آیا۔ فرحت زمانی بیگم جب اپنی لڑکی لالہ رخ کو لے کر آئیں تو ہمایوں مرزا غصہ میں تھے۔ انھوں نے وہ خط فرحت زمانی کو دکھایا۔ خط کو دیکھ کر فرحت زمانی کے ہوش جاتے رہے۔ بڑا اصرار ہوا انھوں نے ہمایوں مرزا کی خوشامد کی کہ ۶۰۰ روپئے ادا کرکے اپنے لڑکے کو لے آئیں لیکن ہمایوں مرزا راضی نہیں ہوئے۔ اب فرحت زمانی بیگم اپنی لڑکی لالہ رخ کو ہمایوں مرزا کے پاس چھوڑ کر کمرے سے چلی گئی تاکہ لالہ رخ کسی طرح سمجھا بجھا کر اپنے بھائی کو چھڑانے کے لئے ہمایوں مرزا کو راضی کر دے۔ ہمایوں مرزا لالہ رخ کی باتوں اور اس کی خوبصورتی سے متاثر ہوکر راضی ہوگئے اور چلتے وقت اسے سینے سے لگالیا۔ لالہ رخ کا عاشق سلطان ناصر ادھر سے گذر رہا تھا اس نے اتفاق سے یہ منظر دیکھ لیا۔ وہ غصہ میں اندر آگیا کہ بڈھے کو اس حرکت کا مزہ چکھادے۔ اس نے ہمایوں مرزا سے کہا کہ وہ بہت جلد لڑنے مرنے کے لئے تیار ہوجائیں۔ ہمایوں مرزا کو اجنبی کی اس حرکت پر تعجب ہوا۔ انھوں نے اس کا سبب پوچھا سلطان ناصر نے کہا کہ آپ میری محبوبہ لالہ رخ کی عزت خراب کرنا چاہتے ہیں اس لئے آپ سے میں لڑنا چاہتا ہوں۔ لیکن جب سلطان ناصر کو یہ معلوم ہوا کہ یہ بزرگ لالہ رخ کی ماں کے نئے شوہر ہیں تو وہ بہت شرمندہ ہوا اور معافی مانگنے لگا۔ اسی اثنا میں فرحت زمانی کا دوسرا لڑکا محمد پاشا وہاں آجاتا ہے۔ محمد پاشا کسی دکان پر ملازم تھا لیکن وہاں اس کو کسی وجہ سے علیحدہ کردیا گیا۔ اس نے ہمایوں مرزا سے بہت گستاخانہ بات چیت کی لیکن اسے جلدی ہی معلوم ہوگیا کہ ہمایوں مرزا اس کی ماں کے نئے شوہر ہیں۔ ادھر ہمایوں مرزا کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ بھی فرحت زمانی کا لڑکا ہے تو انھیں بہت غصہ آیا۔ فرحت زمانی نے اگر انھیں سمجھایا بہت خوشامد کی اور دونوں کو منصور کے چھڑانے کے لئے عدالت میں بھیج دیا۔ اس کے بعد فرحت زمانی بیگم سلطان ناصر کی طرف متوجہ ہوئی۔ اس سے حالات دریافت کئے۔ اس نے کہا میں مصور ہوں۔ اپنی تعلیم کو مکمل کرنے کے لئے باہر جانا چاہتا ہوں۔ اگر آپ مجھے چند ہزار روپئے ہمایوں مرزا سے دلادیں تو کام بن جائے۔ لالہ رخ نے بھی سفارش کی۔ چنانچہ فرحت زمانی بیگم نے وعدہ کرلیا۔ اتنے میں منصور جیل سے رہا ہوکر آگیا۔ فرحت زمانی نے شکوہ اور شکایات

کے بعد کہا " میرے بچو اب کوئی خراب حرکت نہ کرنا۔ جو ضرورت ہو اپنے باپ سے کہدیا کرنا۔ اس بات کو سن کر ہمایوں مرزا کو پھر غصہ آجاتا ہے۔ گفتگو جاری ہے۔

محمد پاشا۔ یہ تو واقعی بے چین کرنے والی حرکت ہے۔ افسوس

سلطان ناصر۔ (ہمایوں مرزا سے) جناب یہ تو سوچئے کہ آپ کو خوش قسمتی سے کیسی خوبصورت اور نیک چلن بیوی ملی ہے۔ اور پھر آپ ایسی ناشکری کرتے ہیں۔

محمد پاشا۔ ان باتوں سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو ہماری والدہ صاحبہ سے بالکل محبت نہیں اور یہ شادی صرف ستانے کے لئے کی ہے۔

فرحت زمانی۔ ہاں میرے بچو! میں بہت مصیبت زدہ ہوں (روتی ہے)

لالہ رخ۔ ابا جان یہ آپ کے لئے کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ آپ امی جان کو ستائیں۔

ہمایوں بیگ۔ (غصہ سے) کیا یہی خانگی آرام اور راحت کے نمونے ہیں۔ اف اس سے تو میں پہلے ہی زیادہ آرام میں تھا۔ نہ کوئی فکر تھی نہ غم۔ کیا یہی میری اتنی غور و فکر کا نتیجہ نکلا۔ افسوس۔

محمد پاشا۔ ارے یہ تو بڑے کٹر اور سنگ دل معلوم ہوتے ہیں۔ بس خالی اپنا ہی فکر۔ خود غرضی کی بھی کوئی حد ہے۔ ان کی بلا سے مردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں ان کو صرف اپنے حلوے مانڈے سے غرض ہے۔

فرحت زمانی۔ نہیں نہیں یہ ایسے نہیں ہیں۔ آیندہ میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کریں گے اور میرا کہنا خوشی سے مانیں گے اور اس کو کبھی نہ ٹالیں گے۔

ہمایوں مرزا۔ یا اللہ رحم۔ نیک بخت مجھ سے اور کیا کرانا چاہتی ہو؟

فرحت زمانی۔ پیارے ہمارے پاس اتنی دولت ہے کہ چاہے ہم عمر بھر لٹائیں تب بھی ختم نہیں ہو سکتی۔ دنیا میں کسی کو خبر نہیں کہ کب تک جینا ہے۔ آج زندہ ہیں مگر کل کی خبر نہیں۔

ہمایوں مرزا۔ بس بس ایسے منحوس الفاظ کو اپنے ہی پاس رکھو۔ میں سننا نہیں چاہتا

فرحت زمانی۔ پیارے ناحق بُرا مانتے ہو۔ میری بات کو پہلے اچھی طرح سن لو پھر ناراض ہونا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ آخر ہم انسان ہی ہیں جو پیدا ہوا ہے مرے گا ضرور۔ موت تو سب کے لئے ہے۔ پھر اس میں بُرا ماننے کی کیا بات ہے۔ دولت خدا کی دی ہوئی نعمت ہے۔ ہم کو چاہئے کہ اس کو دیکھ بھال کر خرچ کریں۔ عقلمندی اسی میں ہے کہ جو سب سے بہتر طریقہ ہو سکتا ہے اُس میں اس خدا کی نعمت کو خرچ کریں۔ میرے خیال میں اس سے بہتر استعمال اور کیا ہو سکتا ہے کہ اپنے بچوں پر یہ نعمت خرچ کریں وہ خوش ہوں گے۔ محبت کریں گے۔ دعائیں دیں گے ہمارے بعد ہمارا نام روشن کریں گے۔

ہمایوں مرزا۔ میرے بچے؟ کیا پاگل ہوگئی ہو۔ میرے بچے کہاں ہیں۔ میرے تو کوئی اولاد نہیں۔

فرحت زمانی۔ خیر تمہاری نہ سہی میری ہی اولاد سہی۔ ناراض کیوں ہوتے ہو۔ اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو میری اولاد کہکر پکارو۔ ہماری اور تمہاری اولاد میں اب فرق کیا رہ گیا۔ دیکھو نہ پیارے ہمیں سب سے پہلے اپنی بچی لالہ رخ کا انتظام کرنا چاہئے۔ وہ اب جوان ہوگئی ہے۔

ہمایوں مرزا۔ جو تم چاہو بندوبست کرو۔ میں نے روکا تھوڑا ہی ہے۔ جو چاہو کرو مجھے اس سے کیا مطلب؟

فرحت زمانی۔ ہاں پیارے تمہارا کہنا بھی ٹھیک ہے دیکھو مسٹر سلطان ناصر یہاں کے ایک مشہور معروف ہیں۔ بہت اچھے آدمی ہیں اور لالہ رخ سے نکاح کرنے کے خواستمند بھی ہیں۔

فرحت زمانی۔ تو کر دو نا پھر۔ مجھ سے کیا پوچھتی ہو

فرحت زمانی ۔ وہ ولایت جانا چاہتے ہیں کہ اپنے ہنر میں کمال حاصل کریں ۔

ہمایوں مرزا ۔ تو اُن کو منع کون کرتا ہے جو چاہیں کریں ۔

فرحت زمانی ۔ مگر پیارے یہ کام بغیر روپئے کے نہیں ہو سکتا ۔

ہمایوں مرزا ۔ یہ اُن کے سوچنے کا کام ہے ۔ مجھے اِس سے کیا مطلب ؟

سلطان ناصر (سامنے آکر) بس صرف دو ہزار روپیہ سفر خرچ کے لئے کافی ہوگا ۔

ہمایوں مرزا ۔ درست ہے ۔ ٹھیک کہتے ہو ۔ مگر مجھ سے اِس کا ذکر کرنے سے کیا مطلب ؟

فرحت زمانی ۔ اس تھوڑی سی رقم کو میرے پیارے مجھے امید ہے کہ تم دینے میں حیل و حجت نہ کرو گے بلکہ مجھے خوشی سے اجازت دے دو گے کہ میں دے دوں ۔

ہمایوں مرزا ۔ بس بس زیادہ دماغ مت چاٹو ۔ زیادہ مت ستاؤ ۔ مجھے کچھ مطلب نہیں ۔ میں کیوں دوں ؟

فرحت زمانی ۔ نہیں پیارے ایسا مت کہو ۔ یہ تمہاری شان کے خلاف ہے ۔ لوگ سنیں گے تو کیا کہیں گے ۔

ہمایوں مرزا ۔ مجھے لوگوں سے کیا مطلب ۔ جو میرا جی چاہے کروں گا ۔ اس طرح منع کرنے والی تم کون ہوتی ہو ؟

فرحت زمانی ۔ بڑے بخیل ہو ۔ کنجوس ۔ کیسا چھوٹا سا دل ہے ۔ میری خدمت اور فرماں برداری کا یہی صلہ ہے ۔ کیا میں تمہیں آرام دینے کے لئے اپنی جان پر مختلف تکلیفیں برداشت نہیں کرتی ۔ کیا تم اُس کے معاوضہ میں اتنا بھی برداشت نہیں کر سکتے ۔ ہائے دنیا کیسی خراب ہے ۔

ہمایوں مرزا ۔ (منہ پھیر کر) برا ہو اِس خانگی آرام و راحت کا ۔ میں نے کیا خیال کیا تھا ۔ افسوس سب غلط نکلا ۔ ہائے یہ سودا بہت مہنگا مول لیا ۔ اب کیا کروں اگر مجھے پہلے سے یہ معلوم ہو جاتا تو کبھی ایسا نہ کرتا ۔

لالہ رخ (سامنے آکر) میرے پیارے ابا جان ۔ دیکھئے میں آپ سے کتنی محبت کرتی ہوں (لپٹ کر) ابا جان کیا میرے آرام کا آپ ذرا بھی خیال نہ کریں گے

فرحت زمانی ۔ آہ میری بھولی بچی ۔ تری معصوم اور بھولی بھالی باتوں سے ظالم اور بے رحم کا پتھر کا دل بھی موم ہو سکتا ہے ۔ ہاں میرے پیارے بچے محمد یا شاتم ہمارے ہی ساتھ رہو ۔ تمہارے ابا تمہارا خیال رکھیں گے اور جیب خرچ وغیرہ کا معقول انتظام کر دیں گے ۔

ہمایوں مرزا ۔ اور اِس کے بعد . . . .

منصور ۔ امی جان میں تو فوج میں جانا چاہتا ہوں ۔

فرحت زمانی ۔ یہی میں بھی چاہتی ہوں ۔ دیکھو میرے پیارے منصور کس غضب کا نوجوان اور خوبصورت ہے ۔ فوج کا ایک اعلیٰ افسر بننے کے لائق ہے ۔ ہاں میرے بیٹے تمہاری بات بالکل درست ہے ۔ تمہارے ابا تمہارے لئے ضرور کوشش کریں گے ۔

ہمایوں مرزا ۔ جی نہیں معاف کیجئے ۔ میں کسی کے لئے کچھ کوشش ووشش نہیں کروں گا ۔ مجھے اِن باتوں سے کوئی سروکار نہیں ۔

فرحت زمانی ۔ ہاں ہاں آپ کریں گے اور ضرور کریں گے اور کریں گے کیوں نہیں ۔

ہمایوں مرزا ۔ میں صاف صاف کہہ چکا کہ مجھے کسی سے کچھ سروکار نہیں ۔

فرحت زمانی ۔ پیارے بعض وقت آپ فضول حجت کرنے لگتے ہیں ۔ آپ کے منہ سے بچوں کی سی جھک جھک اچھی نہیں معلوم ہوتی ۔

ہمایوں مرزا ۔ چاہے بچوں کی سی ہو یا جو انوں کی سی

جو میں نے کہا ہے وہی کروں گا۔ تمہارا جو جی چاہے تم کرو۔

فرحت زمانی (ٹالتے ہوئے) ہاں بیٹا محمد پاشا! تم کیا چاہتے ہو؟

محمد پاشا۔ ابھی میں تو خالی ایک دکان کرنی چاہتا ہوں بس یہی دس پندرہ ہزار کی فی الحال ضرورت ہوگی

فرحت زمانی۔ بالکل ٹھیک ہے۔ ہے نہ میرے پیارے یہی پندرہ ہزار میں ایک اچھی دکان ہو سکتی ہے۔

ہمایوں مرزا۔ مجھے معلوم نہیں کہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ مگر مجھے یہ تو بتاؤ کہ تمہارے کوئی اور بھی بچہ ہے؟

فرحت زمانی۔ ہاں تھا تو اور بھی مگر افسوس....

ہمایوں مرزا۔ (چیں بجبیں ہوکر) ہیں۔ کیا۔ مگر...

فرحت زمانی۔ میرا سب سے بڑا بیٹا احمد پاشا۔ مگر بدقسمتی سے وہ مر گیا۔ وہ بہت ہی اچھا تھا۔ یعنی اپنے باپ کے قدم بقدم اور ان ہی کا ہم شکل۔

سلطان ناصر۔ ہمایوں صاحب۔ دیکھا آپ کتنے خوش قسمت ہیں۔ جتنے بچے ہیں سب خوبصورت جوان۔ خوش نصیب اور ہونہار۔ تھوڑے دنوں میں آپ کا نام دنیا بھر میں چمکا دیں گے اور آپ کی عزت بڑھا دیں گے۔

ہمایوں مرزا۔ ہاں ہونہاری تو ابھی سے دکھائی دے رہی ہے اور عزت و شہرت خدا اُن کی نہ دکھائے ابھی سے سب کچھ ظاہر ہو رہا ہے۔

لالہ رخ۔ ہم سب آپ کے آرام اور راحت اور آسائش کا ہر وقت خیال رکھیں گے اور آپ کو کوئی تکلیف نہ ہونے دیں گے۔

ہمایوں مرزا۔ (سرد آہ کھینچ کر) ہاں خیر۔ ان سب تکلیفوں اور ناکامیابیوں کے بعد کم سے کم ایک بات کی خوشی ہے۔

فرحت زمانی (خوش ہوکر) شکر ہے پروردگار۔ دیکھا نہ پیارے۔ میں کہتی نہ تھی کہ یہ فکر اور سوچ سب فضول ہے۔ بعد میں اس کی قدر معلوم ہوگی۔ ہاں پیارے وہ خوشی کی بات کیا ہے۔ وہ بھی بتا دو۔

ہمایوں مرزا۔ وہ یہ ہے کہ ماشاءاللہ ہمارے سبھی کنبے کے سب فرد جوان ہیں۔ اپنے اپنے کاموں میں لگ جائیں گے اور ہمیں اپنی حالت میں تنہا چھوڑ دیں گے۔ کم سے کم بچوں کی چیخ پکار۔ ہائے ویلا اور مار دھاڑ۔ بھاگ دوڑ اور شور و غل سے تو نجات ملے گی۔ اُف میں ان کے رونے مچلنے چیخنے اور شور مچانے سے بہت گھبراتا ہوں۔ خیال کرنے سے بھی ڈر معلوم ہوتا ہے۔ خیر ایک بات سے تو نجات ملی۔ یہی شکر کی بات ہے۔

(دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتا ہے کہ باہر سے شور و غل۔ ڈھول اور منہ کے باجے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں)

ہمایوں مرزا۔ (کھڑکی سے جھانک کر) ارے یہ کیا یہاں کبھی ایسا شور نہیں ہوا۔ یہ کون شور مچا رہا ہے

فرحت زمانی۔ کچھ بھی نہیں۔ باہر کے بچے کھیل رہے ہوں گے (تھوڑی دیر بعد آوازیں غور سے سن کر دل میں) ارے ان کی آوازیں تو میں پہچانتی ہوں خدا خیر کرے۔

(تھوڑی دیر میں زرینہ خادمہ کمرے میں جھانکتی ہے جس کے پیچھے ایک بچہ انور پاشا ڈھول بجاتا ہوا اور کمال پاشا منہ کا باجا بجاتا ہوا آتا ہے۔ فرحت زمانی کو دیکھ کر دونوں بچے لپک کر اُس کی طرف جاتے ہیں اور اُس سے لپٹ جاتے ہیں۔

ہمایوں مرزا (حیران ہوکر کرسی سے کھڑا ہو جاتا ہے) رحم رحم۔ خداوند رحم۔ ارے یہ کیا آفت آئی۔ بیگم ان شرارت کے پتلوں سے تمہارا کیا سروکار ارے انھیں جلدی باہر نکالو۔ یہ تمہارے بچے نہیں ہو سکتے۔ نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔

فرحت زمانی (ہنس کر) میری جان اتنے بدحواس کیوں ہوئے جاتے ہو۔ دماغ کو ٹھیک کرو۔ دل کو قابو میں لاؤ۔ یہ نہیں کہ جو جی میں آیا کہہ ڈالا۔ پیارے سنو۔ یہ میری اولاد تو نہیں ہے۔ یہاں تک تو تم ٹھیک کہتے ہو۔ مگر.....

ہمایوں مرزا۔ (بات کاٹ کر) بس بس اور زیادہ میں نہیں سننا چاہتا۔ اتنا ہی کافی ہے۔ یہ تمہاری اولاد نہیں ہے تم کو ان سے کچھ سروکار نہ ہونا چاہئے۔ نکلوا ان بدتمیزوں کو کان پکڑ کر.....

فرحت زمانی۔ ہائے پہلے سب کچھ سن تو لو۔ تم تو بالکل بچے بن گئے۔ بیشک یہ میری اولاد نہیں ہے مگر میری اولاد کی اولاد تو ہے۔ یہ میرے بڑے بیٹے احمد پاشا کے دو معصوم بچے کمال اور انور ہیں۔ بچارا وہ پچھلے سال مر گیا۔ اب کون ہے ان کا۔ اس لئے یہ اب میرے ہی ہوئے نا سمجھ گئے؟

ہمایوں مرزا۔ (کرسی پر گر پڑتا ہے اور بدحواسی میں اپنے بال نوچتا ہے) اُف ناس ہو تم سب کا۔ بھاڑ میں تم سب۔ یہ بھی اس کے ساتھ کیوں نہ مر گئے دفان ہو تم۔ مر جاؤ ایک دم تم سب کے سب۔ جان کھا گئے میری۔ میرا ہی ہے۔ میرا ہی ہے ارے ساری دنیا میں کوئی ایسا بھی ہے جو تمہارا نہیں ہے۔ جو ہے میرا ہے۔ میرا ہے۔ (کرسی

فرحت زمانی (رونی صورت بنا کر) افسوس یہی تو کل دو اس مرے ہوئے کی نشانیاں رہ گئیں ہیں اور تم ان کو اس طرح کوس رہے ہو۔ بیچارے کے دو لڑکے اور تین لڑکیاں تو پہلے ہی مر چکیں۔ بڑے کو طاعون ہوا۔ چھوٹے کو چیچک نکلی۔ بیچاری لڑکیوں میں سے ایک کو دق ہوئی۔ دوسری دریا میں ڈوب گئی اور تیسری کا کچھ پتہ ہی نہیں کہ کیا ہوا۔ احمد بیچارا اسی طرح کے رنج و غم اور تکلیفیں سہنے کے بعد جاں بحق ہو گیا اور ان دونوں کو میرے پاس چھوڑ گیا۔ بن ماں باپ کے بچے ہیں۔ خدا کے واسطے رحم کرو۔ ان کو مت کوسو۔ ان کا ستانا بہت برا ہے۔ میرے پیارے خدا سے ڈرو۔

ہمایوں مرزا۔ بس کل دو ہی بچے ہیں۔

فرحت زمانی۔ ہاں پیارے۔ خدا کی یہی مرضی تھی ہر حال میں اس غفور الرحیم کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

(دونوں بچے فرحت زمانی کی گود میں بیٹھ جاتے ہیں)

ہمایوں مرزا۔ (بدحواس ہو کر کرسی پر بیٹھ جاتا ہے) اچھا میرا پیچھا چھوڑ دو۔ تم سب لوگ یہاں سے چلے جاؤ۔ میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب تک تم یہاں پر رہو گی اسی طرح یہ تانتا جاری رہے گا۔ خدا کے واسطے یہاں سے جاؤ اور میرے ہی میرے ہیں کو بند کرو۔

لالہ رخ (پاس آکر بچوں کو پیار کرتے ہوئے) امی دیکھئے بچے کیسے اچھے معلوم ہوتے ہیں۔

فرحت زمانی۔ ہاں میری بچی یہ دونوں اپنے دادا ..... ہیں۔ دیکھا احمد سے کتنے ملتے جلتے ہیں؟

ہمایوں مرزا۔ (دل ہی دل میں) خداوند کریم رحم کر یہ دو اور ٹپک پڑے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اگر اسی طرح یہ پاس بیٹھی رہی تو خبر نہیں ابھی کتنے اور نکلیں۔ اچھا یہی ہے کہ یا تو ان کو یہاں سے ٹالو یا پھر میں خود یہاں سے چلا جاؤں۔ (کرسی سے کھڑا ہو جاتا ہے اور بیوی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے) میری تمناؤں اور آرزوؤں پر بجلی گرا کر ان کو مسمار کرنے والی۔ اگر مجھے پہلے سے یہ معلوم ہوتا کہ تم بچہ پیدا کرنے میں اس قدر زرخیز ہو تو شاید .... (چھوٹا بچہ زور زور سے ڈھول پیٹتا ہے) چپ رہ بدمعاش۔

فرحت زمانی۔ (بچے سے) میرے بچے۔ میری جان میرے کلیجے۔ اس ڈھول کو علیحدہ رکھ دو اور بجاؤ مت۔ دیکھو تمہارے ابا کو اس کی آواز بری

معلوم ہوتی ہے۔ باہر چل کر بجانا۔

انور پاشا۔ ہاں امی جان ٹھیک تو ہے۔ مگر آپا کو اس باجے کی آواز مزید اچھی معلوم ہوگی (باجا جیب سے نکال کر بجانے لگتا ہے۔ یہ دیکھ کر چھوٹا کمال مرتبے میں آکر دوبارہ ڈھول پیٹنے لگتا ہے)۔

کمال پاشا۔ دیکھا امی جان۔ ہم دونوں کس قدر اچھا بجاتے ہیں۔

ہمایوں مرزا (کرسی سے کھڑے ہوکر اور کانوں پر ہاتھ رکھ کر) بس بس ارے شیطانو کیا تم سے بچلاتیں بیٹھا جاتا۔ میں چپ ہونے کو کہہ رہا ہوں اور یہ دگنا شور مچارہے ہیں۔ خداوند کوئی ہے جو ان کو چپ کرائے نہیں تو میں ان کو اٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینک دونگا۔

فرحت زمانی۔ (دونوں کے ہاتھ پکڑکر) بس بس بچو بجانا ختم کرو۔ یہاں مت بجاؤ۔ باہر جاکر بجاؤ۔ (سب چپ ہو جاتے ہیں) دیکھا پیارے کیسے ہوشیار سمجھدار اور باتمیز ہیں۔ ابھی ان کی شرارتوں کی طرف غور نہیں کرنا چاہئے۔ یہ تو عمر ہی ایسی ہے۔ ذرا دیکھو تو کس طرح خاموش اور چپ چاپ بیٹھے ہیں۔

ہمایوں مرزا۔ شریر۔ بدمعاش۔ اگر اب بھی چپ نہ ہوتے تو بید سے مار کر چپ کراتا۔ ابھی سب شرارتیں نکل جاتیں۔

فرحت زمانی۔ ارے بڑے بے رحم ہو۔ حیوانوں سے بدتر۔ کیا اپنے بچوں سے اسی طرح سلوک کرتے ہیں۔

ہمایوں مرزا۔ میرے بچے ہیں کہاں؟ اور ان کو چاہتا ہی کون کمبخت ہے۔

فرحت زمانی۔ پیارے اپنی جان کو زیادہ تکلیف مت دو۔ اصل بات یہ ہے کہ ابھی تمہیں یہ خوشی معلوم نہیں ہوتی۔ جب ملنے سے محسوس کرنے لگوگے تو میرا شکریہ ادا کروگے۔

ہمایوں مرزا۔ ٹھیک ہے۔ خدا اس خوشی سے مجھے دور ہی رکھے تو بہتر ہے۔ میں ملنے سے محسوس کرنا ہی نہیں چاہتا۔

فرحت زمانی۔ بس بس رہنے دو۔ ابھی تم کچھ سمجھتے ہی نہیں جبھی تو یہ ناسمجھی کی باتیں کر رہے ہو ہاں تھوڑے دنوں میں جب عادت ہو جائے گی تو پھر ان سب کو اپنی آنکھوں سے علیحدہ کرنا بھی ناگوار گزرے گا۔ میرے پیارے شوہر دیکھو میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔ اس لئے تمہاری کسی بات کا برا نہیں مانتی۔

(آگے بڑھتی ہے اور گلے میں بائیں ڈال کر لپٹ جاتی ہے)

ہمایوں مرزا۔ (ہاتھ سے جدا کرکے) بس بس یہ پیار رہنے دو۔ بہت ہو چکا۔ تم نے مجھے خوب بیوقوف بنایا۔ افسوس چاروں طرف چیاؤں میاؤں شور و غل۔ مارکوٹ۔ لوٹ مار۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یہ ہے خانگی آرام و راحت کی زندہ تصویر جس کے لئے میں ساری عمر متلاشی رہا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یہ پاشا نسل کے جوان (منصور اور محمد پاشا کی طرف اشارہ کرکے) میں امید کرتا ہوں کہ سب سے بڑے خاندان کی تعداد کو شکست دے سکتے ہیں۔

اور جملہ معترضہ کی طرح میاں سلطان ناصر صاحب داماد کی شکل میں یہاں موجود ہیں۔ میرے خیال میں ساٹھ سال تک مجرد رہنے کا یہ خاص فائدہ ہوا کہ ایک ہی ہفتہ میں اتنا لمبا چوڑا خاندان ہو گیا۔ چونکہ مجھے عالم الغیب نے یہ بنا بنایا تیار شدہ کنبہ عطا فرمایا ہے مجھے اس سے یہ بھی امید ہے کہ وہ مجھے بہت سے ایسے دوست بھی دیگا جو میری خانگی آرام و راحت کو دیکھ کر میری حالت پر افسوس کرکے میرا غم بٹائیں گے۔ اور اس سے سبق حاصل کریں گے۔ اچھا خدا حافظ

(چلا جاتا ہے)

(تمام شد)

ریلوے ٹائم ٹیبل - دہلی سے جانے والی گاڑیاں

نفاذ۔ از یکم اکتوبر ۱۹۳۳ء تا مارچ ۱۹۳۴ء

(مرتبہ جناب شمسی صاحب بکنگ کلرک ریلوے اسٹیشن دہلی)

سہارنپور - انبالہ - لاہور جانیوالی گاڑیاں (این ڈبلیو آر)

پلیٹ فارم

اپ پسنجر - دہلی - سہارنپور کالکا - ۴ بجکر ۲ منٹ ۶

شٹل - صرف میرٹھ تک ۶ " ۵۵ "

۳۳ - آپ ایکسپریس - پشاور ۸ " ۵۰ " ۴

۱۶۵ " پسنجر - سہارنپور ۱۱ " ۵۷ " ۴

۱۳۹ " " ۱۶ " ۵۰ " ۴

ای شٹل - صرف میرٹھ تک ۱۹ " ۴۱ " ۳

۳ - آپ - فرنٹیر میل - پشاور ۲۱ " ۲۰ " ۶

۷۹ - پسنجر - لاہور ۲۲ " ۳۰ " ۳

کرنال پانی پت انبالہ جانے والی گاڑیاں۔

۵۷ - بمبئی ایکسپریس - پشاور ۷ بجے - ۵

۸۱ - اپ پسنجر - انبالہ ۱۴ بجکر ۲۵ منٹ - ۳

۱۴۳ اپ پسنجر - کالکا ۱۷ " ۲۰ " ۱

۱ - اپ میل - کالکا[2] ۲۱ " ۵ " ۵

رہتک بھٹنڈہ لاہور جانے والی گاڑیاں

۸۷ اپ - پسنجر - لاہور ۵ " ۳۰ " ۱

اے اپ شٹل - صرف رہتک تک ۷ " ۴۵ " ۱۱

۱۵۵ - اپ پسنجر - فیروز پور ۱۰ " ۵۵ " ۵

سی - اپ شٹل - صرف رہتک ۱۴ " ۵ " ۵

۱۵۱ - اپ پسنجر لاہور ۱۷ " ۵۰ " ۲

۱۵ - اپ ایکسپریس لاہور ۲۱ " ۲۵ " ۷

غازی آباد - خورجہ ہاوڑہ جانیوالی (ای - آئی - آر)

۲ - اپ میل ہاوڑہ ۸ بجکر ۲۵ منٹ پر - ۳

۱۴ اپ ایکسپریس ہاوڑہ[2] ۹ " ۲۵ " ۸

۱۴۰ اپ پسنجر کونڈلا ۱۴ " ۱۵ " ۲

۸ اپ ایکسپریس - ہاوڑہ ۱۹ " ۰ " ۶

۱۱۸ اپ ایکسپریس - الہ آباد ۲۱ " ۰ " ۸

اگرہ متھرا - جھانسی بمبئی جانیوالی (جی - آئی - پی)

۴۴ اپ پسنجر - اگرہ ۵ " ۴۵ " ۹

۶ آپ میل بمبئی ۸ " ۳۵ " ۷

۳۸ اپ پسنجر جھانسی ۱۲ " ۰ " ۹

۵۰ اپ ایکسپریس - مدراس ۱۷ " ۳۵ " ۵

(اس گاڑی (مدراس ایکسپریس) میں - دو ڈبے تھرڈ اور فسٹ کلاس کے صرف حیدرآباد کے لئے بھی ہوتے ہیں جو مدراس نہیں جاتے)

۱۹۸ اپ ایکسپریس - دی ٹی - بمبئی ۲۱ " ۴۰ " ۳

۱۲ - اپ پسنجر " ۲۰ " ۲ " ۹

غازی آباد ہاپوڑ - مرادآباد جانیوالی

۲ - ایم ڈی - مراد آباد ۴ - ۵۰ ۱۰

۴ - ایم ڈی - " ۱۱ - ۲ ۱۰

۶ - ایم ڈی " ۱۸ - ۳۶ ۸

۳۴ - دہرہ دون " ۲۱ - ۴۳ ۱۰

۲۰ - ایکسپریس - ہاپوڑ - مرادآباد - بریلی - لکھنؤ - بنارس - مغلسرائے - کلکتہ[3] ۲۲ - ۱۰ ۸

[1] - اس گاڑی میں ایک ڈبہ لاہور کے لئے بھی ہوتا ہے۔
[2] تیسرے درجے کے مسافر لے جاتی ہے - ایک ڈبہ لاہور کے لئے ہوتا ہے
[3] اس میں ایک ڈبہ بنارس کے لئے بھی ہوتا ہے۔

چھوٹی لائن۔ ریواڑی احمد آباد جانیوالی بی بی اینڈ سی آئی

۳ اپ ایکسپریس - احمد آباد ۸ بج کر ۲۵ منٹ ۱۳
۲۱ اپ پسنجر فاضلکا ۱۱ " ۲۷ " ۱۳
۱۰۷ اپ پسنجر ریواڑی ۱۴ " ۲۰ " ۱۳
۱۷۷ اپ ہریانہ ایکسپریس حصار ۱۶ " ۲۰ " ۱۲

(یہ گاڑی ہریانہ ایکسپریس) یکم اکتوبر سے جاری ہوئی ہے اس میں ہانسی کا کرایہ عمر - بھوانی کا عہ اور حصار کا عہ لیا جاتا ہے یہ رعایت صرف اسی گاڑی کے لئے ہے۔

۱۱۹ اپ پسنجر - ریواڑی ۱۸ " ۰ " ۱۴
۱ - اپ میل - احمد آباد ۲۲ " ۲۵ " ۱۳
۱۴ " پسنجر - اجمیر ۲۳ " ۵ " ۱۳

بڑی لائن - متھرا - ناگدا بمبئی سنیٹرل جانیوالی

بی بی اینڈ سی آئی آر

فرنٹیر میل - بمبئی سنیٹرل ۹ " - " ۶
۲۰ - اپ ایکسپریس - بمبئی سنیٹرل ۲۲ " ۶ " ۹

دہلی آنے والی گاڑیاں

لاہور - سہارنپور (این ڈبلیو آر)

ایکسپریس - لاہور ۷ بج کر ۴۵ منٹ
پسنجر - لاہور ۹ " ۳۰ "
پسنجر - فیروزپور ۱۴ " ۳۰ "
شٹل - رہتک ۱۹ " ۱۵ "
پسنجر - لاہور ۰ " ۴۰ "
شٹل رہتک ۱۳ " ۵ "

انبالہ - کرنال - پانی پت (این ڈبلیو آر)

میل - کالکا ۶ " ۴۵ "
پسنجر - انبالہ ۱۱ " ۲۵ "
ایکسپریس - پشاور ۲۰ " ۰ "
پسنجر - کالکا ۲۲ " ۵۰ "

یہ گاڑی یکم نومبر ۴۳ء سے انبالہ سے جاری ہوگی

لاہور - انبالہ - سہارنپور (این ڈبلیو آر)

فرنٹیر میل - پشاور ۷ " ۵۵
پسنجر - سہارنپور ۹ " ۲۰

پسنجر - سہارنپور ۱۲ بج کر ۱ منٹ پر
شٹل - میرٹھ ۱۳ " ۴۸ "
پسنجر - لدھیانہ ۱۷ " ۵ "
پسنجر - پشاور ۲۰ " ۲۰ "
پسنجر کالکا ۲۳ " ۲۰ "

یہ گاڑی یکم نومبر سے فعنا شروع ہوگی

ای - آئی آر - مراد آباد ہوکر

ہاوڑہ - لکھنؤ - ایکسپریس ۶ " ۱۱ "
ہاوڑہ - دہلی ایکسپریس ۷ " ۲۱ "
ایم ڈی پسنجر - مراد آباد ۱۰ " ۲۱ "
ایم ڈی پسنجر " ۱۵ " ۵۸ "
ایم ڈی پسنجر " ۲۱ " ۱۴ "

جی - آئی - پی

ایکسپریس - بمبئی - وی ٹی ۶ " ۲۰ "
پسنجر " " ۸ " ۳ "
جی ٹی ایکسپریس - مدراس ۸ " ۲۱ "
پسنجر - جھانسی ۱۸ " ۴۵ "

میل - بمبئی وی ٹی - ۲۰ " ۴۳ "

بی بی اینڈ سی آئی آر - بڑی لائن

دہلی ایکسپریس بمبئی سنیٹرل ۵ " ۵۵ "
فرنٹیر میل - " ۲۰ " ۴۳ "

بی بی اینڈ سی آر - چھوٹی لائن

پسنجر - اجمیر ۶ " ۲۵ "
میل - احمد آباد ۶ " ۵۰ "
فاسٹ پسنجر - ریواڑی ۹ " ۲۸ "
ہریانہ ایکسپریس حصار ۱۰ " ۵۰ "
فاسٹ پسنجر - فاضلکا ۱۳ " ۳۳ "
دہلی ایکسپریس - احمد آباد ۱۸ " ۲۷ "
فاسٹ پسنجر - ریواڑی ۱۹ " ۵۷ "

ای - آئی - آر - (ہاوڑہ - ٹونڈلہ علیگڑھ)

فاسٹ پسنجر - الہ آباد ۶ " ۳۵ "
پسنجر ٹونڈلہ ۱۳ " ۵ "
ایکسپریس ہاوڑہ نمبر ۳ موکامہ ۱۵ " ۳۰ "
میل - ہاوڑہ - ۱۹ " ۴۵ "
ایکسپریس ہاوڑہ - ۲۰ " ۵۲ "

خمیرہ نزلی جواہر الا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، منصف اور دماغی کام کرنے والے اکثر زکام۔ نزلہ
و کمزوری دماغ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے اِن
امراض کا شکار نظر آتے ہیں۔ اِن حضرات کے لئے یہ عجیب و غریب دوا بنائی گئی ہے۔ اِس دوا کے بہترین
فوائد دیکھ کر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کیسا ہی پرانا نزلہ و زکام ہو اِس کے
اِستعمال سے اس کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجے کی مقوی دماغ بھی ہے
ضعفِ اعصاب کو بیحد مفید ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اِن مہلک امراض سے نجات
حاصل کریں تو آپ کو دنیا میں اِس سے بہتر دوا نہ مِل سکے گی۔

قیمت فی شیشی پانچ تولہ۔ ایک روپیہ چار آنے

معجون شباب آور

قوتِ مردمی اور دل و دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے

زہریلی اور نشے کی چیزوں سے بالکل پاک ہے مشک و عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اِس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کر لیا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی پانچ
تولہ پانچ روپے۔ نمونے کی شیشی۔ ایک تولہ ایک روپیہ۔

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

جلسہ برخاست

مقرر صاحب کی آواز خراب تھی، وہ بولے
لیکن لوگوں کو ان کی آواز سے تکلیف ہوتی
تھی۔ آہستہ آہستہ لوگ اٹھنے لگے اور تھوڑی
دیر میں جلسہ گاہ خالی تھی۔

یہ مشورہ مقرر صاحب کے لئے مخلصانہ
ہے کہ وہ

کوکو

استعمال کریں۔ اس سے گلے اور سینے کی تکلیف
اور آواز کی خرابی دور ہو جائے گی اور لہجے میں متانت
اور فصاحت پیدا ہو جائے گی۔

ہر دکاندار کوکو ایک آنے میں بیچتا ہے۔
۲ر کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ طلب فرمائیے۔

دماغی کام کرنیوالے

آئے دن نزلہ اور زکام میں مبتلا رہتے ہیں۔
وہ اگر "اکسیر نزلہ" استعمال کریں تو
پھر کبھی نزلہ کی شکایت نہیں کریں گے

اکسیر نزلہ

صرف آٹھ دن استعمال کی جاتی ہے
اور پرانے سے پرانا زکام ہمیشہ کے
لئے ختم ہو جاتا ہے۔

قیمت ۸ر۔ علاوہ محصول
۱ر کے ٹکٹ بھیج کر آٹھ دن کی خوراک
بطور نمونہ طلب کیجئے۔

ملنے کا پتہ

صنعتی اسٹور۔ قرولباغ۔ نئی دہلی

امرت دھارا کا نسخہ

اگر آپ کو معلوم بھی ہو جائے تو بیکار ہے کیونکہ اُس کے نام ۔ لیبل اور ڈیزائن وغیرہ گورنمنٹ آف انڈیا سے باضابطہ رجسٹرڈ ہیں ۔ اگر آپ بھی اپنی ادویات، ایجادات ٹریڈ مارک وغیرہ کو امرت دھارا کی طرح مشہور کر کے معقول نفع پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ان کو ہماری کمپنی کی معرفت رجسٹرڈ کرا کر اپنے حق میں محفوظ کر لیں ۔ ہماری کمپنی بھارت سرکار سے رجسٹری کرانے کے لئے تمام ملک میں سب سے پرانی اور معتبر فرم ہے ۔ فیس بالکل مناسب ہے ۔ ہر قسم کے اطمینان کی گارنٹی ۔ ایک نہایت عمدہ ۔ جادو اثر ۔ مقناطیسی اور جذبات کو اپیل کرنے والا اشتہار کا مضمون رجسٹری کے سرٹیفکٹ کے ساتھ مفت دیا جاتا ہے ۔ مفصل قواعد و صحیح مشورہ آج ہی خط لکھ کر معلوم کریں ۔

مینیجر کلکتہ ٹریڈ مارک کمپنی رجسٹرڈ (نزد کورونیشن ہوٹل) فتحپوری دہلی

دانتوں کی تمام بیماریوں کی بہترین دوا

۱۔ دانتوں کو صاف اور مضبوط کرتا ہے ۔

۲۔ منہ کی بدبو کو خوشبو سے بدل دیتا ہے ۔

۳۔ مسوڑھوں سے خون بہنے اور سوجن کو رفع کرتا ہے ۔

۴۔ پائیریا یعنی دانتوں کی پیپ کو بند کر دیتا ہے ۔ قیمت فی شیشی ۸؍

مینیجر صنعتی اسٹور ۔ قرول باغ ۔ نئی دہلی

اب ہر جگہ قومی تاش کھیلا جائیگا

یہ ایک بالکل نئی ہندوستانی ایجاد ہے۔ اس میں ۵۲ پتّے ہیں لیکن یہ عام مروجہ تاش سے مختلف ہے۔ اس سے وہ تمام کھیل کھیلے جا سکتے ہیں جو عام تاش سے کھیلے جا سکتے ہیں۔ اس تاش کی دہلے کے بعد چار تصویریں یہ ہیں (۱) سپاہی (۲) بادشاہ (۳) پبلک اور (۴) عدل یعنی دہلے سے بڑا سپاہی۔ سپاہی سے بڑا بادشاہ۔ بادشاہ سے بڑی پبلک اور پبلک سے بڑا عدل۔ عدل یعنی انصاف سب سے بڑا پتا ہے۔ اس تاش کے کھیلنے سے قومیت اور اتحاد کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ کھیلنے کے قواعد (اردو ہندی اور انگریزی میں) بکس کے ہمراہ بھیجے جاتے ہیں۔ آپ اس تاش کو منگا کر بہت خوش ہوں گے۔ اس تاش کو کھیلنے سے کوئی منع بھی نہیں کر سکتا۔ قیمت فی بکس ۱۲ر۔ ۵ر کے ٹکٹ بھیج کر بطور نمونہ ایک بکس طلب کیجئے۔ بذریعہ وی پی چار بکسوں سے کم نہیں بھیجے جائیں گے۔ ایجنسی کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

طِلسمی تاش

(یا جادو کا تاش) یہ تاش قومی تاش سے تیار کیا گیا ہے۔ اس میں ۵۲ پتے ہیں وہ لوگ جنھیں شعبدے بازی سے دلچسپی ہے اس تاش کو ضرور منگائیں۔

طِلسمی تاش نمبر ۱ کی خصوصیات

(۱) کسی کو پتے دکھانا اور اُس کا سوچا ہوا پتہ نکال کر دکھانا

(۲) کسی کا انتخاب کیا ہوا پتا پتوں میں کھو کر خود نکال کر دکھا دینا

(۳) تاش میں سے کئی پتے نکلوانا پھر اُن کو جگہ جگہ تاش میں رکھوا دینا پھر اپنے حکم سے سب پتوں کو ایک جگہ کر دینا۔

(۴) پتے کا رنگ تبدیل کر دینا۔

(۵) بیچ میں رکھا ہو اور حکم کے ساتھ اوپر آ جائے۔

اسی قسم کے اور بھی کھیل ہیں۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ

طِلسمی تاش نمبر ۲ کی خصوصیات

(۱) جس پتے پر آپ انگلی رکھیں وہ حکم کے ساتھ اوپر آ جائے

(۲) جتنے پتوں کے بعد کہیں آپ کا پتا نکل آئے

(۳) جس پتے پر آپ انگلی رکھیں آپ ہی کا پتا ہو

(۴) سارے پتے ایک ہی رنگ کے ہو جائیں۔

شعبدے کرنے کی ترکیبیں تاش کے ساتھ ہونگی قیمت فی بکس ۲ر

نوٹ۔ ایک بکس پر محصول ڈاک ۷ر لگیں گے اس لئے کم از کم دو بکس منگوائیں تاکہ محصول میں کفایت ہو۔

منیجر تعلیمی تاش کمپنی۔ قرول باغ۔ نئی دہلی

FOUR PICTURES OF THE NATIONAL PLAYING CARDS

قومی تاش کی چار
تصویریں

King بادشاہ

Soldier سپاھی

یہ عجیب وغریب تاش
تعلیمی تاش کمپنی
دھلی نے حال ھی
میں تیار کیا ھے- اس
تاش کو عام تاش
کی طرح ھر شخص
کھیل سکتا ھے- اس
تاش سے عام بازاری
تاش کے بھی تمام کھیل
کھیلے جا سکتے ھیں-
قیمت فی بکس ۴ آنے
بذریعہ وی پی چار
بکسوں سے کم نہیں
بھیجے جاینگے-

—*—

ایجنسی کے لئیے
مندرجہ ذیل پتہ پر
خط و کتابت کیجئے

Justice عدل

Public پبلک

تعلیمی تاش کمپنی قرولباغ نئی دھلی

Printed & Published by Mukhtar Ahmad at Khwaja Electric Press Delhi,
Title printed at the Calcutta Art Press, Katra Baryan Delhi,

TIJARTI DUNYA DELHI.

A Magazine for Manufactureres and Businessmen

زیر ادارت :-

فیاض حسین (جامعی) مختار احمد (جامعی)

ترقی کی عملی تدابیر بتانے والا صنعت و تجارت کا ماہوار رسالہ

تجارتی دنیا

سالانہ چندہ
۵؍

قیمت فی پرچہ
۲؍

جلد ۱ | بابت ماہ نومبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۵

فہرست مضامین

رسالہ تجارتی دنیا کے متعلق ہندوستان کے مشہور اخبارات و رسائل کی رائیں

رسالہ دلگداز لاہور کی رائے

"تجارتی دنیا" یہ ماہنامہ دہلی سے جناب فیاض حسین جامعی اور جناب مختار احمد جامعی کے زیر ادارت شائع ہوتا ہے۔ اس کا مقصد اس کے نام سے ظاہر ہے۔ ہندوستان ایسے غریب ملک اور تجارت ناآشنا قوم اور خصوصاً مسلمانوں کے لئے جو تجارت کی راہیں نہیں جانتے یہ رسالہ بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ ملک کو ایسے جرائد کی ضرورت ہے جو بیکاروں کو پیٹ بھرنے کے طریقے اور سہل ترین ذرائع بتا سکیں۔ ہمیں امید ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے یہ رسالہ اس مقصد میں کامیاب ہوگا۔ اگر اس میں بتائی ہوئی تدابیر موثر ثابت ہوئیں تو یہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے فرزندوں کی انتہائی کامیابی ہے۔ فی الحال اس میں اشتہار بازی کے طریقے دواؤں اور نسخہ جات تیار کرنے کی ترکیبیں۔ کامیابی اور دولتمندی کے راز۔ کاروباری اور تجارتی مشورے شائع کئے جاتے ہیں۔ خدا اس رسالے کو ملک و قوم کی خدمت کی توفیق دے۔ ضخامت ۲۴ صفحات سے زیادہ۔ کاغذ۔ طباعت و کتابت خوب۔ قیمت فی پرچہ ۲؍۔ سالانہ چندہ ۱۲؍۔ دفتر رسالہ تجارتی دنیا۔ قرولباغ دہلی سے طلب فرمائیں

(دلگداز بابت ماہ اکتوبر ۳۴ء)

اخبار ہمدرد دہلی کی رائے

"تجارتی دنیا" صنعت و تجارت کا ایک ماہوار رسالہ زیر ادارت جناب فیاض حسین صاحب جامعی و مختار احمد جامعی دہلی سے نکل رہا ہے۔ موجودہ بیکاری کے دور میں یقیناً اس قسم کے رسالوں کی جو ملک کے بیکار نوجوانوں کو بیکاری و بیروزگاری کی بڑھتی ہوئی مشکلات سے بچانے کا ذریعہ ثابت ہوں بیحد ضرورت ہے۔ فاضل مدیر صاحبان ہمارے خیال میں مستحق مبارکباد ہیں کہ انھوں نے اس ضرورت کو محسوس کر کے ایک ایسا رسالہ جاری کیا۔ جہاں تک مضامین کا تعلق ہے وہ نہایت کارآمد مفید اور ساتھ ہی ساتھ دلچسپ بھی ہیں لکھائی چھپائی نہایت اچھی ہے۔ پھر ان تمام خوبیوں کے ہوتے ہوئے سالانہ چندہ محض ۱۲؍ ہے۔ ترسیل زر بنام منیجر رسالہ تجارتی دنیا قرولباغ نئی دہلی ہونی چاہیے۔ (ہمدرد بابت ۲۹ اکتوبر ۳۴ء)

اخبار ذوالقرنین بدایوں کی رائے

"تجارتی دنیا دہلی" ترقی کی عملی تدابیر بتانے والا صنعتی و تجارتی رسالہ ہے جو فیاض حسین صاحب جامعی و مختار احمد صاحب جامعی کی ادارت میں ماہوار شائع ہوتا ہے۔ اس میں محنت کی عادت، تجارت کا شوق اور صنعتی ترقی کی طرف متوجہ کرنے کے لئے مضامین، نظم و نثر جاذب توجہ اور اس قسم کے مجرب اور کامیاب نسخے جو آمدنی کا ذریعہ ہو سکتے ہیں شائع کئے جاتے ہیں۔ اقتصادی بدحالی کے موجودہ دور میں مدیران تجارتی دنیا کی یہ کوشش قابل داد اور مستحق ہمت افزائی ہے۔ لکھائی چھپائی بھی خاص۔ ضخامت علاوہ ٹائٹل پیج کے ۲۴ صفحات۔ سالانہ چندہ ۱۲؍۔ قرولباغ نئی دہلی کے پتہ سے منگائیے

(ذوالقرنین بابت ۲۱ اکتوبر ۳۴ء)

رسالہ ہمدرد صحت دہلی کی رائے

"تجارتی دنیا دہلی" سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۲۴ صفحے قیمت سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے۔ پتہ منیجر صاحب تجارتی دنیا۔ قرولباغ۔ نئی دہلی۔

تجارتی دنیا جناب فیاض حسین صاحب جامعی و مختار احمد صاحب جامعی کی ادارت میں تین چار مہینے سے نکل رہا ہے۔ رسالہ کا مقصد اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اس میں ہر قسم کی تجارتی معلومات جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تجارت کو چلانے کے ڈھنگ صنعتوں کی ترقی کے ذرائع۔ تجارتی نسخوں کے علاوہ نظموں اور کارٹونوں کے ذریعہ سے تجارت کی خوبیوں کو واضح کیا جاتا ہے۔ رسالہ خاصا دلچسپ ہے۔ مفید ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں کاغذ کتابت۔ طباعت وغیرہ موزوں ہے۔

ہمدرد صحت بابت ماہ اکتوبر ۳۴ء

(باقی)

تین قسم کے سیٹھ

(۱)

کچھ ہیں مکاں کے سیٹھ تو ہیں کچھ دکاں کے سیٹھ
کچھ موسم بہار کے کچھ ہیں خزاں کے سیٹھ

بعضوں کو انتظار ہے جنگِ عظیم کا
اور بعض ہیں زمانۂ امن و اماں کے سیٹھ

خوش خُلق ان میں چند ہیں بد خُلق بے حساب
کیسے کہوں کہ نیک ہیں سارے جہاں کے سیٹھ

(۲)

ہیں ان میں سرپرست یتیم و اسیر کے
بے شک یہی ہیں اصل میں دل اور زباں کے سیٹھ

بندے خدا کے پلتے ہیں ایسوں کے مال سے
دنیا میں یہ نہیں ہیں فقط اپنی جاں کے سیٹھ

جس کا ولی کوئی نہیں اُس کے ولی ہیں یہ
ہے قوم کارواں تو یہ ہیں کارواں کے سیٹھ

یہ قدرداں ہیں علم کے حامی ہیں دین کے
ہمدرد ہر غریب کے ہر خستہ جاں کے سیٹھ

ان پر خدا کا فضل ہے اس زندگی میں بھی
اور بعدِ مرگ ہوں گے یہ باغِ جناں کے سیٹھ

(۳)

یہ اپنے سیم و زر پہ ہیں مغرور اس قدر
گویا حضور ہی تو ہیں کون و مکاں کے سیٹھ

ہر سو انھیں کے فیض کی گنگا ہے بہ رہی
قاروں زمین پر تھا یہ ہیں آسماں کے سیٹھ

دولت کنیز ان کی ہے اور عیش ہے غلام
مشہور ہیں جہاں میں یہ اونچی دکاں کے سیٹھ

تعریف بھی جو ان کی کروں میں تو ڈر ہے یہ
ٹکڑے اُڑا نہ دیں کہیں میری زباں کے سیٹھ

شاعر غریب سامنے اُن کے ہے چیز کیا
جس جا کا وہ فقیر ہے یہ ہیں وہاں کے سیٹھ

شربت فولاد بنانے کا اصل فارمولا

(از جناب صوفی لچھمن پرشاد صاحب ایڈیٹر مستانہ جوگی لاہور)

یورپ اور ہندوستان کی چند کمپنیاں شربت فولاد کی تجارت سے ہر سال لاکھوں روپیہ کما رہی ہیں۔ شربت فولاد کے اشتہارات تمام ملک میں دیکھے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آج اس پر سے بھی پردہ اٹھا دوں تاکہ اس رسالہ کے پریمی خود شربت فولاد بنا کر اپنا روپیہ بچا سکیں اور بیکار نوجوان اس کو بنا کر تجارت کر سکیں۔

شربت فولاد دراصل کثرت سے جسم میں خون پیدا کرتا ہے اور اس کے استعمال سے زرد چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ کمی خون کی شکایت رفع ہو جاتی ہے جسم طاقتور ہو جاتا ہے اور دماغ خوب کام کرنے لگتا ہے بشرطیکہ شربت فولاد کو درست طریقے سے بنا کر استعمال کیا گیا ہو۔ اشتہار باز شربت فولاد کو سستا بنانے کے لئے اجزا درست نہیں ملاتے اس لئے میں شربت فولاد کا بالکل اصل نسخہ حوالۂ قلم کرتا ہوں اس نسخے کو لوگ ہزاروں روپئے فیس لے کر بھی نہیں بتاتے کیونکہ اس سے ان کی تجارت کو نقصان پہونچتا ہے اس لئے آج میں پہلی دفعہ اسی نسخے کو پیش کر رہا ہوں آپ ذرا اس بات کا خیال رکھیں کہ شربت فولاد ہمیشہ قابض ہوا کرتا ہے۔ اس لئے جو شربت فولاد استعمال کریں اس کے ساتھ مکھن، گھی، دودھ وغیرہ کثرت سے استعمال کریں تاکہ قبض نہ ہونے پائے۔

ایک انگریزی دوا ایمونیا سائٹراس ودھ آئرن نام سے ہر انگریزی دوا فروش سے ایک روپیہ بارہ آنے فی پونڈ کے حساب سے مل جاتی ہے کہ جس کو ڈاکٹر

Ferri elamoni citras

انگریزی میں اسی طرح لکھتے ہیں۔ یہ دوا پرت پرت رنگ میں سیاہ سرخی مائل چمکدار ہوتی ہے۔ جوان آدمی کے لئے اس کی خوراک (ایک وقت کی) پانچ گرین سے دس گرین تک ہے۔ بچوں کو عمر کے لحاظ سے اس سے کم یہ دوا دینی چاہئے۔ بازار میں جو فولاد کے شربت فروخت ہو رہے ہیں ان میں فی خوراک یہ دوا دو گرین یا ملتی ہے تاکہ اگر غلطی سے ایک دن میں کئی مرتبہ بھی شربت فولاد پی لے تو اسے کوئی نقصان نہ ہو سکے۔ یہ دوا پانی میں بخوبی حل ہو جاتی ہے۔

"ٹنکچر نکس وامیکا" یہ بھی انگریزی دوا ہر انگریزی دوا فروش سے مل جاتی ہے اور یہ بھی سستی چیز ہے۔ یہ دوا اصل میں کچلے کو ریکٹی فائڈ اسپرٹ میں حل کر کے جو اس کا جوہر بنایا جاتا ہے وہی ہے۔ کچلا اعصابی کمزوری کو دور کرنے میں لاجواب چیز ہے اس لئے

ٹنکچر نکسوامیکا" بھی شربت فولاد میں ملایا جاتا ہے لیکن
بہت سے اشتہار باز اس کو نہیں ملاتے۔ ٹنکچر نکسوامیکا
جوان آدمی کو ایک دن میں پانچ بوند سے کر پندرہ تک
پلا سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ مقدار مضر ہے۔ مندرجہ بالا
دونوں دوائیوں کی تحریر شدہ آفیشل خوراک ہیں جو کہ
ڈاکٹروں کی مقرر کردہ ہیں لیکن شربت فولاد میں ٹنکچر نکسو
امیکا بھی فی خوراک دو بوند ڈالا جاتا ہے۔ تاکہ لاپرواہی
سے اگر کوئی ایک خوراک کی بجائے دو چار خوراک بھی ایک
دن میں پی لے تو کسی قسم کا نقصان نہ ہو اور اس کے
علاوہ بچوں کو بھی یہ شربت پوری مقدار میں پلا دیا جائے تو
مضر نہ پڑے اس لئے دو بوند محتاط خوراک ہے۔

بنانے کی ترکیب۔

سفید دانہ دار کھانڈ میں پانی ملا کر عام شربتوں
کی طرح پکا کر گاڑھا شربت پہلے تیار کر لیا جاتا ہے۔ اگر
شربت ایک سیر ہے اور اس شربت کی فی خوراک ایک چھٹانک
رکھنی مطلوب ہے تو ایک سیر شربت کی سولہ خوراکیں بنیں
اس لئے اس میں ایمونیا سائٹراس ودھ آئرن بتیس ۳۲
گرین اور ٹنکچر نکسوامیکا بتیس بوند شامل کر دینا چاہئے
اور پرچہ ترکیب میں لکھ دینا چاہئے کہ شربت فولاد کی
ایک خوراک صرف ایک چھٹانک دن میں ایک دفعہ ہے
اسی طرح آپ نصف چھٹانک شربت میں مندرجہ بالا
دوائیاں دو گرین اور دو بوند ملا کر فی خوراک نصف
چھٹانک مقرر کر سکتے ہیں۔ شربت فولاد کی تجارت
کرنے والے شربتوں میں ڈالنے والا میٹھا سرخ رنگ بھی
شربتوں میں ڈالتے ہیں۔ یہ رنگ مٹھائیوں اور دوسری
کھانے کی چیزوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اس سے
شربت کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ خوشبو کے لئے یہ
لوگ روح گلاب یا روح کیوڑہ بھی اس قدر ملا دیتے
ہیں جس سے دل پسند خوشبو پیدا ہو جائے۔ میں اوپر
لکھ چکا ہوں کہ "ایمونیا سائٹراس ودھ آئرن" دوا
پانی میں بخوبی حل ہو جاتی ہے اس لئے شربت فولاد
تیار کرنے والے اس دوا کو پہلے نہایت باریک کھرل
کر لیتے ہیں پھر اس میں روح کیوڑا یا روح گلاب
ملا ملا کر خوب کھرل کرتے ہیں۔ جب یہ دوا روح میں
اچھی طرح حل ہو جاتی ہے تب ٹنکچر نکسوامیکا ملا کر
اس مرکب کو شربت میں ڈال کر خوب اچھی طرح سے
ملاتے ہیں تاکہ تمام چیزیں شربت میں بخوبی حل ہو جائیں
یہ عمل شربت کو آگ پر سے اتار کر جب کہ شربت
نیم گرم ہو تب کرتے ہیں۔ اس کے بعد سرد ہونے
پر بوتلوں میں بھر لیتے ہیں۔ یورپ کی کمپنیاں اس شربت
میں ایسڈ سیلی سلاس یا بورک ایسڈ یا دیگر ایسی دوائیاں
تھوڑی مقدار میں ملا دیتی ہیں کہ جس کے باعث مدتوں
تک شربت خراب نہیں ہوتا۔ ایسی دوائیوں کی مقدار
اپنی تصنیف کردہ کتاب "صنعت و حرفت کے راز" میں
درج کر چکا ہوں آپ وہاں سے ملاحظہ کریں۔ لیکن
ہندوستانی کمپنیاں اس بات کی پرواہ نہیں کرتیں اس
لئے ان کے شربت کچھ عرصہ کے بعد خراب یا بدمزہ ہو جاتے
ہیں جو کہ تجارتی نقطۂ نگاہ سے نقصان دہ ہے۔ وہ
دوائیاں جو کہ شربت کو خراب ہونے سے بچاتی ہیں ان کا

اثر شربت کی تاثیر کو بُرا نہیں کرتا بلکہ محض خراب ہونے سے بچاتا ہے اس لئے عام عطاروں کو بھی چاہئے کہ وہ ان دوائیوں کو اپنے شربتوں میں ڈال کر اُن کو محفوظ کر لیا کریں۔

یہ تو رہی تجارتی باتیں۔ اگر آپ خود اپنے استعمال کے لئے شربت فولاد بنانا چاہیں تب آپ دس بوند اور دس گرین فی خوراک کے حساب سے دوا ڈال کر استعمال کریں تاکہ زیادہ اور جلدی فائدہ ہو اور قبض سے بچنے کے لئے خالص مکھن، گھی اور دودھ کا خوب استعمال کریں۔ اب سردیوں کا موسم شروع ہے اور ہر ایک شخص مقوی دواؤں سے اپنی صحت قائم رکھنے کا خواہشمند ہے ایسے اصحاب کو چاہئے کہ وہ اس نسخے سے فائدہ اٹھائیں اور بازاری دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔

میں نے شربتِ فولاد کا نسخہ نہایت آسان عبارت میں اور نہایت عام فہم طریقے سے لکھ دیا ہے اس کے متعلق آپ مجھ سے خط و کتابت نہ کریں اور اگر ضرورت ہو تو کسی مقامی لائق ڈاکٹر سے مشورہ کر لیں۔ میں یہ شربت تیار بھی نہیں کرتا اس لئے مجھ سے طلب بھی نہ کیا جائے نہ مجھ کو بنا کر بھیجنے کی بابت لکھا جائے کیونکہ میرے پاس وقت نہیں اس لئے خود بنا کر فائدہ اٹھائیں۔ شربتِ فولاد کا یہ اصل نسخہ ہے کہ جس کو اُس کے سوداگر سینوں میں چھپائے پھرتے ہیں۔ اب ہر ایک اس کو خود بنا سکے گا۔ شربتِ فولاد کی ایک بوتل جس کی قیمت دو روپیہ خود بنانے پر چار یا پانچ آنے فی بوتل سے زیادہ خرچ نہ آئے گا۔ اب آپ شربتِ فولاد بیچنے والوں کی آمدنی کا خود اندازہ لگا سکتے ہیں کاش کہ ملک کے پڑھے لکھے نوجوان ان رازوں سے فائدہ اٹھا کر موجودہ بیکاری سے مخلصی پا سکیں۔

بعض ہندوستانی سوداگر نہ روحِ گلاب ملاتے ہیں نہ روحِ کیوڑہ وہ ایمونیا سائٹراس ودھ آئرن" پانی میں حل کر کے شربت میں ملا دیتے ہیں اور ٹنکچر نکس وامیکا شربت سرد ہونے پر ملا دیتے ہیں۔ ایسے شربتوں میں کسی قسم کی خوشبو نہیں ہوتی۔

یورپ والے روحِ گلاب یا روحِ کیوڑہ کی بجائے "ٹنکچر لونڈر" شامل کر لیتے ہیں۔ میں نے شربتِ فولاد پر پوری روشنی ڈال دی ہے اور اب کوئی ایسی بات نہیں رہی کہ جس کو دریافت کرنے کی ضرورت پڑے۔

مکمل کاروباری انسان

جس شخص کی ذات میں حسبِ ذیل بیس اوصاف ہوں اُس کو مکمل کاروباری انسان کہا جا سکتا ہے۔

(۱) پابندیِ اوقات (۲) محنت (۳) استقلال (۴) صحیح خبری (۵) دیانت داری (۶) صحیح قوتِ فیصلہ (۷) زبردست قوتِ ارادی (۸) انتظامی قابلیت (۹) فیاضی (۱۰) خوش اخلاقی۔ (۱۱) وعدے کی پابندی (۱۲) اپنے پیشے کے متعلق پوری واقفیت (۱۳) ہر کام کو مکمل کر کے چھوڑنے کی عادت (۱۴) ملازموں کے ساتھ عمدہ سلوک (۱۵) مکمل تعلیم (۱۶) حساب دانی (۱۷) عمدہ کریکٹر (۱۸) کفایت شعاری (۱۹) وسیع معلومات (۲۰) اشتہاری قابلیت

طبیہ کالج دہلی کے طلبہ کی ہڑتال اور اس کے اسباب

طبیہ کالج میں شعبۂ ویدک کے طلبہ نے ۱۱ نومبر ۳۲ء سے ہڑتال کر رکھی ہے وہ شہر میں جلوس نکالتے ہیں تاکہ باہر کے لوگوں خصوصاً معزز ہندوؤں کی حمایت اور ہمدردی حاصل کر سکیں

کچھ عرصہ سے طبیہ کالج میں بدقسمتی سے فرقہ وارانہ جراثیم پیدا ہوگئے ہیں۔ بعض لوگ یہ چاہتے ہیں کہ طبیہ کالج کا ویدک کا شعبہ اپنے تمام معاملات میں آزاد اور خودمختار رہے اور اس پر کسی کا کنٹرول نہ ہو چنانچہ جب بھی اس شعبہ کی طرف اصلاحی قدم اٹھایا گیا۔ ہڑتال، لڑائی جھگڑوں سے اس کا استقبال کیا گیا اور اس کو فرقہ وارانہ رنگ دے دیا گیا تاکہ باہر کے ہندوؤں کی بھی ہمدردی حاصل کی جاسکے چنانچہ کچھ عرصہ ہوا جب ایک نہایت ہی معمولی سی بات پر بورڈنگ کے ہندو اور مسلمان طلبہ میں بورڈنگ کے اندر لڑائی ہو چکی ہے جس کو بڑی مشکل سے روکا گیا۔

ہم نے ابتک مختلف ذرائع سے جو کچھ معلوم کیا ہے وہ یہ ہے کہ طلبہ کی کوئی خاص شکایتیں نہیں ہیں اگر ہیں بھی تو بہت معمولی جن کو ہڑتال جائز کرنے کی غرض سے لکھا گیا ہے اور جن کو آسانی کے ساتھ رفع کیا جاسکتا ہے۔ یہ لڑائی صرف اقتدار کو بحال رکھنے کے لئے لڑی جارہی ہے اور طلبہ کو اس کا آلۂ کار بنایا گیا ہے۔

شعبۂ ویدک کا سرجن ہمیشہ یونانی شعبہ کے سرجن کے ماتحت چلا آیا ہے۔ جب ڈاکٹر قریشی صاحب شعبہ یونانی کے انچارج مقرر ہوئے تو شرارت پسند طبقے کو ان کا تقرر پسند نہ آیا۔ وہ اندر اندر خانہ کوشش کرتے رہے کہ شعبۂ ویدک کا سرجن ڈاکٹر قریشی کے ماتحت نہ رہے۔ جب ڈاکٹر شرما صاحب طبیہ کالج سے علیحدہ ہو گئے تو ڈاکٹر قریشی صاحب نے اپنے ساتھ کے پڑھے ہوئے دوست ڈاکٹر کھنہ صاحب کو کوشش کر کے ڈاکٹر شرما کی جگہ مقرر کرا دیا۔ اور وہ شعبہ ویدک کے انچارج بن گئے ان کے انچارج ہوتے ہی اسی شرارت پسند طبقہ نے ڈاکٹر کھنہ کے کان بھرنے شروع کر دئے اور آہستہ آہستہ ان کو ڈاکٹر قریشی کے خلاف کر کے ان کی لڑائی کرا دی۔

اسی اثنا میں کرنل رحمان صاحب (سابق پرنسپل میڈیکل کالج آگرہ) نے جو اسوقت آنریری وزیٹنگ سرجن ہیں اور ہسپتال کی سب کمیٹی کے صدر ہیں ڈاکٹر کھنہ صاحب کے ہاتھ کے کئے ہوئے آپریشنوں کا معائنہ کیا۔ انھوں نے ڈاکٹر کھنہ صاحب کے آپریشنوں کی نسبت اچھی رائے کا اظہار نہیں کیا انھوں نے رپورٹ میں لکھا کہ ڈاکٹر صاحب کو آپریشن کے متعلق ابھی کافی تجربہ نہیں ہے ان کی غلطی کی وجہ سے ایک آدمی جان سے مر گیا اور دوسرا نامرد ہو گیا۔ خود ڈاکٹر کھنہ صاحب نے بھی اپنی غلطی کو تسلیم کر لیا۔ یہ رپورٹ ۱ نومبر ۳۲ء کو کالج کی انتظامیہ کمیٹی (جس میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں) کے سامنے پیش ہوئی اور باتفاق رائے ڈاکٹر کھنہ صاحب کو شعبہ ہسپتال سے الگ کر کے صرف شعبۂ تعلیمی میں بطور پروفیسر کے رکھا۔

یہ بہت معمولی بات تھی۔ ہر کالج اور یونیورسٹی میں انتظاماً ایسا ہوتا ہے۔ لیکن اس فیصلے کا صادر ہونا تھا کہ شرارت پسند لوگوں نے طلبہ کو بہکانا شروع کیا کہ تمہارے حقوق محفوظ نہیں ہیں۔ تمہاری کوئی طاقت نہیں۔ تمہارے سرجن کو نکال دیا گیا۔ کمیٹی تمہارے شعبے کی کوئی عزت نہیں کرتی وغیرہ وغیرہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۱ نومبر ۳۲ء کو شعبہ ویدک کے ہندو طلبہ نے ہڑتال کر دی ...... چونکہ یہ ہڑتال بہت معمولی سی بات پر ہوئی ہے اس لئے دہلی کے انصاف پسند اور معقول طبقہ کے لوگ اس کو بری نظر سے دیکھ رہے ہیں اور بعد واقعات اس ہڑتال کو ختم کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاںؒ نے جن اصول پر ویدک اور یونانی شعبوں کو چلایا تھا اسی طرح پر اب بھی آج بھی کام ہو رہا ہے نہ کسی کے ساتھ رعایت کی جاتی ہے نہ کسی پر زیادتی ہوتی ہے۔ یہاں جو جھگڑا پیدا ہوتا ہے وہ ذاتی اقتدار حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا جاتا ہے۔ جب تک شرارت پسند لوگ موجود ہیں یہاں ایسے جھگڑے برابر ہوتے رہیں گے۔ کمیٹی کو چاہئے کہ تحقیقات کر کے سب سے پہلے جھگڑا اور فساد پیدا کرنیوالے عنصر سے کالج کو پاک کرے۔ تب ہی کالج میں امن ہو سکتا ہے۔

(بچوں کا صفحہ)

جب تم مدرسے سے آؤ

اس سے پہلے ہم کئی اچھی چیزیں بنانے کی ترکیب لکھ چکے ہیں۔ آج ایک اور کام کی چیز لکھتے ہیں۔ فرصت میں جب تم مدرسے کا کام کر چکو تو اسے ضرور بنانا۔

بازار سے ایک پیسے کا تِلوں کا تیل لاؤ اور ایک پیسے کا موم۔ ہاں ایک نارنگی کا چھلکا لے کر کہیں حفاظت سے رکھ دینا۔ یہ دو تین دن میں سوکھ جائے گا۔ اسے اچھی طرح کوٹ کر باریک کپڑے میں چھان لینا۔

اب تیل کسی کٹورے میں ڈال کر آگ پر رکھو۔ اس میں نمک کی ایک ڈلی بھی ڈال دینا۔ تیل سے ذرا دور بیٹھنا۔ کہیں چنخ کر کوئی بوند گرم تیل کی تم پر نہ گر پڑے جب تیل خوب گرم ہو جائے تو نیچے اتار لو اور اس میں سے نمک کی ڈلی نکال دو اور اس میں موم ملا دو۔ موم خود بخود گھل جائے گا۔ تھوڑی دیر میں جب یہ ٹھنڈا ہو جائے تو وہ پِسا ہوا نارنگی کا چھلکا ڈال کر کسی چمچے سے خوب ہلا دو۔ اگر تمہارے ہاں کوئی عطر ہو تو اس کی ایک دو بوندیں بھی اس میں ملا دو۔ ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ اب یہ نہایت اچھی ولیسلین تیار ہو گئی اور جتنی یہ ہے بازار سے اتنی پانچ آنے کو آئے گی۔ مگر تمہاری ولیسلین دو پیسے میں تیار ہو گئی۔ اسے رات کو منہ پر اور ہاتھ پیروں پر ملنا چاہیئے۔ جاڑے میں ہاتھ پیر حفاظت سے رہیں گے اور جلد بھی نرم اور خوشنما ہو جائے گی۔

"ایڈیٹر"

سائیکلوں کی مرمّت

(از جناب ۔ عبد المنان صاحب بقر و لبلاغ دہلی)

زمانہ گذشتہ کی نسبت آج کل مشینوں سے کام لینے کا رواج روز افزوں ترقی پر ہے ۔ گدھوں ، گھوڑوں ۔ اونٹوں اور دوسری سواریوں کی جگہ اب سائیکل ۔ موٹر سائیکل اور موٹروں نے لے لی ہے اگر موٹروں اور موٹر سائیکلوں کی مرمّت کا کام سیکھ لیا جائے تو بہت کچھ منافع ہو سکتا ہے ۔ مگر موٹروں اور موٹر سائیکلوں کی مرمت کرنا سیکھنے کے لئے کچھ عرصہ درکار ہے لیکن سائیکلوں کی مرمت کا کام سیکھنا چنداں مشکل نہیں ۔ معمولی سے معمولی آدمی بھی اس فن کو آسانی کے ساتھ سیکھ سکتا ہے مگر احتیاطاً کسی بڑی دکان پر جہاں سائیکلوں کی مرمت ہوتی ہو چند روز بیٹھ کر کام سیکھ لینا چاہیئے اور پھر کام کی ابتدا کے لئے اس قدر سرمایہ کی ضرورت ہے کہ مرمت کا سامان اور دوسری ضروری چیزیں خریدی جاسکتی ہیں ۔ سائیکل کی مرمت کرنے والے اگر کسی بڑے شہر میں کام کریں تو تین چار روپئے روز کما سکتے ہیں اور معمولی شہر میں بیس پچیس روپئے ماہوار کما لینا کچھ مشکل نہیں ۔

اکثر شوقین مزاج ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ ہمیشہ نئی قسم کی یا نئے کارخانے کی بنی ہوئی سائیکل رکھنا پسند کرتے ہیں اور اپنی پرانی سائیکل کم داموں پر فروخت کر ڈالتے ہیں ۔ ایسی سائیکلوں کو جن کے بغیر کارآمد پرزے خراب نہیں ہوتے خرید کر مرمت کر لی جائے اور پھر بذریعہ اشتہار فروخت کی جائیں تو خاصا منافع ہو جاتا ہے ۔

بعض اشخاص جنھیں ذرا زیادہ دور جانا ہوتا ہے اور ان کے لئے تانگا یا ٹم ٹم کی سواری زیادہ گراں پڑتی ہے وہ سائیکل کرایہ پر لیجانی زیادہ پسند کرتے ہیں ۔ اس صورت میں نیلام میں خریدی ہوئی سائیکلیں جو بہت کم قیمت پر دستیاب ہو جاتی ہیں خرید کر اور مرمت کر کے کام میں لائی جائیں تو روزمرہ کا کرایہ ہی اتنا آجاتا ہے کہ ایک کنبے کا بخوبی گذارا ہو سکے ۔ مگر کرایہ کی سائیکل اس شخص کو دینی چاہیئے جو معتبر ہو ۔ یا پھر اس سے ضمانت لے لی جائے تب سائیکل دیجائے ورنہ سودا مہنگا پڑیگا ۔

موسم گرما میں ٹیوب میں زیادہ پنکچر ہوتے ہیں اور راہ گیر اور شوقین مزاج اپنے ہاتھ سے پنکچر نہیں لگاتے اس صورت میں اگر آپ ایک غریب بچے کو جو بہت کم مزدوری پر رکھا جا سکتا ہے ——— پنکچر لگانا سکھا دیں اور وہ پنکچر لگا دیا کرے تو اس سے بھی کافی منافع ہوتا ہے اس صورت میں آپ اپنا ہی نہیں بلکہ ایک غریب بچے کا بھی پیٹ پال سکتے ہیں ۔

دہلی کے مشہور سوداگر میسرز پیارے لال اینڈ سنز

جو موٹروں کے ایک مشہور سوداگر تھے اور جن کی ایجنسیاں دور دراز اب تک قائم ہیں انھوں نے اپنی مفلسی کے زمانے میں تجارت کی ابتدا چند ٹوٹی پھوٹی سائیکلیں خرید کر اور کرائے پر دے کر شروع کی تھی۔ رفتہ رفتہ اس قدر ترقی کی کہ موٹر کی ایجنسیاں لے لیں اور مشہور تاجر ہو گئے

آپ اپنی دکان کسی ایسی جگہ جہاں موٹروں اور سائیکلوں کی آمد و رفت ہو کھولیں اور دکان کے آس پاس پرانے ٹائر لٹکا دیں گویا یہ سائیکلوں کی مرمت کا سائن بورڈ ہو گیا۔ یا اگر آپ کے پاس کچھ رقم زائد ہو تو ایک سائن بورڈ بھی بنوالیں اس پر موٹے حروف میں صرف اتنا لکھوائیں۔ "سائیکلوں کی مرمت"۔

ایک عدد تخت یا چند کرسیاں بھی ہونی چاہئیں جن پر سائیکلوں کی مرمت کرنے والے ذرا دیر آرام سے بیٹھ سکیں علاوہ ازیں ایک عمدہ بڑا پمپ ہوا بھرنے کے لئے ہونا چاہئے جو کہ بلا روک ٹوک ہر سائیکل سوار کو ہوا بھرنے کے لئے دے دیا جائے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس سے گاہک کے دل میں ہوا بھرنے کے علاوہ اس دکان سے اور سامان خریدنے کی بھی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

اگر آپ سائیکلوں کی مرمت کرنے کے سلسلے میں بہت بڑے تاجر نہ بن سکے تو اتنا تو ضرور ہوگا کہ نہایت فارغ البالی کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں گے۔ جب ذرا کام بڑھ جائے تو سائیکلوں کی ایجنسی لے لینا کچھ مشکل نہیں جو صاحبان یہ کام کرنا چاہیں ان کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے سائیکلوں کے زنگ اور دوسری چیزوں کے متعلق نسخے اور پتے دئے جاتے ہیں۔

فولادی سامان کا زنگ دور کرنا۔

ہلکے تیزاب میں پھٹکری ملا کر لگانے سے فولادی سامان کا زنگ دور ہو جاتا ہے۔

زنگ دور کرنا

زنگ خوردہ اشیاء مٹی کے تیل میں بھگو کر آٹھ گھنٹے کے بعد رگڑنے سے صاف ہو جاتی ہیں

سائیکل کے پرزوں میں ڈالنے کا تیل

تل کا تیل	۸ حصے
پیرافین آئل	۳ حصے
کافور	ایک حصہ

قدرے گرم کر کے ڈبوں میں بھر کر فروخت کیجئے۔ اس چیز کو بنا کر آپ کافی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

ربڑ سلوشن بنانے کا طریقہ

کچا تازہ ربڑ	ایک حصہ
بنزائن (Benzine)	۵ "

کچے تازہ ربڑ کے نہایت باریک باریک ٹکڑے کر ڈالو اور بنزائن جو کہ بوتل میں ہے اس میں ربڑ بھی ڈال دو ربڑ آہستہ آہستہ حل ہونا شروع ہو جائے گا۔ اب اس مرکب کو خوب ملاؤ اور یہ عمل وقتاً فوقتاً کرتے رہو۔ کچھ عرصہ میں یہ مرکب ایک لیس دار شکل میں تبدیل ہو جائیگا بنزائن انگریزی دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔

ربڑ سلوشن کو ہوا سے بچا کر رکھنا چاہیے ورنہ وہ خشک ہو جائے گا۔

سائکلیں اور سائیکلوں کا سامان مندرجہ ذیل پتوں پر ہندوستان میں مل سکتا ہے۔

(۱) بمبئی سائیکل اینڈ موٹر ایجنسی لمیٹڈ
۱۶ - نیو کوئنز روڈ - بمبئی -

(۲) ولنگٹن سائیکل اینڈ موٹر کمپنی
۲۱۳ - ہارن بائی روڈ - بمبئی

(۳) بنٹنک (Bentick) سائیکل کمپنی
۱/۲ چورنگی روڈ - کلکتہ

(۴) سائیکل ٹریڈرز ایمپوریم
۱-۳۰ دھرمتلہ اسٹریٹ - کلکتہ

(۵) ایم - ایم گھوش اینڈ برادرس
۵۵ - بنٹنک اسٹریٹ کلکتہ

وقت دولت ہے

اپنا وقت کام میں لاؤ اور دولت میں کھیلو

(از قلم فریزر نارتھ)

ڈوڈے لیوس کہا تھا "وقت روپیہ ہے کبھی اسے ضائع نہ کرو۔ ہمیشہ تمہارے پاس افراط رہیگی۔"

یہ بات مسلمہ ہے اور بار بار کے تجربے اور ہر شخص کے مشاہدے سے ظاہر اور ثابت ہے کہ دنیا میں بڑے لوگوں نے اور ان لوگوں نے جو قارون کے خزانے اپنی محنت سے کما کر چھوڑ گئے وقت کو دوست ہی سمجھا اور وقت کو اس طرح استعمال کیا گویا وہ روپے اور اشرفیاں تھیں۔ دور کیوں جائیے آج کل کے بڑے امیر جان ڈی، راک فیلر کو لے لیجئے اس شخص نے ..... ۱۵۰۰ پونڈ سیلک کو دے دینے کے باوجود ..... ۸۰۰۰۰ روپیہ بچا لیا کہ جس طرح مرضی ہوئے خرچ کرے بچپن ہی میں وہ ایک کھیت میں کمیرے کے طور پر کام کرتا تھا مگر جس کے ہاں نوکر رہتا تھا وہ اسے ناپسند کرتے تھے کیونکہ وہ ہر کام پر وقت صرف کرتا تھا اور محنت کرتا تھا ننھے راک فیلر کی عادت تھی کہ وہ ہر کام کا نقشہ پہلے اپنے ذہن میں بناتا تھا۔ پھر اس کے مشکل پہلوؤں کو سوچ کر ان کے حل لگانے کی کوشش کرتا تھا۔ اتنا وقت لگانے کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ اس کے کام میں کوئی اونچ نیچ نہیں رہنے پاتی تھی اور رفتہ رفتہ یہ اس کی خوبیوں کا باعث بن گئی۔ یہ تو ضرور ہوا کہ مالکوں کو یہ بات محسوس ہو گئی کہ وہ دوسرے چھوکروں کے مقابلے میں کھیت میں کام دیر تک کرتا تھا اور دوسرے چھوکرے تیزی سے کام کرتے تھے مگر بہت کم لوگ اتنی صلاحیت

سکتے تھے نہ وہ یہ سوچ سکیں کہ کام کس کا پختہ اور اچھا ہوا ہے۔ راک فیلر بخوبی جانتا تھا کہ کام کو خراب کرنے کا مطلب اور ——— اسے جلدی جلدی نبٹانے کا مدعا یہ ہے کہ اس کو از سر نو پھر کیا جائے ——— اور یہ وقت ضائع کرنے کا کیسا خوبصورت طریقہ ہے۔

کبھی جلد بازی نہیں کی

جین فان آئک مشہور ڈچ نقاش جو راک فیلر سے کئی صدی پہلے پیدا ہوا تھا بالکل ایسے ہی خیالات رکھتا تھا۔ اس کی بہن نے لکھا ہے کہ " وہ کبھی جلد بازی نہیں کرتا تھا اس لئے دنیا بھی اسے جلدی نہیں بھول سکتی۔"

ایڈورڈ ڈبوک ایک بڑے زبردست میگزین کا مالک تھا جس کی اشاعت بیس لاکھ تک پہونچ چکی تھی اور ہزاروں لاکھوں ڈالر اُس نے کمائے۔ وہ بھی اِسی رائے سے متفق تھا۔ وہ گھنٹے پر نظر رکھ کر کام نہیں کرتا تھا بلکہ کام کو دیکھ کر گھنٹہ کو استعمال کرتا تھا۔ وہ یہ دیکھتا تھا کہ کام اچھا ہو وقت چاہے کتنا ہی لگ جائے وقت کو بطور زر کے کسی کاروبار میں صرف کرنے کا دراصل یہی مطلب ہے کہ اِس Investment کا نفع بہت اچھا ملتا ہے۔

دنیا کے تمام بڑے بڑے دولت پیدا کرنے والے لوگوں کا اپنے لمحات کے صحیح استعمال کے بارے میں خاص طور پر ہوشیار رہنا ایک وطیرہ رہا ہے۔ مشہور نواب سر ہیو کر ہرسٹ بچپن ہی سے اس پر عامل تھا۔ اسکول کے زمانہ میں بھی اُس کا یہی عمل تھا چنانچہ ایک دفعہ اُس نے انٹرویو کے درمیان کہا تھا کہ میں نے کبھی گھر پر اتنا کام نہیں کیا جتنا اور لڑکے کرتے تھے۔ ایک چیز پر توجہ مرکوز کرنا اُس لڑکے کے اتنا کام آیا کہ کچھ عرصہ میں دنیا نے ایک ایسا آدمی پایا جو اپنے کاروبار میں تقریباً دس لاکھ پونڈ کا سالانہ نفع اٹھاتا تھا۔

سر آرتھر ڈک مین جو ایک بڑے کاروبار کا مالک تھا اسی پر عامل تھا۔ وقت کو بطور سرمایہ کے استعمال کرتا تھا۔ وہ کہتا تھا ایک دو گھنٹے فالتو کام کرنا گویا دولت کا ایک نیا حصّہ اپنی آمدنی میں بڑھانا ہے۔ وہ کہتا تھا کہ جس قدر آپ سے کسی کام کی توقع کی جاتی ہے اگر اُس سے کچھ ہی زیادہ آپ کرنے لگیں تو کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ وہ خود اِس پر عامل تھا۔ عام طور پر تو اُس کے کام کے اوقات ۱۴ گھنٹے ہوا ہی کرتے تھے مگر ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنے دفتر میں ۲۴ گھنٹے بھی کام کرتا رہا ہے۔

کون ہے جو روپئے کے ساتھ اٹھنّی۔ چونّی۔ دونّی یا اِکنّی کو ناپسند کرتا ہوگا۔ یہی حال وقت کا ہے۔ ہم اپنے نصف گھنٹوں۔ پاؤ گھنٹوں یا دس دس پانچ پانچ منٹ کو کیسے پھینک سکتے ہیں۔ انھیں بھی اسی طرح کام میں لانا چاہیئے جس طرح بڑے گھنٹے کام میں لائے جاتے ہیں۔

ناشتے سے پہلے

ارل بالفور جیسا مدبر لوگوں سے بڑی صفائی کے ساتھ کہا کرتا تھا کہ میں اخبار نہیں پڑھا کرتا اور واقعہ بھی یہ ہے کہ

کبھی اُس کے ہاتھ میں اخبار نہیں دیکھا گیا۔

ناشتے سے پہلے اور نہانے کے درمیان اُس کی میز پر بہترین اور تازہ ترین اخبارات پہونچ جاتے تھے اور وہ دنیا کے حالات اور جدید ترین معاملات کی رفتار سے فوراً واقف ہوجاتا تھا۔

لارڈ برکن ہیڈ کو اخبار نویسی کا بھی کچھ کام کرنا پڑتا تھا اور اس کے لئے انھوں نے سونے سے پہلے اور بستر سے باہر آنے سے پہلے کا وقت مقرر کر رکھا تھا۔ صبح ہونے سے پہلے وہ اُٹھ بیٹھتا تکیوں سے لگا ہوا اور اپنے کبھی جدا نہونے والے سگار کو منہ میں دبائے وہ ایک ناقابلِ یقین رفتار پر صفحہ کے صفحے کالے کرتا چلا جاتا تھا اور چونکہ اُس کے مضامین کی بڑی معقول اجرت اسے ملتی تھی اس سے وہ اپنے وقت کو استعمال کرکے لاکھوں روپئے پیدا کر گیا۔ حالانکہ بہت سے لوگ اس وقت کو بیکار کروٹیں بدل کر ضائع کر دیتے ہیں اور دن چڑھے تک بستر سے نہیں اُٹھتے۔

دنیا کے اور بہت سے بڑے اور کامیاب لوگوں نے جرمن زبان کی اس مثل پر اپنا یقین ظاہر کیا ہے جو کہتی ہے کہ۔ "صبح اپنے دہن میں سونا لے کر آتی ہے" چنانچہ امریکہ کا ایک مشہور تاجر (جو لوہے کا بادشاہ کہلاتا ہے اور جس کا نام چارمسٹوب تھا) علی الصبح بیدار ہوکر کام میں مصروف ہوجاتا تھا۔

مرحوم سر طامس لپٹن کا شغل یہ تھا کہ موسم اچھا ہونے کی حالت میں صبح ہی صبح اپنے باغ میں نکل جاتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ باغ میں کیاری لگانے کی برابر کوئی ورزش نہیں ہے اور دماغ کے لئے بھی اس سے بہتر کوئی غذا نہیں ہے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ صبح ہی صبح اس شغل میں لگ جاتے تھے اور دن بھر تر و تازہ رہتے تھے۔

سوال کرنے کی عادت

لارڈ ریڈنگ جو ہندوستان کے وائسرائے رہ چکے ہیں بیرسٹری کے زمانہ میں اپنی مثلیں اور مقدمات کے کاغذات صبح چھ بجے سے دیکھنے شروع کرتے تھے اور ایک ایک کاغذ پر وقت اور محنت صرف کرتے تھے چنانچہ جب وہ عدالت میں جاتے تھے تو بالکل مسلح ہوکر جاتے تھے اور جو بیرسٹر کم تیاری کرکے آتے تھے وہ اس محنتی بیرسٹر سے بازی نہیں لیجا سکتے تھے۔

وقت کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو مفید اور سودمند معلومات حاصل کرنے میں بہت عمدگی کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

لارڈ ایشفیلڈ لندن منیجر ٹرانسپورٹ بورڈ کے افسرِ اعلیٰ نے اس حکمت کو بخوبی سمجھ لیا تھا۔ جس زمانہ میں وہ ڈیٹرائٹ کے مقام پر بجلی کا کام سیکھ رہا تھا اپنے فرصت کے اوقات سوالات کرنے اور بڑے مستریوں کے پاس جاکر ایک ایک چیز کی معلومات حاصل کرنے میں صرف کرتا تھا اور فرصت کے لمحات کی یہ قدر تھی جس نے اُس شخص کو گمنامی سے ناموری اور عزت کے اونچے چبوترے پر لاکر بٹھا دیا۔

(ماخوذ)

اگر آپ کی آمدنی سو روپے ماہوار ہے

(از جناب سید ظہور احمد صاحب وحشی ایڈیٹر روزگار دہلی)

ہاں یہ دہلی کا مشہور بازار چاندنی چوک ہے لیکن آپ یہاں کیوں تشریف لائے۔ اے میرے دوست اگر آپ کی آمدنی سو روپے ماہوار ہے۔

درست ہے یہ فتحپوری کا بازار ہے لیکن خاموشی کے ساتھ آگے بڑھیں یہ میوہ فروشوں کی آراستہ دکانیں جن میں سے ہر ایک اپنی جگہ پر دنیا کی جنت ہونے کا دعویٰ کرتی ہے آپ کے لئے نہیں سجائی گئی ہیں۔ یہ اُن لوگوں کے لئے ہیں جو قابلیت اور دولت حاصل کرنے میں اپنا خون جلا کر اب اُس کی تلافی کے قابل ہیں اور میوہ خوری کے لئے سو دو سو کی رقم خرچ کر دینا اُن کی ماہانہ آمدنی پر ذرا بھی اثر انداز نہیں ہوتا۔

جی ہاں یہ گھنٹہ گھر ہے اور اُس کے ایک پہلو کا دائرہ بزازے سے معمور ہے مگر خدا کے لئے آپ نظر نہ اٹھائیے یہ دس روپئے گز کی سرج اور یہ چار روپے گز کی ریشمی بوسکی آپ کے لباس کے لئے نہیں ہے۔ اٹلی اور مانچسٹر کے ملوں نے یہ قیمتی کپڑے آپ جیسے ننگ ہستی کے لئے تیار نہیں کئے ہیں۔ یہ اُن کے لئے ہیں جنہوں نے عقلِ معاش کی مدد سے لوہے کو سونا اور مٹی کو اکسیر بنا دیا ہے یہ اُن کے لئے ہیں جن کی قوت بازو کی مدد سے سمندر کی لہریں اور کرۂ فضائی کی ہوائیں پناہ مانگتی ہیں۔

سامنے فوارہ ہے لیکن آپ اس کی پٹری کو چھوڑ دیجئے۔ یہاں شاہی حلوائیوں کی دکانیں ہیں جن پر الوانِ نعمت کے خوان چنے ہوئے ہیں۔ آپ انھیں کیوں گھور رہے ہیں۔ یہ اُس شخص کے لئے نہیں ہیں جسے ۲۴ گھنٹے میں تین روپئے میسر آتے ہیں۔ یہ لذتیں اُن کے لئے ہیں جن کے آبا و اجداد دولت چھوڑ گئے ہیں اور اُن کے گماشتے دیہات کا لگان اور مکانات کا کرایہ وصول کرنے میں مصروف ہیں۔

ہاں ہاں میں واقف ہوں یہاں موزے بنیان کالر ٹائی اور صدہا قسم کے فینسی گڈس کے شو روم ہیں لیکن آپ اِن کی طرف کیوں متوجہ ہیں۔ یہ دکانیں آپ کے لئے نہیں کھولی گئیں۔ آپ کی پیشانی کا پسینہ کسی طرح اس قابل نہیں کہ اِن ریشمی رومالوں کو آلودہ کرے یہ قیمتی موزے آپ کے بھدے پیروں کے لئے نہیں بنائے گئے ہیں۔ آپ کے پاؤں صرف اِس لئے بھدے ہیں کہ آپ کی آمدنی سو روپے ماہوار ہے۔ یہ خوبصورت اور دلفریب اشیا صرف اُن لوگوں کے ورثہ میں آئی ہیں جنہوں نے محنت اور دماغ کے عمل سے روپے کو تسخیر کیا ہے اور آج ہندوستان کے بنک اُن کی اماموں سے گرانبار ہو رہے ہیں۔

آپ کا خیال صحیح ہے یہ سینما گھر ہے لیکن آپ کو اس سے کیا۔ آگے بڑھئے یہ آپ کے لئے نہیں ہے خوشحال عورتیں اور بے چین اعصاب کے مرد اپنا خاکہ

آپ اُڑانے کے لئے تیار ہوئے ہیں اور انسانیت کے
جامہ سے باہر ہوگئے ہیں لیکن اس غرض سے نہیں کہ
آپ جیسے تہی دست تفریح حاصل کریں ۔ یہ اسپرنگ
کی آرام دہ کرسیاں صرف ان لوگوں کے لئے بنائی گئی
ہیں جن کی جیب سے دس پانچ روپئے کا نکلنا ایسا
ہے جیسے سمندر سے ایک قطرے کا نکلنا ۔

یہ کشمیری گیٹ ہے ۔ بہت احتیاط سے سر جھکا کے
گزر جائیے ۔ اشارہ نہ کیجئے ۔ بے شک یہ پیسٹری کی دکان ہے
لیکن آپ کے دانت ان "خوشگوار خستگی" کے ساتھ "بے حد
ٹوٹنے والی" قیمتی غذاؤں کے لئے نہیں بنائے گئے ۔
اور آپ کی زبان کو حالات نے ان ذائقوں سے محروم رکھا ہے ۔ آپ کی
چائے کی کشتی کے لئے یہ چیزیں تیار نہیں کی گئی ہیں ۔ یہ اُن
لوگوں کے لئے ہیں جن کو دولت نے مغربی معاشرت اور
دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے قابل بنایا ہے ۔

اپنا رخ پھیر لیجئے ۔ شیشے کے شاندار دروازوں سے
جو موٹریں جھلک رہی ہیں وہ انگلستان اور امریکہ کے
کروڑ پتی کارخانوں نے صرف اُن عاقبت اندیش افراد
کے لئے تیار کی ہیں جنہوں نے یا جن کے آبا و اجداد نے
اپنے وقت اور اپنے روپے کی قدر کی ہے اور اپنے خون
سے دولت کے پودے کو سینچا ہے ۔ یہ آپ جیسے
لوگوں کے لئے نہیں ہیں جن کی ماہانہ آمدنی اعداد و
شمار کی سب سے حقیر حد تک پہونچتی ہے ۔ جن کے آبا و اجداد
نے اپنی عمریں غفلت میں برباد کر دیں اور جو تمول کی
آخری صفوں میں بھی جگہ حاصل نہ کر سکے ۔ یہ نرم گدے
آپ کے لمس کی لطف اندوزی کے لئے نہیں بنائے گئے
یہ تخت سلیمانی آپ کے لنگس کو تازہ ہوا نہیں پہونچا سکتا
آپ کی ہستی صرف اس لئے ہے کہ کوئی صبا رفتار کار آپ
کو روند ڈالے یا کم از کم آپ کی آنکھوں اور تنفس کو تھوڑی
دیر کے لئے غبار آلود کر دے ۔

پلٹئے پلٹئے اب آگے نہ بڑھئے ۔ سول لائن کی
پرسکون اور پر فضا کوٹھیاں آپ کو خیر مقدم کہنے کے لئے
تیار نہیں ہیں ۔ یہ فردوسی قطعے صرف ان لوگوں کی بود و باش
کے لئے مخصوص ہیں جن کے ہاتھوں میں دولت کے تیز رفتار
گھوڑے کی باگ ہے ۔

آپ کھلونوں کی ان بڑی بڑی دکانوں کی طرف
کیوں دیکھ رہے ہیں ۔ جاپان اور جرمنی نے یہ آپ کے
بچوں کے لئے نہیں بنائے ۔ ان سے وہی بچے اپنا دل
بہلا سکتے ہیں جن کے باپ اپنی قابلیت اور کاردانی کی
بنا پر خوش حال ہیں ۔ جن کے لئے دشوار نہیں کہ سو پچاس
روپے خرچ کر کے بچوں کی معصوم مسرت کا تماشہ دیکھیں

آگے بڑھئے اور دریبہ کے تنگ راستے سے
بہت جلد گزر جائیے ۔ یہ آویزے ۔ یہ بریسلٹ ۔
یہ چوڑیاں ۔ یہ انگوٹھیاں جو شیشے کی الماریوں میں
جگمگا رہی ہیں دہلی کے مشہور سادہ کاروں نے آپ کی
بیگم صاحبہ کی آرائش کے لئے تیار نہیں کی ہیں ۔ یہ اُن
خوش نصیب عورتوں کے دست و گلو کی زینت ہیں جن
کے شوہروں نے اپنی عمر کے ابتدائی حصے قابلیت کے
حاصل کرنے میں بسر کئے اور آج اپنے لگائے ہوئے

باغ کے پھل کھا رہے ہیں۔

جی ہاں یہ شاہجہاں کی بنائی ہوئی جامع مسجد ہے۔ آپ دور ہی سے دیکھ لیجئے۔ اندر جاکر آپ کیا کریں گے۔ ایک فلاکت زدہ کی نماز بھی کوئی نماز ہے عقدِ نماز کے بعد "چہ خورد بامداد فرزندم" کے سوا آپ کیا پڑھیں گے؟ سنگِ سرخ کی سلیں پکاریں گی "کہ از خراب کردی تو بسجدۂ ریائی" اور پنجاب کی طرف سے یہ "مے آلود صدا" بلند ہوگی

"تجھے کیا ملے گا نماز میں"

صاحب یہ راستہ تو آپ نے ناحق اختیار کیا اور "مسجد کے زیر سایہ خرابات" کی طرف بے فائدہ قدم اٹھایا۔ یہ چاوڑی بازار ہے۔

چاوڑی قاف ہے یا خلد بریں ہے راسخ
غول حوروں کے تو پریوں کے پرے رہتے ہیں

مگر وہ حوریں نہیں جو نیکی اور عبادت کے صلے میں ملتی ہیں اور زیادہ تر فاقہ کشوں اور مفلسوں کے حصے میں آنے والی ہیں بلکہ وہ حوریں جو دولت کی کنیز اور روپے کی پرستار ہیں۔ آپ اپنے کانوں کو بند کر لیجئے۔ یہ دلکش نغمے آپ کے لئے نہیں ہیں۔ آپ نظر نہ اٹھائیے۔ حسن و جمال اور ناز و ادا کا سودا آپ سے نہیں ہو سکتا یہ تفریحات آپ کے لئے نہیں پیدا کی گئیں۔ جب تک بدن پر قیمتی لباس اور جیبوں میں کرنسی نوٹوں کی گڈیاں نہ ہوں کسی کو اوپر دیکھنے کی اجازت نہیں ملتی

اس بازار میں رات کو دس بجے حسن کا مارشل لا جاری ہوتا ہے اور اگر کوئی بدنصیب جسمانی قوتوں کو ساتھ لے کر آتا ہے تو وہ اس سے چھین لی جاتی ہیں میرے دوست جلد چلئے اور خطرے کا وقت آنے سے پہلے گزر جائیے۔

میری باتیں آپ کو ضرور ناگوار معلوم ہوں گی لیکن آپ خود بینی اور خود پرستی کے جذبات سے الگ ہو کر اپنی حالت پر غور کیجئے اور صحیح بتائیے کہ آپ کو اس محدود آمدنی کی حالت میں کیا واقعی حق حاصل ہے کہ ۱۹۴۷ء کی دنیا میں زندہ رہیں۔ اگر آپ کے آباؤ اجداد نے آپ کے لئے اپنے نفس کی قربانی نہیں کی اور دولت و وجاہت آپ کے ورثے میں نہیں چھوڑی اور آپ نے بھی اپنی شخصیت قائم نہیں کی اور دنیا کی کشمکش کے لئے اپنے دست و بازو کو توانا نہیں فرمایا تو بتائیے کہ اس دنیا میں حسن کی کوئی راحت کوئی لذت اور کوئی عزت آپ کے لئے نہیں ہے آپ کیوں اور کیوں کر زندہ ہیں۔

میں نے اپنے قرض کے چالیس روپے کیسے وصول کئے

گاہک سے لڑائی لڑنا یا اُس سے تعلقات منقطع کر لینا کاروبار کو بہت نقصان پہونچاتا ہے۔ فرض کیجئے کہ کسی شخص پر آپ کے ایک سو روپئے قرض ہیں آپ اس سے تقاضا کرتے ہیں۔ اُس کی مالی حالت ایسی نہیں کہ وہ آپکا قرض ادا کر سکے تو ایسی صورت میں بہتر یہ ہوگا کہ اُس رقم کا اُس سے کاغذ لکھوا لیا جائے یا رسید لے لی جائے اور آیندہ اُسے سودا نقد دیا جائے اور اُس سے وعدہ لے لیا جائے کہ جب اُس کی مالی حالت بہتر ہو گی تب وہ اُس قرض کو ضرور ادا کر دے گا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد اُس سے کہا جائے کہ وہ تھوڑا تھوڑا کر کے قرضہ اتارنے کی کوشش کرے۔ اس طرح آہستہ آہستہ آپ کی رقم بھی وصول ہو جائے گی اور اُس کو بار بھی نہ گزرے گا اور آپ کے اور گاہک کے تعلقات بھی اچھے رہیں گے اور آیندہ آپ اُس سے زیادہ نفع حاصل کر سکیں گے۔

بعض ناتجربہ کار دکاندار گاہک سے لڑائی کر بیٹھتے ہیں اور اُس پر سختی کرتے ہیں کہ وہ قرض کا روپیہ جلد سے جلد ادا کر دے اور اگر وہ روپیہ نہیں دیتا تو اُس سے تعلقات منقطع کر لیتے ہیں اور اُس کے ہاتھ سودا بیچنا بند کر دیتے ہیں اور اُسے دوسرے لوگوں کے سامنے ذلیل کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اول تو گاہک ہاتھ سے جاتا ہے اور پھر اپنے قرض کی رقم بھی وصول نہیں ہوتی۔

میں نے ایک تجربہ کار بنئیے سے قرض وصول کرنے کا ایک نہایت دلچسپ واقعہ سنا ہے وہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ قرض کے وصول کرنے کے لئے سختی کے علاوہ دوسری ترکیبیں بھی عمل میں لائی جا سکتی ہیں

بنئیے نے کہا " میری دکان سے ایک ہوٹل میں روزانہ آٹے کی ایک بوری جاتی تھی۔ ہوٹل کے مالک سے کبھی دام وصول ہو جاتے تھے اور کبھی نہیں۔ آہستہ آہستہ ہوٹل والے پر میرے چالیس روپئے قرض ہو گئے میں نے نہایت سختی کے ساتھ اپنے روپیوں کا تقاضا کیا اور اُسے سودا نہ دینے کی دھمکی دی تو اُس نے دکان سے آٹا لینا تو درکنار آنا جانا بھی بند کر دیا۔ اب میں نے سوچا کہ یہ تو بہت ہی بُرا ہوا۔ گاہک بھی ہاتھ سے گیا اور رقم بھی ڈوبی۔

میں اسی فکر میں تھا کہ میرے ایک دوست مجھ سے ملنے آئے مجھے رنجیدہ اور فکر مند دیکھ کر مجھ سے اُس کا سبب دریافت کرنے لگے۔

میں۔ کیا بتاؤں میرے للغہ روپئے ایک ہوٹل کے مالک پر قرض تھے۔ میں نے نہایت سختی کے ساتھ تقاضا کیا تو اُس نے آنا جانا بھی بند کر دیا۔

اور اُس سے تعلقات بھی ختم ہو گئے

دوست ۔ تم نے بہت بُرا کیا۔

میں ۔ اِس کا کچھ علاج بھی ہے ؟

دوست ۔ ہاں ابھی اِس کا علاج ہو سکتا ہے۔

میں ۔ تو پھر بتائیے کیا کروں ؟

دوست ۔ تم اب یہ کرو کہ ہوٹل کے مالک کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو کہ مجھ سے غلطی ہوئی جو آپ سے رقم کا تقاضا کیا۔ جب آپ کے پاس روپیہ آجائے دیدینا لیکن پرانے تعلقات کو مدِنظر رکھتے ہوئے آٹا تو ہمارے یہاں سے منگوا لیا کرو۔

میں ۔ کیا وہ مان لیگا؟

دوست ۔ ضرور۔ اُس کے پاس جانے سے اُسے خیال ہو جائیگا اور مرعوب ہو کر وہ وعدہ کریگا کہ بہت اچھا میں تمہارے ہی یہاں سے آٹا منگاؤنگا ظاہر ہے کہ اب وہ آٹا قرض نہیں منگائے گا بلکہ دام نقد بھیجے گا۔

میں ۔ اچھا پھر چالیس روپئے کیسے وصول ہوں گے

دوست ۔ اوّل تو روزانہ ایک بوری آٹا بکنے سے آہستہ آہستہ نفع ہی میں چالیس روپئے وصول ہو جائیں گے۔ اگر نہ ہو سکے تو ایک صورت اور بھی ہے کہ تم روزانہ بوری میں سے ۸؍ کا آٹا نکال لیا کرنا۔

میں ۔ یہ تو چوری ہوئی۔

دوست ۔ یہ چوری نہیں ہوئی۔ ذرا سنتے جاؤ۔ جب تم نے ۸؍ روزانہ کا آٹا نکال لیا تو ۸۰ دن یعنی دو ماہ اور ۱۰ دن میں چالیس روپئے وصول ہو جائیں گے۔

میں ۔ اگر وہ شخص اِس درمیان میں کچھ روپئے دے تو کیا میں لے لوں ؟

دوست ۔ نہیں ہرگز نہ لینا۔ بلکہ اُس سے کہدینا کہ جب پورے چالیس روپئے جب تمہارے پاس ہوں اُس وقت دیدینا۔

میں ۔ اچھا اگر کسی وقت اُس کے پاس چالیس روپئے آجائیں اور وہ دینے کے لئے آئے تو کیا وہ روپئے مجھے لے لینے چاہئیں۔

دوست ۔ ہرگز نہیں وہ روپیہ مت لینا اور اُس سے کہدینا کہ بھئی میں اپنے قرض کا روپیہ وصول کر چکا میں اب یہ روپیہ نہیں لینا چاہتا۔ اب تمہیں اِس سے فائدہ اُٹھاؤ۔

میں ۔ کیا اُس سے یہ بھی کہدیا جائے کہ میں نے اِس طرح روپیہ وصول کیا ہے۔

دوست ۔ نہیں اِس کے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم نے کسی وقت اُس کو یہ راز بتادیا تو پھر وہ اُسی دن سے تم سے سودا لینا بند کر دیگا اور تمہیں بے ایمان سمجھے گا۔ لیکن اگر گاہک اچھا آدمی ہے اور تمہیں یقین ہے کہ معلوم ہو جانے پر وہ تم سے سودا لینا نہیں چھوڑے گا تو ایمانداری کے ساتھ اُس کو تمام حالات صاف صاف بتادو اور اُس سے یہ بھی کہدو کہ روپیہ وصول ہو چکا ہے اب سودے میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

میرے دوست نہایت تجربہ کار تھے۔ اُن کی ساری عمر دکانداری میں گذری تھی۔ اُن کی تمام باتیں میرے دل میں اُتر گئیں اور میں نے تہیہ کر لیا کہ جو کچھ میرے دوست نے کہا ہے اسی کے مطابق عمل کروں گا۔

میں نے یہی کیا۔ ہوٹل کے مالک سے دوبارہ تعلقات قائم ہو گئے۔ مجھے روزانہ ایک بوری آٹے کی قیمت نقد ملنے لگی۔ چند دن کے بعد میں نے ۸ کا ٹوٹا لگانا شروع کر دیا۔ جب میری کل رقم وصول ہو گئی تب میں پوری بوری دینے لگا۔ آج تک ایک بوری روزانہ ہوٹل میں جاتی ہے۔ ہوٹل والا یہ سمجھ کر کہ میں بنئے کا مقروض ہوں وہ ہر وقت مجھ سے دبا رہتا ہے اُدھر میں بھی خوش رہتا ہوں کہ میرے چالیس روپئے نہایت آسانی کے ساتھ وصول ہو گئے

ایک دن وہ پچھلے حساب میں کچھ روپئے جمع کرانے آیا لیکن میں نے نہیں لئے اور کہدیا کہ لوں گا تو سب رقم ایک ساتھ لوں گا ورنہ نہیں۔ اُس نے آج تک پوری رقم لا کر نہیں دی اور نہ میں لینا چاہتا ہوں اگر وہ لایا تو کہدوں گا کہ مجھے روپیہ وصول ہو گیا۔

یہ واقعہ سنا کر بنئے نے کہا کہ بتائیے میں نے ایمانداری کی یا بے ایمانی؟

اب میں یہ فیصلہ بچوں کی دنیا کے پڑھنے والوں پر چھوڑتا ہوں۔ جو صاحب چاہیں اس کا مدلل جواب لکھ کر میرے پاس بھیجدیں۔ جن صاحب کا جواب سب سے اچھا ہو گا اُن کو ایک فاؤنٹین پین انعام میں دیا جائے گا۔

(فیاض حسین - جامعی)

کم سرمایہ کے کاروبار

(از جناب عبد الحمید صاحب - مدراس)

بالوں کے لئے خوشبودار تیل بنانا

بالوں کے لئے خوشبودار تیل کی تجارت نہایت نفع بخش ہے۔ اس کے علاوہ بہت کم سرمائے سے اس کو شروع کیا جاسکتا ہے۔ بازار میں جتنے تیل فروخت ہوتے ہیں اُن کی لاگت مع پیکنگ کے اصل قیمت سے چوتھائی بھی نہیں ہوتی۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کتنے منافع کا کام ہے۔ ہمارے بیکار نوجوانوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ دس پندرہ روپے کی نوکری کے لئے در بدر ٹھوکریں کھانے کی بجائے اگر صرف اسی ایک تیل کو بنا کر موجود طرز سے فروخت کیا جاوے تو کوئی تعجب کی بات نہیں کہ آپ کم ازکم پچاس ساٹھ روپئے ماہوار کمانے لگیں۔ مثلاً اگر آپ روزانہ صرف چھ شیشیاں فروخت کرلیں تو خرچ وغیرہ نکال کر کم ازکم دو روپئے خالص منافع ہوگا۔ ایک حساب سے ۶۰ روپے ماہوار کی آمدنی ہوسکتی ہے۔ اگر آپ استقلال، محنت اور دیانتداری سے کام کریں تو ترقی کی بہت امید ہے۔ کلکتہ کی کئی کمپنیاں صرف ایک تیل کی تجارت سے سالانہ ہزاروں روپے کما رہی ہیں۔ ذیل میں چند عمدہ خوشبودار تیل کے چند نسخے درج کرتا ہوں بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

تیل صاف کرنے کا طریقہ

خوشبودار تیل بنانے کے لئے سب سے پہلے تیل کو صاف کرنا اور اُس کی ذاتی بو دور کرنا ضروری ہے۔ تیل کو صاف کئے بغیر تیل عمدہ اور خوشبودار نہیں بنتا۔ اگر تیل کی بو وغیرہ اڑا کر اُسے صاف کر لیا جائے۔ تو ایک تو خوشبو کم خرچ ہوتی ہے دوسرے خوشبو تیل میں اچھی طرح بس جاتی ہے۔ اس لئے تیل کا صاف کرنا نہایت ضروری ہے۔ تیل کے صاف کرنے کی ترکیب حسب ذیل ہے۔

بنزوئک ایسڈ (ست لوبان)	تین ماشے
پھٹکری	تین ماشے
معمولی کھانے کا نمک	دو ماشے
لیموں	پاؤ حصہ

ان تمام چیزوں کو پاؤ بھر پانی میں گھول دیں۔ اور پھر اس مرکب کو دو سیر تیل میں ملا کر پکائیں یہاں تک کہ تمام پانی بھاپ بن کر اڑ جائے۔ دوسرے دن بلاٹنگ پیپر یا کسی موٹے کپڑے سے چھان لیں۔ اس ترکیب سے تیل کی ذاتی بو بھی اُڑ جائے گی اور تیل قدرے پتلا بھی ہو جائے گا۔

تیل کو رنگین بنانا

اگر تیل سرخ رنگ کا بنانا مطلوب ہو تو رتن جوت جو ایک عام چیز ہے اور ہر پنساری کی دکان سے مل سکتی ہے، تین ماشے فی سیر تیل میں ڈال کر چوبیس گھنٹے پڑا رہنے دیں اس کے بعد جاذب یعنی بلاٹنگ پیپر میں فلٹر کر لیں۔ نہایت عمدہ سرخ رنگ کا تیل تیار ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ بازار میں ہر قسم کے رنگ آئل کلر کے نام سے فروخت ہوتے ہیں۔ مثلاً ہرا، پیلا، سرخ، کیسری۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایک اونس کی ڈبیہ تقریباً ۱۲ ار میں ملتی ہے۔ یہ رنگ بہت گہرا ہوتا ہے اس لئے استعمال کرتے وقت بہت کم مقدار میں لیں۔ اسے استعمال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک چھوٹا سا کپڑے کا ٹکڑا لیں اور اس میں تھوڑا سا رنگ ڈال کر اس کی پوٹلی بنائیں اور اس پوٹلی کو تیل میں ہلائیں جب تیل حسب ضرورت رنگین ہو جائے تو پوٹلی کو نکال دیں رنگ خریدتے وقت "جرمنی ہیکو کمپنی کا یا "ہین" کمپنی کا بنایا ہوا دیکھ کر خریدیں کیونکہ یہ رنگ اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے۔

تیل میں خوشبو ملانا

صاف کئے ہوئے تیل میں اپنے حسب پسند رنگ ملانے کے بعد اس میں خوشبو شامل کر کے کسی ڈھکن دار برتن میں دس دن تک بند رکھیں روزانہ ایک دو مرتبہ ہلا دیا کریں تاکہ خوشبو تیل میں اچھی طرح مل جائے۔ دس دن بعد عمدہ اور خوبصورت شیشیوں میں بھر کر اور عمدہ اور دیدہ زیب لیبل لگا کر فروخت کریں۔ پیکنگ نہایت شاندار اور اعلیٰ ہونا چاہئے ظاہری چیزوں کو خوبصورت بنانے پر اگر لاگت سے دوگنا بھی خرچ ہو جائے تو کوئی پرواہ نہ کیجئے۔ دراصل تیل کی کوئی زیادہ لاگت نہیں ہوتی۔ خریدار سے صرف پیکنگ وغیرہ کی قیمت ہی وصول کی جاتی ہے۔ یہ بات آپ اچھی طرح ذہن نشیں کر لیجئے کہ اپنے مال کی آپ جتنی اچھی پیکنگ کریں گے اتنا ہی مال زیادہ فروخت ہوگا۔

خوشبودار تیلوں کے نسخے۔

صاف کیا ہوا تِل کا تیل	۳ پونڈ
برگموٹ آئل	۱½ اونس
روغن لیموں	۶ ڈرام
روزمری آئل	۴ ڈرام
نرولی آئل	۲ ڈرام
لونڈر آئل	۳ ڈرام
آرنج آئل	۲ ڈرام
روز جیرینیم آئل	۴ ڈرام

پہلے صاف کئے ہوئے تیل کو اپنے حسب پسند رنگ سے رنگ لیں۔ بعدہٗ تمام خوشبوؤں کو شامل کر کے مذکورہ بالا طریقے سے تیار کر لیں۔ نہایت عمدہ اور خوشبودار تیل تیار ہو جائے گا۔

دیگر

کھوپرے کا تیل صاف کیا ہوا	ایک پونڈ
روغن صندل	½ اونس
آئل روز جیرینیم	۱ اونس
لونڈر آئل	½ اونس
ہرا رنگ	حسب ضرورت

مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق تیار کرلیں

چمبیلی کا تیل

تلی کا صاف کیا ہوا تیل	۳ پونڈ
جیسمین (بیکو)	۱ ۱/۴ اونس
رنگ زرد	حسب ضرورت

پہلے تیل کو رنگ سے رنگ لیں پھر مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق تیار کرلیں۔

ماتھے کی سرخ بندی

"پیسہ لگاؤ اور روپیہ بناؤ" والی مثل اس کام پر صادق آتی ہے۔ نہایت پر منافع کام ہے اس کے علاوہ اجزا بالکل عام ہیں جو ہر جگہ آسانی کے ساتھ مل سکتے ہیں۔

کارمائن	۱۵ حصے
صمغ عربی	۲ حصے
عرق گلاب	حسب ضرورت

پہلے تھوڑا سا عرق گلاب لے کر گوند کو حل کرلیں۔ پھر کارمائن کو صاف کرکے کھرل میں ڈال کر پیسیں اور تھوڑا تھوڑا گوند حل کیا ہوا عرق گلاب ملاتے رہیں اور کھرل کرتے جائیں یہاں تک کہ تینوں اجزا مل کر یکجان ہو جائیں تب اور عرق گلاب شامل کرکے پتلی لئی کی طرح بنالیں۔ بندی تیار ہے۔ خشک ہونے پر چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں بھر کر لیبل وغیرہ لگا کر فروخت کریں۔ دس گنے منافع کا کام ہے۔

ٹوتھ پاؤڈر

پریسپیٹڈ چاک	ایک پونڈ
عمدہ سفوف صابن	½ اونس
سیکرین	دو گرین
پیپرمنٹ آئل	بیس بوند
ست اجوائن	ایک گرین

پریسی پیٹڈ چاک اور سفوف صابن کو ملا کر باریک چھلنی سے چھان لیں اور بقیہ تمام چیزوں کو ملا کر اچھی طرح یکجان کرلیں۔ نہایت عمدہ ٹوتھ پاؤڈر تیار ہے۔

پین بام (دافع درد)

موم ۱۰ تولہ ناریل کا تیل ۲۰ تولہ ست پودینہ ½ تولہ دال چینی کا تیل تین ماشے۔ کافور تین ماشے۔ لونڈر تین ماشے

موم اور ناریل کا تیل پگھلا کر کھرل میں ڈالیں پھر باقی چیزیں بھی کھرل میں ڈال کر خوب اچھی طرح کھرل کریں پھر ڈبوں میں بھر دیں یا شیشیوں میں۔ درد کی جگہ پر تھوڑی سی دوا مل دینے سے آرام ہو جاتا ہے۔

میرے آزمائے ہوئے نسخے

(از حافظ حکیم حبیب الحسن صاحب مالک دار المجربات قرولباغ دہلی)

تجربہ کئے ہوئے مفید نسخوں کے بیان کرنے سے پہلے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آیا دوسروں کو بھی اُن کا اعتبار آئے گا یا نہیں کیونکہ نسخہ جات کی تمام کتابوں میں یہی لکھا ہوتا ہے کہ یہ نسخہ مجرب ہے، صدری ہے اور سریع الاثر ہے وغیرہ وغیرہ۔ تجربہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ جو کچھ لکھا تھا وہ حقیقت سے دور تھا اس لئے دیکھا جاتا ہے کہ اکثر اشخاص جو نسخہ جات کو تیار کر کے نقصان اٹھا چکے ہیں وہ مجربات کے عنوان والے صفحے کو دیکھنا تک گوارا نہیں کرتے باستثنا ان لوگوں کے جو اس خیال کے معتقد ہیں کہ کوئی نہ کوئی مجرب نسخہ تو مل ہی جائے گا اس لئے مطالعہ کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس تمہید کا مدعا یہ ہے کہ مجربات کے عنوان سے اگر کوئی صفحہ نظر سے گذرے تو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے کیونکہ ممکن ہے کہ وہی صفحہ آپ کی تکلیف کو راحت سے بدل دینے کا ذریعہ ثابت ہو۔

اب میں اپنے بارہا کے مجرب و آزمودہ نسخے آسان اور سستے نسخے تجارتی دنیا کے ذریعہ شائع کرتا ہوں۔ ناظرین بوقت ضرورت اُن کو بنا کر فائدہ اٹھائیں اور اُن کے نتائج سے بعد از تجربہ تجارتی دنیا کو یا براہ راست مجھے مطلع فرمائیں تاکہ اُن کی تصدیق و تکذیب کو بھی شائع کر دیا جائے۔

اورنگ زیبی پھوڑا

جس کو عالمگیری پھنسی۔ لاہور سور اور دلی سور بھی کہتے ہیں اور جو عموماً ٹھوڑی کے مقام پر یا جوڑ پر پیدا ہوتا ہے ابتدائی حالت میں کسی قدر مٹیالے رنگ کا پھنسی نما ہوتا ہے۔ اُس کے چاروں طرف سرخی اور کسی قدر ورم ہوتا ہے۔ کناروں پر میٹھی میٹھی خارش ہوتی ہے اور اکثر پانی کا رساؤ رہتا ہے۔ شدید حالات میں سرخ رنگ کا گول، گہرا اور کنگورے دار زخم ہوتا ہے۔ زخم و نیز اُس کے گول کناروں پر سرخ سرخ گول دانے سے ہوتے ہیں۔ پیپ اور خون بکثرت نکلتا رہتا ہے بہت کم مرہم ایسے ملتے ہیں جو اس کے لئے تریاقی ہوں۔ ڈاکٹروں کی قابلیتیں اس کے لئے رکھی ہی رہ جاتی ہیں اور وہ اپنے اصولی علاج ڈریسنگ، واشنگ وغیرہ کے زعم میں اس پھوڑے کو دوسرے شدید مہلک قسم کے زخموں میں تبدیل کر کے مریض کی جان کو وبال میں ڈال دیتے ہیں۔ اس کے مریض کو مندرجہ ذیل مرہم بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔

نسخہ آب آہک (چونے کا پانی) میں رسوت اس قدر حل کیجئے کہ وہ کسی قدر غلیظ ہو جائے۔ بس صبح شام زخم کو نیم کے تازہ پتوں کے جوشاندے سے اچھی طرح دھو کر صاف اور خشک کر کے لگا دیجئے۔ پٹی وغیرہ باندھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ گرد و غبار سے محفوظ رکھنے کے لئے اس پر باریک کپڑا باندھ سکتے ہیں۔ ہفتہ عشرہ میں آرام ہو جائے گا۔

داد - چنبل - اگزیما

لاہور سور (عالمگیری پھوڑے) کی طرح یہ مرض بھی بہت مشکل سے اچھا ہوتا ہے۔ ہزاروں نسخے کتابوں میں ملتے ہیں۔ ڈاکٹر بھی اپنی ساری اصولی کوششیں صرف کر دیتے ہیں لیکن بہت ہی کم لوگ صحت یاب ہوتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ نہایت ہی موثر اور تیر بہدف پایا گیا ہے میں نے ایک شخص پر جس کے فوطوں پر ۲۰ سال سے داد تھا اور وہ ہر قسم کے اصولی اور بے اصولی علاج کرا چکا تھا اس مرہم کو استعمال کیا کچھ عرصہ کے استعمال سے مریض بالکل تندرست ہو گیا

نسخہ چھپر کا دھواں (دھواں جو اکثر غریبوں کے چھپروں میں لگا رہتا ہے جس کو دھوانسی بھی کہتے ہیں اور اکثر ہمارے جھونپڑے کے چھپر میں بھی جمع ہو کر لٹکا رہتا ہے) ۵ تولہ مرچ سیاہ۔ ۵ تولہ سرسوں کا تیل ۱۰۔ تولہ

ترکیب تیاری۔ تیل کو خوب کڑکڑاؤ (یعنی جوش دو)
مین جوش کے وقت کالی مرچیں کوٹ کر اس میں ڈال
دیجئے۔ جب وہ جل جائیں تو کڑاہی کو چولھے سے اتار کر
کسی لوہے کے دستے سے خوب رگڑئے حتیٰ کہ وہ تیل
میں بالکل حل جائیں۔ بعد ازاں وہ دھواں شامل
کرکے رگڑئیے (یعنی گھونٹیے) یہاں تک مرکب مثل مرہم
غلیظ اور چکنا ہوجائے۔ بس دوا تیار ہے۔ زخم کو
مذکورہ بالا طریقے سے دھو کر اور صاف کرکے مرہم
لگادیں۔ ضرورت ہو تو زخم کی حفاظت کے لئے باریک
کپڑے کی پٹی باندھ دیجئے۔

خارش تر و خشک

اس مرض کے شدید حالات میں اندرونی طور پر
جوشِ خون کو تسکین ہو بچانے کی غرض سے نقوع شاہترہ
(یعنی شاہترہ ۷ ماشہ۔ چرائتہ ۵ ماشہ۔ سرپھوکہ ۲ ماشہ
منڈی ۵ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ چھوٹی ہڑ کوٹی ہوئی ۳ ماشہ
صندل سرخ ۳ ماشہ۔ عشبہ مغربی ۴ ماشے رات کو گرم
پانی میں بھگوکر صبح کو مل کر اور چھان کر شربت عناب ۳ تولہ
ملادیں) کا پینا ضروری ہے۔ بیرونی طور پر بطور مالش
یہ نسخہ اکثر حالات میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔
نسخہ گندھک آملہ سار۔ باچی۔ مردار سنگ۔ ہلدی۔ کتھ سفید
سلکھری (سنگجراحت) ہر ایک دو دو ماشے۔ طوطیا
۳ ماشے۔ ان سب کو نہایت باریک پیس کر کپڑ چھن کرکے
محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت تقریباً ۶ ماشے دوا ۲ تولہ
سرسوں کے تیل میں ملاکر رات کے وقت بدن پر مالش کریں
اور صبح کو مہندی پسی ہوئی اور بیسن برابر وزن ملاکر پانی
میں گھول کر سارے بدن پر بطور صابن مل کر گرم پانی سے
غسل کریں۔ تین چار روز کے استعمال سے خارش دور
ہوجائے گی۔

محبت میں خدا ہے

حکیم طالسطائی کا ایک افسانہ مشرقی رنگ میں

از جناب شیخ حبیب اللہ صاحب - اڈیسہ

(۱)

اوڑیسہ کے ایک شہر سنبھل پور میں بشیر نامی ایک موچی رہتا تھا۔ اس کا ایک ہی گھر تھا۔ نہایت معمولی نرالی وضع کا۔ صرف سامنے کے کمرے میں ایک چھوٹا سا جھروکہ تھا جس کا منہ رستے کی طرف تھا۔ اسی سے وہ راہروؤں کو دیکھا کرتا تھا مگر صرف پیر ہی دیکھ سکتا تھا کیونکہ جھروکہ بہت چھوٹا تھا۔ وہ اپنے گاہکوں کو اپنے بنائے ہوئے جوتوں کے ذریعہ پہچان لیتا تھا۔ چونکہ اُسے اُس مکان میں رہتے ہوئے ایک زمانہ ہو گیا تھا اس لئے اُس کی بے شمار لوگوں سے جان پہچان تھی۔ ایسا کوئی آدمی نہ تھا جس نے کبھی کبھار اُس سے جوتا مرمت نہ کرایا ہو۔ وہ اتنا چالاک تھا کہ جھروکہ ہی سے دیکھ کر بتلا دیتا کہ کون جوتے اُس کے ہاتھ کے ہیں۔ بشیر بڑا ایماندار آدمی تھا۔ کام سستا اور اچھا کرتا تھا اور اسی لئے اسے بہت کام ملتا تھا۔ وہ وعدے کا بڑا پکا تھا۔ گاہکوں کو کبھی نہ پریشان کرتا۔ اگر کوئی کام جلد ہونے والا نہ ہوتا تو وہ صاف ظاہر کر دیتا اور دھوکہ دینے کے لئے جھوٹ نہ بولتا اور اگر کوئی راضی نہ ہوتا تو جوتے عذر خواہی کے ساتھ واپس کر دیتا۔

بشیر جوں جوں عمر رسیدہ ہوتا گیا اُسے عقبیٰ کا خیال آتا گیا۔ اُس کی بیوی ایک تین سالہ کا لڑکا چھوڑ کر اسے داغِ مفارقت دے گئی تھی۔ یہی ایک بچہ تھا جو باحیات تھا ورنہ اگلے بچے سب کے سب جاتے رہے۔ یہ بچہ نذیر جوں جوں سیانا ہوتا گیا بہت ہوشیار ہو گیا وہ اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنے لگا۔ باپ کو بیٹے کی وفاداری پر بڑی خوشی حاصل ہوتی مگر واحسرتا نذیر کی طبیعت یکایک بگڑ گئی اور وہ سخت بیمار پڑ گیا۔ بشیر نے بہت دوا دارو کی مگر مشیتِ ایزدی یہی تھی کہ نذیر اس دارِ فانی سے چلتا بنا۔

آہ! بیچارے بشیر کی آخری امید بھی خاک میں مل گئی۔ بشیر پر غم و اندوہ کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اور وہ اپنی مصیبت پر آٹھ آٹھ آنسو رونے لگا اور خدا کی شکایت کرنے لگا جب دیکھو بس موت کی دعا مانگتا اور کہتا یا اللہ اُس کے بجائے مجھے اٹھا لیا ہوتا۔

(۲)

ایک روز بشیر کا قدیمی دوست رحمان اُس سے ملنے آیا۔ دوست کو دیکھ کر اسے بڑی خوشی ہوئی اور اُس نے اپنے دوست کے آگے اپنا دکھڑا رونا شروع کیا اور خدا کا گلہ کرنے لگا اور کہنے لگا

"بھائی میں زندگی سے بیزار ہوں خدا مجھے موت دے دے تو اچھا ہے"

رحمان نے کہا "بشیر تمہاری شکایتیں بیجا ہیں

تمہیں خدا کی باتوں کو نکتہ چینی کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے تمہیں معلوم نہیں ۔

گو سراپا کیفِ عشرت ہے شرابِ زندگی
اشک بھی رکھتا ہے دامن میں سحابِ زندگی
آرزو کے خون سے رنگیں ہے دل کی داستاں
نغمۂ انسانیت کامل نہیں غیر از فغاں (اقبال)

خدا جو کرتا ہے اچھا کرتا ہے ۔ دنیا کے کارخانے اُسی کی حکمت سے چلتے ہیں ۔ یہ خدا کی مرضی تھی کہ تمہارا پیارا نظیر اس دنیا سے سدھار گیا ۔ جو کچھ ہوا سو اچھا ہوا ۔ مگر تم افسردہ ہو۔ اگر خدا کے لئے جیتے تو تم میں یہ بات ہرگز نہ ہوتی ۔ مگر نہیں تم اپنی خوشی کے لئے زندہ رہنا چاہتے ہو

میں کھو کے تیری راہ میں سب دولتِ دنیا
سمجھا کہ کچھ اس سے بھی سوا میرے لئے ہے
توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہدے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے ۔ (جوہر)

بشیر:۔ تو پھر ہمیں کس لئے جینا چاہیئے ۔

رحمان۔ خدا کے لئے ۔ اُسی نے تمہیں زندگی دی ہے ۔ اگر تم راضی برضا رہو گے تو تمہیں اُس کی کسی بات سے شکایت نہ ہوگی ۔

بشیر۔ (کچھ توقف کے بعد) خدا کے لئے کس طرح زندہ رہنا چاہیئے ؟

رحمان۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ نے ہمیں بتا دیا ہے کہ خدا کے لئے کس طرح رہا جائے ۔ خدا کے فضل سے تم تعلیم یافتہ ہو ۔ ایک جلد ترجمان القرآن مصنفہ مولانا ابو الکلام آزاد خرید لاؤ اور اسے پڑھو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ خدا کے لئے کیوں کر رہا جائے

(۴)

اِن کلمات کو سُن کر بشیر کا چہرہ چمکنے لگا ۔ وہ اُسی روز گیا اور بازار سے ایک جلد ترجمان القرآن خرید لایا ۔ اور ہفتہ میں ایک روز تلاوت کرنے کا عہد کر لیا ۔ جوں جوں وہ تلاوت کرتا گیا اُسے لطف و سرور حاصل ہوتا گیا تلاوت سے اُس کی روح میں ایسی بالیدگی پیدا ہوئی کہ وہ برابر تلاوت کرنے لگا بلکہ روزانہ پہر دن تک تلاوت کرتا رہتا ۔ اور کبھی کبھی تو رات میں کلام پاک پڑھنے میں ایسا محو ہو جاتا کہ بتی کا سارا تیل جل جاتا اور اُس کا جی نہ بھرتا ۔ جتنا پڑھتا اتنا ہی خدا کو سمجھنے لگتا اور کہتا خدا نے اسے بہت کچھ کرنے کو پیدا کیا ہے ۔

اب بشیر بڑا خوش و خرم نظر آتا ۔ وہ نہ تو پہلے کی طرح غمگین رہتا اور نہ اُسے حسرتناک خیالات ستاتے ۔ صرف اگر اُس کو دھیان تھا تو خدا کا ۔ وہ کہتا " خدا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھے تو نے اطمینانِ قلب دیا اور خوشی مرحمت فرمائی۔ اُس کی زندگی میں انقلابِ عظیم پیدا ہو گیا ۔ جس سے ملتا خوش نظر آتا ۔ اُس کی زندگی اب بڑی پر لطف ہو گئی تھی ۔ دن کو کام میں مصروف رہتا اور رات کو تلاوت میں ۔

ایک دن وہ رات بڑی دیر تک تلاوت کرتا رہا ۔

" خدا رحم کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔ قصور معاف کرنے والے اللہ کے نزدیک بہترین انسان ہیں ۔ خدا یتیموں مسکینوں اور غریبوں پر ترس کھانے والوں کو عزیز رکھتا ہے خدا کہتا ہے جو بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے وہ گویا خدا کو کھلاتا ہے ۔ خدا تم سے قرض مانگتا ہے وغیرہ وغیرہ

بشیر ان آیات کو پڑھ کر خوشی سے معمور ہو گیا۔ اُس کے قلب کو انتہائی اطمینان اور سکون حاصل ہوا چشمہ اتار کر میز پر رکھا اور دونوں ہاتھوں پر سر رکھ کر کچھ سوچنے لگا۔ سوچتے سوچتے اُس کی آنکھ لگ گئی۔ دروازے پر کچھ کھٹکا ہوا۔ دیکھا تو کچھ نہ تھا۔ بشیر کو خدا کا جلوہ دیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ خدا بہشتیوں کو اپنا جلوہ دکھائے گا۔ اُس کی آنکھ پھر لگ گئی۔ خواب میں سنتا ہے کہ کوئی کہہ رہا ہے "بشیر کل سڑک کی طرف دیکھنا۔ جلوہ نظر آئے گا" بشیر کی آنکھ پھر کھل گئی اور وہ سوچنے لگا کہ آیا اُس نے یہ سب خواب میں سنا یا بیداری میں؟ آنکھ ملتا ہوا اُٹھا اور بتی گل کر کے بستر پر دراز ہو گیا۔ کہنے لگا آہا کیسا اچھا خواب ہے ٹھیک۔ خدا تو شاہ رگ سے قریب تر ہے۔ اُسے دیکھنا کوئی تعجب نہیں۔

(۴)

بشیر صبح اٹھا اور اپنی دکان پر کام کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ کیا جو کچھ سنا تھا خواب تھا۔ پھر کہتا۔ خواب نہیں حقیقت۔ وہ کام کرتے میں برابر سڑک کی طرف نگاہ اٹھا اٹھا کر دیکھتا رہا۔ اگر وہ جوتوں کے ذریعہ کسی کو نہ پہچان سکتا تو کھڑکی سے سر نکال کر اُس کی صورت دیکھتا۔ بھشتی گیا۔ حجام گیا۔ مہتر گیا۔ مگر اب کی دفعہ ایک بوڑھا آدمی مسمی مولا بخش۔ نہایت کمزور، بالکل غریب تلاش معاش میں نکلا وہ کریم ٹھیکیدار کے بنڈے سے پرانی اینٹیں اُٹھانے لگا بشیر اُسے بھی سر نکال کر دیکھنے لگا کہ کہیں جلوہ "تو نہیں۔ ارے تو یہ تو مولا بخش ہے۔ ہنس کر کہنے لگا۔ میرے دماغ میں خلل پیدا ہو گیا ہے۔ مولا بخش تو کام کر رہا ہے

اور میں سمجھتا ہوں کہ ادھر خدا کا جلوہ نمودار ہو رہا ہے۔ لیکن پھر جوتوں میں چند ٹانکے لگانے کے بعد کھڑکی سے سر نکال کر دیکھنا شروع کیا۔ بارش ہو رہی ہے۔ بوڑھا مولا بخش ہانپتا کانپتا اینٹیں الگ کر رہا ہے۔ پانی زور شور سے برس رہا ہے ٹھنڈی ہوا شدت سے چل رہی ہے۔ بیچارہ مولا بخش بھیگ گیا۔ اُس کے جسم پر ایک پرانا پھٹا ہوا کرتا ہے۔ سردی سے بیزار کانپتا ہوا دیوار سے آلگا۔ بشیر کا دل اُس کی حالت دیکھ کر بھر آیا۔ دل میں سوچا کہ اُسے چائے پلانی چاہیئے اس لئے باہر آیا اور کہا مولا بخش کیوں تکلیف اٹھاتے ہو آؤ ادھر آؤ۔

مولا بخش نے کہا جزاک اللہ۔ بھائی بشیر میری حالت بُری ہو رہی ہے۔

گھر میں داخل ہونے سے بیشتر مولا بخش پیر پونچھنے لگا کو جھکا مگر لڑکھڑانے لگا۔ بشیر نے کہا "کیوں تکلیف اٹھاتے ہو۔ میں خود تمہارے پیر صاف کئے دیتا ہوں۔ ہم لوگ تو اس کے عادی ہیں۔ یہ تو ہمارا کام ہے۔ لو چائے پیو

(پیالی دیتا ہے)

مولا بخش چائے کی پیالی رکھتے ہوئے شکریہ ادا کرتا ہے۔ لیکن اُس کی آنکھوں سے عیاں تھا کہ ابھی اُس کی سیری نہیں ہوئی۔ بشیر نے اُس کے پیالے میں چائے ڈالتے ہوئے کہا کہ لو اور پیو۔

بشیر بھی چائے پیتا جاتا تھا اور بار بار راستے کی طرف دیکھتا جاتا تھا۔ مولا بخش نے پوچھا "کیوں کسی کی انتظاری میں ہو؟ بشیر نے کہا۔ کیا کہوں جس کی انتظاری میں ہوں ظاہر کرتے شرم آتی ہے۔ اس کے بعد مولا بخش نے

رات کا خواب بیان کیا۔ مولا بخش جانا چاہتا تھا مگر بشیر نے اور چائے دی اور کہا "پیو بھی ایسی کیا جلدی پڑی ہے گھبراتے کیوں ہو۔ روز آیا کرو۔ مجھے تم لوگوں سے محبت ہے مولا بخش چائے پیتے پیتے سیر ہو گیا اور شکریہ ادا کر کے چل دیا

بشیر اٹھا اور پھر کام میں لگ گیا لیکن اس کا سڑک کی طرف دیکھنا بند نہ ہوا۔ دو سپاہی اُس طرف گذرے۔ نان بائی گیا۔ ایک عورت بھی آئی لیکن اُسی جگہ لپٹ کر کھڑی ہو گئی۔ بشیر اُسے دیکھنے لگا۔ بڑی غریب عورت تھی پھٹے پرانے کپڑوں سے تن ڈھکا ہوا تھا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ اُس کی گود میں ایک بچہ تھا اور وہ بلک بلک کر رو رہا تھا۔ عورت بچے کو سردی سے محفوظ رکھنا چاہتی تھی مگر کپڑا ہی نہیں۔ بچے کو سمجھاتی تھی مگر وہ کسی طرح چپ نہ ہوتا تھا۔ اُسے سردی لگ رہی تھی اور وہ زور زور سے رو رہا تھا۔ بوڑھے بشیر سے نہ رہا گیا اور وہ عورت کو بلانے باہر آیا۔ "اے لڑکی سردی میں کیوں ٹھٹرتی ہے۔ بچہ رو رہا ہے اندر چلی آ۔ عورت کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ بوڑھا ضعیف الیا کون بھوکا لال ہے۔ وہ اندر آئی۔ بوڑھے نے اُسے عزت سے بٹھایا۔ عورت نے کہا۔ میں کل سے بھوکی ہوں بچے کو دودھ نہیں ملا۔

بوڑھا اٹھا اور الماری سے مکھن روٹی اور بالائی وغیرہ نکال کر عورت کے سامنے رکھی اور بچے کو پلنگ پر لٹا کر بہلانے لگا۔ لیکن بچہ اجنبی کو دیکھ کر اور رونے لگا بڈھے نے تالی بجا کر اور منہ میں انگلی دے کر بچے کو بہلایا بچہ مسکرانے لگا۔ عورت کھاتے کھاتے اپنی سرگذشت سنانے لگی "پہلے میں ایک سپاہی کی عورت ہوں۔ آج آٹھواں مہینہ ہے مگر اُس کا پتہ نہیں۔ نہ معلوم اُسے کہاں بھیج دیا گیا ہے۔ میں دایہ کا کام کر کے پیٹ پالتی تھی مگر جب سے یہ بچہ پیدا ہوا ہے مجھے کوئی نہیں رکھتا۔ یہ تیسرا مہینہ ہے کہ میں بیکار رہوں۔ میرے پاس جو کچھ تھا سب گیا۔ میں ٹھیکیدار صاحب کے یہاں گئی تھی کیونکہ اُن کی بیوی نے مجھے رکھنے کا وعدہ کیا تھا لیکن انھوں نے آئندہ منگل پر ٹال دیا۔ میری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ میں آج بالکل تھک گئی اور بچے کی حالت بھی خراب ہے۔ خدا امین صاحب کا بھلا کرے انھوں نے میری حالت پر ترس کھا کر مجھے ایک مکان چھوڑ دیا۔

بشیر نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا "کیا تمہارے پاس گرم کپڑے نہیں ہیں۔ عورت نے نفی میں جواب دیا۔ اور کہا کہ صرف ایک شال بچی تھی اُسے بھی گروی رکھ کر کھانے پینے میں صرف کر دیا۔ عورت نے بچے کو اٹھا لیا۔ بشیر نے ایک گرم کوٹ نکال کر کہا "یہ معمولی ہے مگر کچھ نہ کچھ کام دے گا عورت نے بڈھے کی طرف دیکھا اور کہنے لگی۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ خدا نے مجھ پر رحمت نازل کر دی۔ اگر آپ نہ ہوتے تو نہ معلوم میری کیا حالت ہوتی۔ لیکن آپ بار بار باہر راستے کی طرف کیوں دیکھ رہے ہیں۔

بشیر نے کہا پیاری بیٹی میں اُس طرف بیکار نہیں دیکھ رہا ہوں۔ یہ کہہ کر اُس نے اُس سے بھی اپنا رات کا خواب بیان کیا اور جاتے وقت عورت کو اُس نے چند روپئے بھی دئے۔

(۵)

بشیر پھر اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ مگر سڑک کی طرف

دیکھنا بند نہ ہوا۔ ایک میوہ فروش بڑھیا سڑک سے گزری
ایک ہاتھ میں میوہ کی ٹوکری تھی اور دوسرے ہاتھ میں
چاول کی پوٹلی۔ چونکہ چاول کی پوٹلی وزنی تھی اس لئے
میوہ کی ٹوکری نیچے رکھ کر چاول کی پوٹلی دوسرے ہاتھ
میں بدل لی۔ اسی درمیان میں ایک لڑکا آیا اور ٹوکری
سے ایک سیب لے کر بھاگنا چاہتا تھا کہ بڑھیا نے اُسے
پکڑ لیا۔ لڑکے نے بہتیرا زور لگایا کہ کسی طرح چھوٹ جائے
مگر لاحاصل۔ بڑھیا نے اُس کے بالوں کو مٹھی میں
مضبوط پکڑ لیا۔ لڑکا چیخنے چلانے لگا اور آسمان سر پر
اٹھا لیا۔ بوڑھا بشیر فوراً اٹھا اور عینک اتار کر باہر آیا۔ دیکھا
کہ بڑھیا گرم ہو رہی ہے "حرامزادہ۔ سور کہیں کا۔ چوری
کرتا ہے۔ اچھا میں تجھے پولیس کے حوالے کرتی ہوں۔ لڑکا
رو رو کر کہتا ہے۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں نے چوری نہیں
کی ہے" بشیر نے لڑکے کو گود میں اٹھا کر کہا "بڑی بی
جانے دو۔ معاف کرو۔ بچہ ہے۔

بوڑھی۔ ہرگز نہیں میں اسے ضرور پولیس
میں دوں گی تاکہ یہ پھر ایسا نہ کرے۔

بشیر۔ بہن! خدا کے لئے معاف کر دو
اب وہ ایسا نہ کرے گا۔ یہ کہہ کر لڑکے کو چھوڑ دیا۔
لڑکا بھاگنا چاہتا تھا کہ بشیر نے اُسے روک کر کہا "معافی
مانگ۔ میں نے تجھے سیب لیتے دیکھ لیا ہے۔ لڑکا روتے
روتے قصور معاف کرانے لگا۔ بشیر نے ایک سیب اٹھا کر
دیا اور کہا لے یہ سچ کہنے کا انعام ہے۔ بوڑھی سے کہا
کہ اس سیب کی قیمت میں دوں گا۔

بڑھیا۔ تم لوگ بچوں کو اسی طرح بگاڑتے ہو
اسے ضرور سزا ملنی چاہئے۔

بشیر۔ ٹھیک ہے لیکن خدا کے نزدیک یہ ٹھیک نہیں
ہے۔ خدا کہتا ہے معاف کرو۔ پھر نادان بچوں
کو تو کچھ کہنا ہی نہیں چاہئے۔

بڑھیا اور لڑکا دونوں بشیر کا وعظ سننے لگے۔

بڑھیا۔ بڑے میاں آپ کا کہنا ٹھیک ہے مگر
اس طرح ڈھیل دینے سے بچے بگڑ جاتے ہیں۔

بشیر۔ تب بڑے بوڑھے انھیں سمجھائیں بجھائیں

بڑھیا۔ یہی تو میرا کہنا ہے۔ اگر اسے چند کوڑے
لگ جاتے تو وہ درست ہو جاتا۔

بشیر۔ اگر معمولی سیب کے لئے ایک بچے کو کوڑے
لگائے جا سکتے ہیں تو ہماری کیا سزا ہونی چاہئے۔ جو رات
دن گناہ کرتے ہیں۔

بڑھیا پر بشیر کی باتوں کا کافی اثر ہوا اور وہ کہنے
لگی "میرے بھی ناتی پوتے ہیں اور مجھے اُن سے بے حد
محبت ہے اور یہ مشقت اس بڑھاپے میں اُن ہی کے
لئے برداشت کرتی ہوں۔ بچوں کو دیکھ کر میرا سارا غم غلط
ہو جاتا ہے۔ اس لڑکے کا یہ بچپنا تھا۔ خدا اُس کی عمر
دراز کرے۔

بڑھیا گٹھری اٹھا کر جانا چاہتی تھی کہ لڑکے نے
کہا "نانی لاؤ گٹھری مجھے دے دو۔ میں لے چلوں۔
بڑھیا نے اُس کے سر پر گٹھری رکھ دی اور دونوں بات
چیت کرتے ہوئے چل دئے۔ بوڑھا سیب کے دام
دینا بھی بھول گیا۔ وہ دونوں کو آنکھ سے اوجھل
ہونے تک دیکھتا رہا۔

اندھیرا ہو رہا تھا۔ سڑک کی بتی روشن کرنیوالا کھڑکی کی طرف سے گیا۔ بشیر کو کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ بوڑھا اٹھا اور دکان بند کر کے اُس نے منہ ہاتھ دھویا اور بتی روشن کی۔ نماز سے فارغ ہو کر تلاوت شروع کرنا چاہتا تھا کہ اُسے رات کا خواب یاد آ گیا۔ اسے محسوس ہوا کہ کوئی آ رہا ہے۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو گھر کے اندھیرے کونے میں چند لوگ نظر آئے۔ وہ حیران تھا کہ یہ کون ہیں اتنے میں آواز آئی "بشیر" بوڑھے نے کہا کون۔ جواب ملا "میں جلوہ" اور مولا بخش ہنستا ہوا نمودار ہوا اور غائب ہو گیا۔ ایک اور آواز آئی اور وہی بچہ والی عورت پھر نمودار ہوئی۔ مسکرائی اور غائب ہو گئی پھر آواز آئی اور بڑھیا اور لڑکا دونوں نمودار ہوئے اور مسکرا کر غائب ہو گئے۔

بشیر تلاوت کرنے لگا

"جو دوسروں پر رحم کھاتا ہے۔ خدا کا پیارا بن جاتا ہے۔ جو بھوکے کو کھلاتا ہے وہ خدا کو کھلاتا ہے۔ جو قصور بخش دیتا ہے وہ خدا کا محبوب بن جاتا ہے۔

بشیر خوشی کے مارے بنجود ہو گیا اور سربسجود ہو کر کہنے لگا "باری تعالیٰ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے میں نے تیرا جلوہ دیکھ لیا۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

پانچ روپے اُدھار

از منشی احمد مالک صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول تلونڈی (گوجرانوالہ)

میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا ضروری کاغذات دیکھ رہا تھا کہ لالہ نند کشور جو آج سے دس سال پہلے ایک امیر آدمی تھے آئے اور پانچ روپے ادھار طلب کئے۔ میں نے کہا "لالہ جی اس وقت کیا ضرورت پڑ گئی؟ لالہ نند کشور نے ایک آہ سرد کھینچ کر کہا" کیا بتاؤں سخت مصیبت میں مبتلا ہوں۔ کئی جگہ پانچ روپے ادھار مانگے لیکن نہیں ملے۔ ہار کر اب آپ کے پاس آیا ہوں" میں نے کہا بہت اچھا تشریف رکھئے۔ ذرا یہ تو بتائیے کہ آپ کے والد گوبند سہائے نے نہ صرف لاکھوں کی جائداد مثلاً دکانیں مکانات اور نقدی وغیرہ چھوڑی بلکہ چلتا کاروبار آپ کے حوالہ کیا۔ اس کاروبار اور جائداد کا کیا ہوا۔ آپ کے چال چلن میں نقص نہیں آپ شرابی نہیں۔ آپ جوا نہیں کھیلتے۔ آپ میں ظاہرا کوئی ایسا عیب نہیں ہے جو دولت کی تباہی کا باعث ہو۔

لالہ نند کشور نے کہا بیشک یہ صحیح ہے۔ میرے پتاجی نے جو کچھ کمایا اسی دکان سے جس میں میں اب بیٹھا ہوں۔ اسی دکان میں میں نہ صرف مفلس ہو گیا ہوں بلکہ وہ تمام نقدی جو ورثہ میں ملی کل ضائع کر دی۔ وہ تمام جائداد جو پتاجی سے ملی گروی رکھ دی۔ اب میں پیسے پیسے کو محتاج ہوں۔ میں ناتجربہ کار تھا۔ خرچ کرنا جانتا تھا مگر کمانے کا سلیقہ نہ تھا۔

میں زمانہ کی رفتار کے مطابق نہ چلا

میں کفایت شعار نہ تھا

میرے کام میں کوئی باقاعدگی نہ تھی

میں نے زیادہ نفع حاصل کرنے کے خیال سے سودا ادھار دیا۔ میری ادھار کی دکان دیکھ کر کثرت سے گاہک میرے پاس آئے۔ میں سودا دیتا گیا لیکن وصولی کا خیال نہ کیا

میں نے اپنے ساتھ کے کاروباری لوگوں کے ساتھ تعاون نہ کیا۔

میرے پتاجی کی اچھی ساکھ تھی۔ اُن کی ساکھ سے میرا اعتبار بھی تجارتی دنیا میں بہت تھا اس لئے مجھے بھی سودا ادھار مل جاتا تھا۔ تاجروں نے تو جس طرح ہو سکا مجھ سے اپنا ادھار وصول کر لیا لیکن میرے گاہکوں نے مجھے کچھ نہ دیا۔

میں نے نااہل نوکروں کو ذمہ داری کے کام پر مقرر کیا

میں بہت دن چڑھے اٹھتا تھا۔ جب میں باہر رفع حاجت کے لئے جاتا تو دوسرے دکاندار دکانیں لگا کر مال بیچنے لگتے۔

جب میرا کاروبار ٹھنڈا پڑ گیا تو میں نے دغا اور فریب سے گاہکوں کو ٹھگنا شروع کر دیا۔

میں نے اپنی دکان کو مشہور کرنے کے لئے کوئی تجارتی قدم نہیں اٹھایا۔

میری دکان میں گاہکوں کی پسند اور ضرورت کے مطابق مال نہ تھا۔

میں نے کبھی یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی کہ کاروباری لوگ کس طرح ترقی کرتے ہیں۔

میں نے کبھی یہ کوشش نہیں کی کہ میرا گاہک مجھ سے خوش جائے۔

میرا خرچ آمدنی کے مطابق نہ تھا۔

میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بالکل پرواہ نہیں کرتا تھا۔

میں اپنی اور اپنے نوکروں کی فروگذاشتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا۔

میں اپنے آپ کو اپنے ہمعصروں سے مالدار، دولت مند اور قابل خیال کرتا تھا۔

مجھے خیال نہ تھا کہ دولت ڈھلتی چھاؤں ہے۔

میں یہ سمجھتا تھا کہ جیسے بچپن دولت میں کھیلتے گذرا ہے ایسے ہی تمام عمر دولت سے کھیلتے ہی بسر ہوگی۔

میں نے ضرورت سے زیادہ مویشی اور نکمے جانور محض شوقیہ گھر پہ باندھ رکھے تھے۔

میں اپنی دکان کے آمد و خرچ کے حسابات کی کبھی پڑتال نہ کرتا تھا۔
میں نے کبھی اِس بات کا خیال نہ کیا کہ میری دکان سجی ہوئی ہو اور جاذب نظر ہو۔
میں محنت سے گھبراتا اور آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتا تھا
میں وقت کا پابند نہ تھا۔
میں چاہتا تھا کہ گاہک میری مرضی کے ہوں نہ کہ میں گاہکوں کی مرضی کا۔
میں نت نیم پوجا پاٹ کو تضیع اوقات سمجھتا تھا۔
میں اپنے مقابلہ میں کسی کے مشورے کو پسند نہ کرتا تھا

یہ سن کر میں نے کہا لالہ صاحب جب آپ نے اتنی بڑی دولت اور تجارت ہاتھ سے کھو دی تو مجھے اپنے پانچ روپیوں کی وصولی کی امید آپ سے کیا ہو سکتی ہے۔
بے شک آپ کی حالت ہمدردی کے قابل ہے لیکن میں پوچھتا ہوں کہ آپ کب تک قرض سے کام چلائیں گے۔ لالہ صاحب مجھے افسوس ہے کہ میں ایسی حالت آپ کی روپئے کی صورت میں مدد نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ مدد آپ کو اور بھی گرا دے گی۔

لالہ صاحب کو میری کھری کھری باتیں سن کر بہت ندامت ہوئی۔ پہلے تو وہ مایوس نظروں سے مجھے دیکھتے رہے لیکن میں نے دیکھا کہ اُن کے چہرے پر غصہ کے نشان ظاہر ہونے لگے۔ وہ مجھ کو کوئی لفظ کہے بغیر چل دئے۔ انھوں نے اپنے دل میں کہا کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ جو میری فرم میں مدد مانگنے آتے تھے آج میں ذلت کے ساتھ اُن کے آگے ہاتھ پھیلا رہا ہوں اور وہ ہاتھ بھی حقارت کے ساتھ جھٹک دیا جاتا ہے۔ اب میں جو کچھ پونجی باقی ہے محنت کے ساتھ اسی سے کاروبار کروں گا۔ اور مدد کے لئے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گا۔ اور ثابت کر دوں گا کہ جتنا حقیر اور ذلیل لوگ سمجھتے ہیں اُن کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ بیگر لالہ نند کشور اطمینان کے ساتھ اپنی دکان پر بیٹھ گئے

اُن میں جو جو خرابیاں تھیں اُن کو دور کر دیا اور بڑی محنت اور استقلال کے ساتھ کام کرنے لگے۔ اور ایک سال کی الٹی پلٹی میں ہی لالہ جی کی مالی حالت درست ہو گئی میں یہ دیکھ کر کتنا خوش ہوں کہ اب لالہ جی کا شمار شہر کے بڑے رئیسوں میں ہوتا ہے۔
میں جب کبھی اُن کی دکان کے آگے سے گذرتا ہوں تو وہ مجھے پکڑ کر بٹھا لیتے ہیں اور بڑی خاطر و مدارات کرتے ہیں اور اکثر یہ دہراتے ہیں کہ بھائی تم نے اس دن مجھ سے سخت بدسلوکی کی لیکن وہ بدسلوکی میرے کام آ گئی اور میں اب کسی سے پانچ روپئے ادھار نہیں مانگتا۔
اب میں اپنے اُن تاجر بھائیوں کی خدمت میں جو کسی وجہ سے ناکام اور مایوس ہو چکے ہیں عرض کرتا ہوں کہ وہ اول تو اپنے ناکامی کے اسباب پر غور کریں۔ اور اس کے بعد اپنی اُن ناکام کرنے والی برائیوں کو دور کر کے پھر اپنے کاروبار میں لگ جائیں اور محنت اور استقلال کے ساتھ کام کریں۔ انشاءاللہ اُن کی ناکامی کامیابی سے بدل جائے گی۔

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، مصنف اور دماغی کام کرنے والے اکثر زکام - نزلہ و کمزوری دماغ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے اِن امراض کا شکار نظر آتے ہیں۔ اِن حضرات کے لئے یہ عجیب و غریب دوا بنائی گئی ہے۔ اِس دوا کے بہترین فوائد دیکھ کر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کیسا ہی پرانا نزلہ و زکام ہو اِس کے اِستعمال سے اس کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجے کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو بےحد مفید ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اِن مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپ کو دنیا میں اِس سے بہتر دوا نہ مل سکے گی۔

قیمت فی شیشی پانچ تولہ۔ ایک روپیہ چار آنے

معجون شباب آور

قوتِ مردمی اور دل و دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے

زہریلی اور نشے کی چیزوں سے بالکل پاک ہے مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے تمام ہندوستان میں اِس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کر لیا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی پانچ تولہ پانچ روپئے۔ نمونے کی شیشی۔ ایک تولہ ایک روپیہ۔

ہمدرد دواخانہ یونانی - دہلی

"بیگم چہرے کی دِل کشی کم ہو رہی ہے۔ اِن مہاسوں
اور داغ دھبوں کا علاج کرو"

کچھ دن بازاری کریمیں ملیں۔ پوڈر استعمال کئے اور پھر آئینہ سے رائے لی

"میں کہتا تو ہوں بیگم! تم حُسن کی حفاظت کا انتظام کرو
معلوم نہیں تم نے کون سا اُلٹا علاج کیا کہ چہرے کی رونق
پہلے سے بھی کم ہوگئی"

بیگم اِس جواب سے بہت فکرمند ہوئیں لیکن انھوں نے ہماری بات مان لی
اور "گلنار" کا استعمال شروع کر دیا چند ہی روز گزرے کہ حُسن اپنی
پوری شان کے ساتھ واپس آنا شروع ہوا اور اب چشم بد دور اُن کے چہرے
کی ملاحت اور لطافت گلاب کی پنکھڑیوں کو بھی شرماتی ہے۔ "گلنار"
خوبصورتی کی لاثانی دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

منیجر صنعتی اسٹور۔ قرولباغ۔ نئی دہلی

جلسہ برخاست

مقرر صاحب کی آواز خراب تھی، وہ بولے لیکن لوگوں کو اُن کی آواز سے تکلیف ہوتی تھی۔ آہستہ آہستہ لوگ اُٹھنے لگے اور تھوڑی دیر میں جلسہ گاہ خالی تھی۔

یہ مشورہ مقرر صاحب کے لئے مخلصانہ ہے کہ وہ

کوکو

استعمال کریں۔ اس سے گلے اور سینے کی تکلیف اور آواز کی خرابی دور ہو جائے گی اور لہجے میں متانت اور فصاحت پیدا ہو جائے گی۔

ہر دکاندار کوکو ایک آنے میں بیچتا ہے۔

۱؍ کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ طلب فرمائیے۔

آئے دن نزلہ اور زکام میں مبتلا رہتے ہیں۔ وہ اگر "**اکسیر نزلہ**" استعمال کریں تو پھر کبھی نزلہ کی شکایت نہیں کریں گے

اکسیر نزلہ

صرف آٹھ دن استعمال کی جاتی ہے اور پرانے سے پرانا زکام ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔

قیمت ۸؍ علاوہ محصول

۱؍ کے ٹکٹ بھیج کر آٹھ دن کی خوراک بطور نمونہ طلب کیجئے۔

ملنے کا پتہ

صنعتی اسٹور۔ قرولباغ۔ نئی دہلی

تعلیمی تاشس
اس تاش کی ایجاد نے تعلیمی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ کھیل ہی کھیل میں
بچوں کی اردو اور انگریزی کی قابلیت بڑھ جاتی ہے۔ یہ تاشس ذہن کو تیز کرتا ہے
اور دماغ میں غور و فکر کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ اعلیٰ قابلیت رکھنے والے تعلیم یافتہ
حضرات بھی اس سے کھیل سکتے ہیں۔ یہ اُن کی تفریح اور دلچسپی کے لئے عجیب و
غریب چیز ہے۔ بڑے بڑے ماہرین تعلیم نے اس کو پسند کیا ہے۔ ہزارہا کی تعداد
میں فروخت ہو چکا ہے۔ کوئی کلب اور کوئی گھر اس تاشس سے خالی نہیں رہنا چاہیئے
قیمت فی بکس بڑا سائز (اردو انگریزی) ۱۲ا؍ چھوٹا سائز (اردو) ۶ا؍ علاوہ محصول
کھیلنے کے قواعد کی کتاب بکس کے ہمراہ مفت دیجاتی ہے۔ (محصولڈاک ایک پر ۴؍ دو پر ۶؍)
ایجنسی کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔
تعلیمی تاشس کمپنی۔ قرول باغ نئی دہلی

Regd No L 4072

Printed & Published by Mukhtar Ahmad at Khwaja Electric Press Delhi,
Title printed at the Calcutta Art Press, Katra Baryan Delhi.

TIJARTI DUNYA DELHI.

A Magazine for Manufactureres and Businessmen

زیر ادارت:۔
فیاض حسین (جامعی)، مختار احمد (جامعی)

جلد ۱ بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء نمبر ۶

ضروری اطلاع

اس ماہ کے پرچے کے ساتھ یہ سال ختم ہو جائے گا اور جنوری سے اس پرچے کا نیا سال شروع ہوگا۔ دسمبر کے مہینے میں ہم رسالہ ہونہار کے زمانہ سے چھٹی کرتے ہیں یعنی اس مہینے کا پرچہ شائع نہیں ہوتا۔ لیکن احتیاطاً ہم اس ماہ میں بھی کم صفحات کا پرچہ شائع کر رہے ہیں تاکہ رسالہ تجارتی دنیا کے خریداروں کو اطلاع ہو جائے۔ انشاء اللہ اگلے نمبروں میں صفحات کی کمی پوری ہو جائے گی۔

بعض خاص مصلحتوں کی وجہ سے ہم رسالہ تجارتی دنیا کا دفتر کلکتہ میں منتقل کر رہے ہیں۔ وہاں سے یہ پرچہ نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع ہوگا۔ اور وہیں سے رسالہ ہونہار بھی شائع ہوگا۔

اس تبدیلی کی وجہ سے ممکن ہے کہ نئے سال کا پہلا پرچہ نکلنے میں کچھ دیر ہو جائے اس لئے کہ کلکتہ میں نیا ڈکلیریشن داخل کرنے اور رجسٹرڈ نمبر حاصل کرنے میں کچھ نہ کچھ عرصہ ضرور لگے گا۔ اس لئے ہم ناظرین تجارتی دنیا سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر پرچہ نکلنے میں کچھ دیر ہو جائے تو وہ ہمیں معاف فرمائیں۔ جتنے ماہ کی دیر ہوگی اتنا ہی اضافہ ہم مدت خریداری میں کر دیں گے۔ ۱۵ جنوری کے بعد تمام خطوط اس پتہ پر بھیجئے۔ اڈیٹر تجارتی دنیا معرفت ایسٹرن ایجنسی۔ نمبر ۲۷ کینگ اسٹریٹ کلکتہ۔

ایک ضروری خط

جناب ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم

میں آپ کے پرچے کا خریدار ہوں شروع سے آخر تک نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھتا ہوں آپ کا پرچہ دکانداروں اور صنعت و تجارت سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے واقعی نہایت مفید ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے عام لوگوں کے لئے بھی مفید بنائیں۔ میری رائے میں اگر مندرجہ ذیل مضامین کا اضافہ ہو جائے تو نہایت مناسب ہے۔

(۱) عورتوں کے لئے	۲ صفحے
(۲) بچوں کے لئے	۲ "
(۳) خاص مسلمانوں کے لئے	۲ "
(۴) سیاسیات حاضرہ	۲ "
(۵) مزاحیہ افسانہ	۲ "
(۶) تاریخی مضمون	۳ "
(۷) عمدہ نظمیں اور غزلیں	۲ "
(۸) تفریحی چیزیں اور فسانہ	۵ "

گویا ۲۰ صفحات میں تو یہ چیزیں رکھ دیجئے اور ۲۰ صفحات میں صنعتی اور تجارتی مضامین - اس طرح پرچہ نہایت دلچسپ ہو جائے گا - مجھے امید ہے کہ آپ میری درخواست پر غور فرمائیں گے

سراج الدین - ڈز پرنٹنگ - بھنڈی بازار - بمبئی -

رسالہ تجارتی دنیا کے دوسرے خریداروں کو اگر آپ کی رائے سے اتفاق ہو تو آپ کی تجویز پر غور کیا جا سکتا ہے -

"ایڈیٹر"

اعلیٰ قسم کا سرکہ تیار کرنے کی ترکیب

(از جناب صوفی لچھمن پرشاد صاحب۔ ایڈیٹر مستانہ جوگی لاہور)

یہ نسخہ میرا ہزارہا دفعہ کا آزمودہ ہے۔ ولایتی
سرکے کی بوتل بازار میں ایک روپیہ میں ملتی ہے اور میرے
بتائے ہوئے طریقے سے تیار شدہ سرکہ جو کہ ولایتی سے بہت
اعلیٰ ہوتا ہے اس کی ایک بوتل پر صرف تین چار پیسے لاگت
آتی ہے۔ میرے ملک کے بیکار نوجوان اگر صرف سرکے کی
ہی تجارت کریں تو مالا مال ہو سکتے ہیں۔

سب سے اول اتنے بڑے مٹکے لینے چاہئیں کہ ان
میں سوا من پانی آسکے۔ پھر گندہ بیروزہ سخت جو کہ روغن
کے کام آتا ہے کسی برتن میں پگھلالیں اور مٹکے کو بھی آگ پر
گرم کرلیں۔ اب پگھلا ہوا بیروزہ مٹکے میں ڈال کر چاروں طرف
گھمائیں تاکہ بیروزے کی پتلی تہ مٹکے کے اندر کی طرف ہر جگہ
پڑ جائے۔ اس کے بعد فالتو بیروزہ دوسرے اور
تیسرے مٹکے میں ڈال کر یہی عمل کریں۔

بیروزے کی ہلکی تہ مٹکے میں جمانے سے یہ فائدہ ہے
کہ سرکہ اس کو کھا نہیں سکتا اور یہ مٹکے سرکہ سازی کے
لئے برسوں کام دے سکتے ہیں۔ اب ہر مٹکے میں ایک ایک
من سردیا پانی بھر دیں اور ہر مٹکے میں دس دس سیر گڑ
کوٹ کر ملا دیں اور مٹکوں کے منہ کو سرپوش سے ڈھانک دیں
اور مٹکوں کو بھوسہ (کہ جس کو پنجابی توڑی کہتے ہیں) میں
گلے تک دبا دیں۔ ہر روز لکڑی کے مسد سے ایک دفعہ
ضرور ہلا دیا کریں تاکہ گڑ پانی میں بخوبی حل ہو جاوے
(لکڑی کا مسد اس کو کہتے ہیں کہ لاٹھی کے سرے پر نصف
گیند کی طرح موٹی لکڑی لگی ہو کہ جس سے حلوائی کھانڈ حل کر
ورا بنایا کرتے ہیں)

آٹھ دن کے بعد ڈھائی سیر سرخ رنگ والی
کشمش بھی مٹکے میں ڈال دیں کہ جس کو پنجابی سوگی کہتے ہیں
ہر روز دن میں ایک بار کشمش کو مسد سے خوب اچھی طرح
ملتے رہا کریں تاکہ کشمش پھولنے کے بعد ہر روز ملنے سے
پانی میں حل ہو جائے۔ تیس چالیس دن کے بعد تمام پانی
میں خمیر پیدا ہونے لگے گا اور پانی کا ذائقہ سرکے کی طرح
ترش ہو جائے گا۔

اب درخت تیج بل کی چھال ایک چھٹانک (درخت تیج
بل شملہ منصوری، کشمیر اور دیگر پہاڑوں پر عام ملتا ہے
کہ جس کی شاخوں کو وہاں کے لوگ بطور داتون دانت صاف
کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں) کو باریک پیس کر مٹکے
میں ڈال دیں اور چھ سات سالم سرخ مرچیں بھی ڈال کر
مٹکے کے سرپوش کو گیلی مٹی سے بند کر دیں۔ چالیس
دن گذرنے پر نہایت اعلیٰ سرکہ تیار ہو جائے گا۔ اس کو چھان
کر بوتلوں میں بھر لیں۔ سرکہ تیار کرنے والے مٹکوں کو چھت
پر کسی ایسے برآمدے یا کمرے میں رکھیں کہ جہاں خوب دھوپ
آتی ہو لیکن بارش کا پانی مٹکوں پر نہ پڑتا ہو۔ ماہ مئی
سے لے کر ماہ اگست تک سرکہ بہت جلد تیار ہو جاتا ہے۔
کیونکہ سخت گرمی کے باعث گڑ میں بہت جلد خمیر پیدا ہو جاتا ہے

بعض دفعہ قدرتی طور پر سرکہ بگڑ بھی جاتا ہے اور اس
میں سے سخت بدبو آنے لگتی ہے۔ ایسے مٹکے کو فوراً باقی
مٹکوں سے علیحدہ کر دینا چاہئے۔ لیکن ایسا کبھی کبھی ہوتا ہے

ورنہ تمام مٹکوں میں عمدہ سرکہ ہی تیار ہو جاتا ہے۔ اگر
گڑ کی بجائے مندرجہ بالا وزن کی سفید کھانڈ جو کہ دستی بنائی
جاتی ہے ڈالی جائے تب سرکہ بالکل سفید رنگ کا برآمد
ہوتا ہے ورنہ گڑ کا سرکہ سرخی مائل ہوا کرتا ہے۔

اگر ایک لکڑی کا ایسا فریم بنا لیا جائے کہ جس
میں مٹکے گلے تک آسکیں جو کہ ایک دوسرے سے ایک
ایک فٹ کے فاصلے پر ایک ہی فریم میں سما سکیں۔ ایسے
فریم میں پانچ چھ مٹکے رکھ کر ان کے ارد گرد کا حصہ
خوب اچھی طرح بھوسہ سے بھر کر اوپر مٹی کا لیپ کر دیا جائے
اور صرف مٹکے کا منہ ہی باہر رہے تب مٹکے جہاں چھوڑ
رہیں گے وہاں بھوسے کی حرارت سے خمیر بھی جلد اٹھا کرے گا
بعض لوگ سرکے کے مٹکے کو گلے تک زمین میں دبا دیتے
ہیں۔ بعض غلے کے ڈھیر میں دباتے ہیں۔ سب کا مقصد
ایک ہی ہے کہ مٹکے قدرتی طور پر گرم رہیں اور ایک ہی ٹمپریچر پر
رہے تاکہ عمدہ سرکہ تیار ہو۔

یورپ والے دانہ دار کھانڈ کو بغیر پانی کے
کڑھاؤ میں ڈال کر گرم کرتے ہیں۔ پہلے کھانڈ پگھلتی ہے
پھر جل کر کوئلہ بن جاتی ہے۔ کھانڈ کے اس کوئلے کو باریک
پیس کر تھوڑے سے سرکے میں حل کر کے پھر اس سرکے
کو بہت سے سرکے میں ملا دیتے ہیں کہ جس سے سرکے کا رنگ
گہرا سرخی مائل بہ سیاہی ہو جاتا ہے۔ آپ بھی ایسا
کر سکتے ہیں۔ اس کھانڈ کے کوئلے سے یورپ والے
صابن اور شرابوں کو رنگین کرتے ہیں۔

اگر ایک دفعہ مٹکوں میں سرکہ تیار ہو جائے
تو کچھ نہ کچھ خمیر مٹکوں میں لگا رہتا ہے اس لئے انہیں
مٹکوں میں جب دوبارہ سرکہ تیار کیا جاتا ہے تو جلدی
اور عمدہ بنتا ہے اس لئے استعمال شدہ مٹکے سرکہ تیار
کرنے میں زیادہ مفید رہتے ہیں۔ بعض کاریگر نئے مٹکوں
میں سرکہ تیار کرتے وقت خالص سرکے کی ایک ایک
بوتل فی مٹکہ ڈال دیتے ہیں تاکہ جلد خمیر پیدا ہو جائے۔

ہندوستان گرم ملک ہے کہ جس میں چھ ماہ
خوب گرمی پڑتی ہے اور گڑ اس ملک کی پیداوار ہے
اور کشمش بھی ہندوستان میں بکثرت پیدا ہوتی ہے
اس لئے سرکہ سازی کے لئے ہندوستان دنیا بھر کی
سرکے کی منڈیوں پر قابض ہو سکتا ہے اور اس کی تیاری
میں کسی مشین یا کسی سرمائے کی ضرورت نہیں۔ اگر
گاؤں میں بسنے والے میرے بھائی فرصت کے وقت
سرکہ بنا لیا کریں اور شہروں میں فروخت کیا کریں تو
تو وہ اپنی آمدنی خوب بڑھا سکتے ہیں۔ سرکہ سازی
میں صرف دھوپ۔ گڑ۔ پانی اور کشمش کی ضرورت ہے
موجودہ سردیوں کے بعد موسم گرما آئے گا اس لئے
میرے ہموطنوں کو چاہئیے کہ خدا کی دی ہوئی گرمی سے وہ
سرکہ سازی کا کام لیں۔

یہ اصل سرکہ سازی کا نسخہ ہے کہ جس کے
جاننے والے اس کو سینوں میں چھپائے پھرتے ہیں۔
تیج بل کی چھال پہاڑوں پر دو چار آنے فی من مل جاتی
ہے اور پنساری ۲ر فی چھٹانک دے دیتے ہیں۔ اس
پر بھی کچھ لاگت نہیں آتی۔ یہ سرکے کی ترشی میں اضافہ
کرتی ہے اور خوشبو پیدا کر دیتی ہے۔ سرخ مرچوں
کے ڈالنے سے سرکے میں جالا کم پڑتا ہے۔ اگر جالا پڑ
بھی جائے تو سرکہ تیار ہونے پر سرکے کو کپڑے سے
چھان کر جالا دور کر دیں۔

صنعتی و تجارتی نسخے

عرق کافور بنانا

رکیٹی فائڈ سپرٹ الوپیتھک نمبر ۶۰ — ½ پاؤنڈ
کافور — ۵ اونس
پیپرمنٹ آئل — ۴ "

پہلے کافور کے ٹکڑے کر کے اسپرٹ کی بوتل میں ڈال کر خوب مضبوط ڈاٹ لگا کر دھوپ میں رکھ دو اور بار بار ہلاؤ جب کافور اچھی طرح مل جائے تب پیپرمنٹ آئل بھی ملا دو۔ نہایت اعلیٰ قسم کا عرق کافور تیار ہو جائے گا۔

بازاری عرق کافور میں پیپرمنٹ آئل نہیں ہوتا اِس لئے فائدہ بھی کم کرتا ہے۔ یہ عرق ہیضہ، دست، قے وغیرہ کے لئے اچھی دوا ہے۔

زمبک (مرہم)

ولایت سے اگر ہزاروں روپے کی یہاں بکتی ہے آپ گھر پر تیار کر سکتے ہیں۔ نسخہ یہ ہے۔

سفید موم — ایک اونس
ویسلین — ایک اونس
کافور — ¼ اونس
زیتون کا تیل — ½ اونس
تارپین کا تیل — ½ اونس
یوکلپٹس آئل — ¼ اونس
بورک ایسڈ — ¼ اونس
کاربالک ایسڈ — ¼ اونس
ایلیڈر — ½ اونس

ان سب چیزوں کو ملا کر ایک برتن میں نرم آنچ پر پکنے کے لئے رکھ دو۔ اور اس مرکب کو آہستہ آہستہ لکڑی سے چلاتے رہو۔ پھر برتن کو اتار کر ایک دم ٹھنڈے پانی میں رکھ دو مرہم جم جائے گا۔ پھوڑے پھنسی۔ زخم۔ درد۔ خارش کے لئے اکسیر ہے۔ جلن دار کھجلی۔ اگزیما اور لو اسپر میں لگانے سے یہ حیرت انگیز فائدہ کرتی ہے۔

نمک سلیمانی

نمک سانبھر
نمک سیاہ
نمک لاہوری
مرچ سیاہ
سونٹھ
سونف
اجوائن دیسی
زیرہ سفید

ان سب چیزوں کو ہموزن لے کر کوٹ کر کپڑے سے چھان لیں۔ پھر اس تمام دوائی کا چالیسواں حصہ جوہر پودینہ یعنی پیپرمنٹ (اسنیس)، ملائیں اور شیشیوں میں بھر لیں۔ بس نہایت عمدہ نمک سلیمانی تیار ہو گیا۔

دو تین ماشے کھانے سے ہر قسم کا پیٹ کا درد۔ بدہضمی اور قبض کو فائدہ ہو جاتا ہے۔ درد شکم کی حالت میں گرم پانی یا عرق سونف کے ساتھ کھلائیں۔ کھانا کھانے کے بعد ایک چٹکی کھانے سے کھانا بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے۔

مچھر دور کرنے کا سفوف

مچھروں کی تکلیف سے محفوظ رکھنے والا سفوف بنانے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

یوکلپٹس آئل	ایک اونس
سفوف ٹیلکم	دو اونس
سفوف نشاستہ	دو اونس

ان تینوں چیزوں کو ملا کر کارڈ بورڈ کے چھوٹے چھوٹے ڈبوں میں بھریں اور بازار میں فروخت کریں۔ جسم کے جو اعضاء کھلے رہتے ہیں ان پر اگر سوتے وقت یہ سفوف مل دیا جائے تو مچھر پاس نہیں پھٹکتے۔

اعلیٰ قسم کا ہیئر آئل۔ (بالوں کا تیل)

صاف روغن کنجد	تین پونڈ
الکنٹ روٹ	ایک اونس
ہیکو کننگا	″
آئل اف لونڈر	″
آئل آف وربینیا	″
صندل کا تیل	″

الکنٹ روٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے روغن کنجد میں دو تین دن تک ڈالے رکھیں پھر چھان کر اور صاف کرکے ایک ایک چیز آہستہ آہستہ ملائیں یعنی جب ایک چیز مل جائے تب دوسری چیز ڈالیں۔ جب سب اجزا مل جائیں تو انھیں تہ نشین ہونے دیں۔ پھر چھان کر شیشیوں میں بھر لیں۔ نہایت اچھا اور خوشبو دار تیل تیار ہو جائے گا۔

طبی نسخے

اکسیر سوزاک کہنہ

زرد چوب۔ آملہ مقشر ہر ایک چار تولہ۔ نبات سفید آٹھ تولہ۔ سفوف بنالیں۔ خوراک سات ماشے سے ایک تولہ تک۔ پانی کے ساتھ۔ صبح کے وقت

پرانے سوزاک کے لئے اکثر حالات میں بے بدل تحفہ ہے۔ (من الاسرار)

اکسیر سرعت

گلنار فارسی۔ مصطگی رومی۔ طباشیر ہر ایک تین ماشے خشخاش سفید ۱۰ ماشے۔ ثعلب مصری ۶ ماشے۔ خولنجان کندر۔ حفت بلوط۔ ہر ایک ۱۰ ماشے۔ تسکر سفید ہموزن۔ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۱۰ ماشے۔ پانی کے ساتھ۔ صبح وشام۔

سرعت انزال کے علاوہ کثرت بول کے لئے بھی تیر بہدف ہے۔

مقوی باہ ودماغ

مغز بادام شیریں ۵ تولہ مغز کدو شیریں ۵ تولہ۔ مغز خیارین ۵ تولہ۔ مغز پنبہ ۵ تولہ۔ برہمی بوٹی ۵ تولہ تر پھلہ ۵ تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان لیں اور سہ چند شہد ملا کر معجون تیار کریں اور مشک ۱ ماشہ۔ عنبر ۱ ماشہ۔ مروارید سائیدہ ۱ ماشہ زعفران تین ماشے۔ ورق نقرہ ایک تولہ کا اضافہ کریں خوراک ایک ایک تولہ صبح وشام ہمراہ شیر گاؤ۔ (ع۔ ف۔ ز)

اب ہر جگہ قومی تاش کھیلا جائیگا

یہ ایک بالکل نئی ہندوستانی ایجاد ہے۔ اس میں ۵۲ پتّے ہیں لیکن یہ عام مروجہ تاش سے مختلف ہے۔ اس سے وہ تمام کھیل کھیلے جا سکتے ہیں جو عام تاش سے کھیلے جاتے ہیں۔ اس تاش کی دہلے کے بعد چار تصویریں یہ ہیں (۱) سپاہی (۲) بادشاہ۔ (۳) پبلک (۴) عدل۔ یعنی دہلے سے بڑا سپاہی۔ سپاہی سے بڑا بادشاہ۔ بادشاہ سے بڑی پبلک اور پبلک سے بڑا انصاف۔ یعنی عدل کا پتّہ سب سے بڑا ہے۔ اس تاش کے کھیلنے سے قومیت اور اتحاد کے جذبات پیدا ہوتے ہیں کھیلنے کے قواعد (اردو۔ ہندی۔ انگریزی میں) بکس کے ہمراہ بھیجے جاتے ہیں۔ یہ تاش بہت ہی دلچسپ ہے اپنے دوستوں کو تحفہ میں پیش کیجئے۔ قیمت فی بکس ۱۲ر۔ ۵ر کے ٹکٹ بھیج کر طلب کیجئے۔ بذریعہ وی پی چار بکسوں سے کم نہیں بھیجے جائیں گے۔

تعلیمی تاش کمپنی۔ قرولباغ۔ نئی دہلی

دل و دماغ و جگر کو قوت دینے والی۔ چہرے کو خوش رنگ بنانیوالی
قوتِ باہ کو بڑھانے والی۔ جریان کے لئے اکسیر اعظم

جوہرِ نباتات (رجسٹرڈ)

یہ دوا۔ خوفناک جنگلوں اور بڑے بڑے پہاڑوں کی بے شمار جڑی بوٹیوں کا جوہر ہے۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم کے مجربات سے ہے۔ اس جوہر کا ڈنکہ تمام ہندوستان میں بج رہا ہے۔ ڈاکٹر اور حکیم بھی اپنے مریضوں پر اس کا استعمال کراتے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ اس سے بڑھ چڑھ کر کوئی دوا مفید اور طاقتور نہیں ہوسکتی۔ اس کے سامنے تمام یاقوتیاں۔ کشتے، سفوف ہیچ ہیں۔ گلے سے اتر کر گندے خون کو صاف کر کے دل و دماغ و جگر کو طاقت دے کر چہرے کو نہایت سرخ کر دیتا ہے۔ جریان کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ قوت کو اس قدر بڑھاتا ہے کہ برداشت نہیں ہو سکتا۔ آپ بھی منگوا کر استعمال کریں۔ اس کے بعد آپ تمام دوائیوں کو بھول جائیں گے۔ وہ جن کی ابھی شادی نہیں ہوئی ہے اور شادی سے قبل ہی جماع کی لذتوں کو برباد کر چکے ہیں اور قوتِ مردی کو اپنی غلطیوں سے نیست و نابود کر چکے ہیں۔ اور وہ جو شادی تو کر چکے ہیں مگر شادی کے لطف سے محروم ہونے کی وجہ سے زندگی سے بیزار ہیں اور اولاد سے محروم ہیں۔ اور جو اپنی تمام کمزوریوں کو دور کر کے اپنے آپ کو قابلِ فخر مرد بنانا چاہتے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ جوہر نباتات استعمال کریں۔ یہ وہ چیز ہے جس سے سینکڑوں اجڑے گھروں کو آباد کر دیا ہے اور ہزاروں مایوسوں کو صاحب اولاد بنا دیا ہے اور ان لوگوں کو جو نامردی کی وجہ سے خودکشی پر آمادہ تھے اور زندہ درگور ہو چکے تھے۔ اس دوا کے استعمال سے دوبارہ زندگی حاصل ہوئی ہے۔ یہ جوہر ہر قسم کے جریان مردانہ و زنانہ کے لئے اکسیر ہے۔ اعضا شکنی۔ دردِ کمر۔ ضعفِ باہ۔ سرعتِ انزال۔ کثرتِ احتلام اور سیلان منی کو دور کر کے مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے۔ سستی اور کاہلی کو دور کر کے بدن کو توانا اور چست بناتا ہے۔ مصفی خون ہے۔ قبض کو دور کرتا ہے۔ غذا کو ہضم کرتا ہے۔ قیمت ۱۴ خوراک دو روپئے۔ محصول ڈاک ۷ر۔ پیشگی روپیہ بذریعہ منی آرڈر وصول ہونے پر محصول معاف کر دیا جائے گا۔ بذریعہ وی پی منگوانے پر عہ کا وی پی بھیجا جائے گا۔

صنعتی اسٹور۔ قرولباغ۔ نئی۔ دہلی

Regd No L. 4072
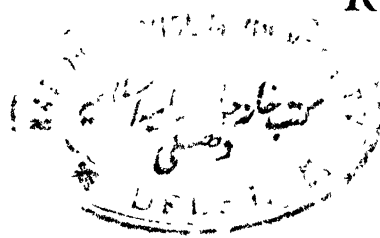
کالج اور اسکولوں کے طالب علموں اور تعلیم یافتہ مرد و عورتوں کی تفریح اور دلچسپی کے لئے ایک عجیب و غریب چیز

تعلیمی تاش (رجسٹرڈ)

ایجاد کردہ فیاض حسین نسیم جامعی ایڈیٹر رسالہ سونہار دہلی

اس تاش کی ایجاد سے تعلیمی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا ہے ہر ایک کلاس کے طالب علم اعلیٰ
تعلیم یافتہ لوگ وکیل بیرسٹر کالجوں کے پروفیسر اسکولوں کے ہیڈ ماسٹر سب ہی اس تاش
سے کھیل سکتے ہیں اس کے کھیلنے سے بازاری تاش سے زیادہ لطف آتا ہے یہ تاش اس طرح پر تیار کیا
گیا ہے کہ باپ اپنے بیٹے کے ساتھ اور استاد اپنے شاگرد کے ساتھ کھیل سکتا ہے۔ اس کے
کھیلنے سے وقت ضائع نہیں ہوتا بلکہ قابلیت بڑھتی ہے۔ یہ تاش اردو انگریزی۔ فارسی عربی
ہر ایک زبان میں کھیلا جا سکتا ہے۔ بڑے بڑے ماہرین تعلیم نے پسند کیا ہے۔ اس کے ذریعہ استاد
اپنی جماعت کو اردو اور انگریزی کی تعلیم دے سکتا ہے کوئی کلب اور کوئی اسکول اس تاش سے
خالی نہیں رہنا چاہئے قیمت فی بکس ۱۲؍ چھوٹا بغیر انگریزی قیمت ۵؍ کھیلنے کے قواعد کی
کتاب بکس کے ہمراہ مفت دیجاتی ہے۔ اپنے شہر کے بڑے بڑے کتب فروشوں سے خریدیئے
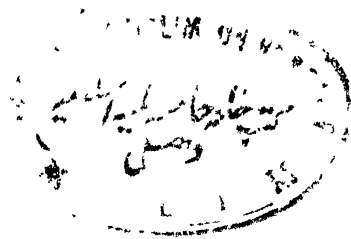
تعلیمی تاش کمپنی قرولباغ نئی دہلی

Printed & Published by Mukhtar Ahmad at Khwaja Electric Press Delhi.
Title printed at the Calcutta Art Press, Katra Baryan Delhi.

TIJARTI DUNYA DELHI.

صنعت و تجارت کا ماہوار رسالہ

زیر ادارت

فیاض حسین ہاشمی ، ضیا احمد حامدی

ترقی کی عملی تدابیر بتانے والا۔ صنعت و تجارت کا ماہوار رسالہ

تجارتی دنیا

سالانہ چندہ

قیمت فی پرچہ ۲ر

جلد ۱ | بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۳

منیجر رسالہ تجارتی دنیا۔ قرول باغ ۔ نئی دہلی

صوبہ جات متحدہ کے میزانیہ کی اہم خصوصیات

صوبہ جات متحدہ میں پنڈت گوبند بلبھ پنت کی وزارت کا پہلا سالانہ میزانیہ پیش ہو گیا۔ اس میزانیہ کی اہم خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ دس لاکھ روپیہ دیہات کی اصلاح کے لئے۔
۲۔ رشوت ستانی کے انسداد کے لئے ایک افسر کا تقرر خرچ دس ہزار روپے۔
۳۔ ایک لاکھ روپے جدید مصنوعات کے کارخانوں کے قیام کے لئے نوجوانوں کو دئے جائیں گے۔
۴۔ بیس ہزار روپیہ دیہات میں لائبریریوں کے لئے۔
۵۔ بیس ہزار روپے خالص دودھ کی بہم رسانی کے لئے۔
۶۔ سوا لاکھ روپیہ خالص گھی کی تیاری اور اس کی فراہمی کے لئے۔
۷۔ تین لاکھ روپیہ کاشتکاروں کو اچھے تخم مہیا کرنے کے لئے
۸۔ ساڑھے سینتیس ہزار روپے مویشیوں کی نسل کی ترقی کے لئے۔
۹۔ دو لاکھ روپیہ کھاد کی بہم رسانی کے لئے۔
۱۰۔ دو ہزار روپیہ پھلوں کی ترقی کے لئے۔
۱۱۔ تین لاکھ ستاسی ہزار روپیہ گڑ کی تیاری کے طریقہ میں اصلاح کے لئے۔
۱۲۔ پانچ ہزار روپیہ آلو کی تحقیقات کے لئے
۱۳۔ اکتیس ہزار روپیہ دیہاتی علاقوں میں ٹیوب ویل کی توسیع کیلئے
۱۴۔ دس ہزار روپیہ کھدر کی تحقیقات کے لئے۔
۱۵۔ دس ہزار روپیہ مزدوروں کی اصلاح کے لئے۔
۱۶۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار روپیہ چرخہ اور کرگھے کی ترقی کیلئے
۱۷۔ سوا لاکھ روپیہ صنعتی مدرسوں کے لئے۔
۱۸۔ ۲۵ ہزار روپیہ مارکیٹنگ کمپنی کے لئے۔
۱۹۔ اسی ہزار ملیریا کے انسداد کے لئے۔
۲۰۔ ڈیڑھ لاکھ روپیہ دیہات میں اچھا پانی اور طبی امداد کی فراہمی کے لئے

عملی کیمیاگر

عملی کیمیاگری یورپ۔ امریکہ اور جاپان والوں کے حصہ میں آئی ہے کہ وہ بالکل کم قیمت اور ارزاں چیزوں کو خاص طریقوں سے بنا کر سونے چاندی اور جواہرات کی قیمتوں پر فروخت کرتے ہیں لوہے کی باریک چیزیں مثلاً گھڑیوں کی کمانیاں سونے کی قیمت پاتی ہیں۔ مصنوعی سونے اور چاندی سے مختلف قسم کے برتن اور زیور اپنی نظر فریب اور دیدہ زیب چمک کے باعث اصلی سونے چاندی سے زیادہ قیمتوں پر فروخت کرتے ہیں۔ نقلی جواہرات اور نقلی نمونے اس قسم کے تیار کئے جاتے ہیں کہ اصلی اور نقلی کا فرق کرنا ایک ماہر فن کے بغیر ناممکن ہوتا ہے۔ غرض یہ کہ سائنس کے برکات سے مٹی اور مٹی کے اجزا سونے اور چاندی سے بدرجہا ترقی کر گئے ہیں۔

مشہور ہے کہ کسی امیر نے اپنے ایک انگریز دوست سے جو ڈپٹی کمشنر تھا پوچھا کہ کیا آپ کیمیا بھی جانتے ہیں۔ انگریز نے اثبات میں جواب دیا اور ایک لوہے کا ٹکڑا دکھا کر کہا کہ اس کی قیمت بمشکل ایک پیسہ ہو سکتی ہے۔ پھر اس ٹکڑے کو آگ میں تپا کر اپنے عمل سے ایک نہایت عمدہ اور نفیس چاقو بنایا جس کی قیمت ایک روپیہ ہوتی تھی۔ انگریز نے کہا دیکھئے کیمیاگری اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ ایک پیسے کی چیز تھوڑے عمل سے ایک روپے کی مقبول بازار چیز بن جائے۔ ہم لوگ باوجود گرانقدر تنخواہوں اور اعلیٰ عہدوں کے کوئی نہ کوئی ہنر جانتے ہیں جن پر اپنا گزارہ بخوبی چلا سکتے ہیں لیکن ہندوستانی لوگ باوجود مفلسی اور تنگدستی کے ہر ایک قسم کے ہنر سے عاری ہیں۔ بلکہ ہنر سیکھنا بھی وہ اپنے لئے عار سمجھتے ہیں۔

بے ہنر یا دزد باشد یا گدائی میکند
یا کند ہیزم فروشی یا مہوس می شود (الحکیم)

آج کل کی تعلیم کا نتیجہ
No Vacancy
نہ سرکار میں کام کرنے کے قابل
نہ دربار میں سر ہلانے کے قابل
نہ بازار بوجھ اٹھانے کے قابل
نہ جنگل میں ریوڑ چرانے کے قابل
نہ پڑھتے تو سو طرح کھاتے کما کر
وہ کھوئے گئے اور تعلیم پا کر
(حالی)

بن ٹھن کے ہر اک بزم میں جاتے ہیں اسی سے | میلوں میں تماشوں میں بھی جاتے ہیں اسی سے
شیرینیاں، میوے بھی منگاتے ہیں اسی سے | کھاتے ہیں اور اوروں کو کھلاتے ہیں اسی سے
جھمکا نظر آتا ہے ہر اک عیش کی شے کا
دنیا میں عجب روپ جھلکتا ہے روپے کا

اس روپ سے گرمی کے بھی سامان عیاں ہیں | خس خانے ہیں چھڑکے ہوئے اور عطر فشاں ہیں
دن کو بھی جدھر دیکھئے ٹھنڈک کے نشاں ہیں | اور شب کو بھی سونے کو ہوا دار مکاں ہیں
جھمکا نظر آتا ہے ہر اک عیش کی شے کا
دنیا میں عجب روپ جھلکتا ہے روپے کا

اس روپ سے بارش کی بھی چیزیں ہیں میسّر | رتھ، چھتریاں، بارانیاں اور موم کی چادر
باہر بھی وہ دیکھے ہیں بہاروں کو نظر بھر | گھر میں بھی خوش بیٹھے ہیں سامان بناکر
جھمکا نظر آتا ہے ہر اک عیش کی شے کا
دنیا میں عجب روپ جھلکتا ہے روپے کا

یہ روپ جہاں ہیں، کوئی واں دل نہیں میلا | اجلے ہیں بچھے فرش، نہیں کچھ بھی کچیلا
دیکھو جدھر اسباب ہے خوش وقتی کا پھیلا | بھرتا ہے اسی تھیلی سے ہر جنس کا تھیلا
جھمکا نظر آتا ہے ہر اک عیش کی شے کا
دنیا میں عجب روپ جھلکتا ہے روپے کا

ظاہر میں تو اے دوستو راحت ہے اسی سے | ہر آن دل و جاں کو مسرّت ہے اسی سے
ہر بات کی خوبی و فراغت ہے اسی سے | عالم میں نظیر عشرت و فرحت ہے اسی سے
جھمکا نظر آتا ہے ہر اک جنس کی شے کا
دنیا میں عجب روپ جھلکتا ہے روپے کا

نظیرؔ اکبرآبادی

افلاس کا علاج

از۔ سر مرزا اسمٰعیل ۔ وزیر اعظم میسور

ہندوستان غریب کیوں ہے یہ ایک سوال ہے جو اس وقت ہندوستان بھر کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے لیکن اس سوال کے حل کے لئے ملک ابھی کسی نتیجے پر نہیں پہونچ سکا۔

اس سوال کے متعلق جہاں تک میری واقفیت کا تعلق ہے میں اس کی بنا پر اس امر کا اظہار ضرور سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کی زمین کو صحیح طور پر استعمال میں نہیں لایا جا رہا۔ اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ہندوستان ایک زرعی ملک ہے۔ اس کا رقبہ بہت بڑا ہے۔ یورپ کے کئی ممالک اس میں سما سکتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہندوستان کے کسان پیٹ بھر کر روٹی حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کے مکان نہایت خستہ ہیں ان کے مویشی بہت کمزور ہیں اور قرضہ کے بوجھ نے ان کا کچومر نکال دیا ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ پیٹ بھر کر روٹی کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ روٹی کا سوال ایک ایسا سوال ہے کہ جب تک اس کے حل کے لئے کوئی راستہ نہیں مل جاتا اس وقت تک رہائش اور صحت کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ اگر ایک آدمی کے پیٹ میں کچھ بھی نہیں ہوگا تو اس صورت میں اس کا دماغ کس طرح کام کر سکے گا۔ یورپ کے کسان کیوں اس قدر سیانے اور سمجھدار ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی مالی حالت اچھی ہے۔ وہ اپنے متعلق بہت کچھ سوچ سکتے ہیں اس لئے ہم سب کو سب سے پہلے روٹی کے سوال کے حل کی طرف توجہ دینی ہوگی۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہندوستان میں اوّل تو روٹی کا سوال کسانوں کا سوال نہیں بلکہ سارے ہندوستان کا سوال ہے۔ اس سوال کے حل نہ ہونے سے لوگوں کی صحت پر بہت بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ بیماریاں بڑھ رہی ہیں اور لوگ جسمانی لحاظ سے کمزور ہو رہے ہیں۔

پرانے زمانہ میں اس قدر بیماریاں نہ تھیں۔ انفلوئنزا ٹائیفائڈ۔ میلیریا بخار اور اسی قسم کی دوسری بیماریوں کے نام تک کوئی نہ جانتا تھا۔ لیکن آج یہ حالت ہے کہ ایک ایک بیماری ہزاروں ہندوستانیوں کا صفایا کر دیتی ہے۔ انفلوئنزا سے جو ہندوستان میں تباہی ہوئی اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ اسقدر تباہی کی وجہ کیا ہے۔ یہی کہ پیٹ بھر کر روٹی نہ ملنے سے ہمارے جسم کمزور ہو گئے ہیں۔ ان بیماریوں کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں رہے۔ ردّی خوراک ہماری عمر کم کر رہی ہے۔

قدیم زمانے میں جب ہندوستان میں دودھ کی ندیاں بہتی تھیں لوگ بڑے قد آور اور پہلوان ہوا کرتے تھے ان کی عمر بڑی دراز ہوتی تھی اور بیماریوں کا نام تک نہ تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ خوراک کے معاملے میں بالکل بے فکر تھے۔

اب یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ ہندوستانیوں کی جسمانی حالت کے بدتر ہو جانے کا سبب افلاس ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس افلاس کو دور کیسے کیا جائے۔ میرے خیال میں یہ افلاس بھی دور ہو سکتا ہے اگر اس کے متعلق زبردست قدم اٹھایا جائے۔ بعض لوگ یہ کہیں گے کہ ہندوستان غلام ہے اس لئے افلاس کو دور کرنے کے لئے اسے وہ سہولتیں حاصل نہیں ہیں جو ایک دولتمند ملک کو ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس حالت میں بھی ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ یعنی ہندوستان میں آجکل جس قدر اناج پیدا ہوتا ہے اس کی مقدار دوگنی کر دی جائے۔ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا جائے کہ وہ زیادہ محنت اور مشقت سے کام کریں۔ اس میں کلام نہیں کہ آب و ہوا کا بھی ایک

ملک کے لوگوں کی کام کرنے کی طاقت پر اثر ہوتا ہے ہندوستان ایک گرم ملک ہے اس لئے یہاں کے باشندے اس قدر کام نہیں کرسکتے جس قدر سرد ملکوں کے لوگ لیکن اس کے باوجود وہ کام کرسکتے ہیں بشرطیکہ اُن کو سمجھایا جائے کہ زیادہ کام کرنے سے وہ افلاس سے نجات حاصل کرسکتے ہیں۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ افلاس کو دور کرنے کے لئے کس پروگرام پر عمل کیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے کام ریسرچ کا ہے جس کے لئے زبردست مہم کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں قابل ترین اصحاب کی خدمت حاصل کرنا ضروری ہے۔ دوسرا کام محکمۂ زراعت کو مضبوط بنانا ہے تاکہ یہ محکمہ کسانوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے مفید ثابت ہوسکے۔ اس محکمہ کے ذریعہ کسانوں کو بتایا جائے کہ انھیں کھیتی باڑی کے معاملہ میں اصلاح کرنی ہوگی۔ خالی رقبہ جات کو قابلِ کاشت بنانے کے لئے انھیں آمادہ کرنا ہوگا۔ محکمۂ صحت کو شہر کی صفائی کی طرف متوجہ ہونے کے بجائے دیہاتیوں کی زندگی کی حفاظت کے لئے کام کرنا ہوگا۔ لوگوں کو صاف ستھرا رہنا بتایا جائے۔ ان کے مکانوں کی حالت بہتر بنائی جائے۔ محکمۂ تعلیم دیہاتی بچوں کو یہ سکھانے کی کوشش کرے کہ وہ صاف ستھرے رہیں۔ اچھی خوراک کھائیں۔ تاکہ وہ بڑے ہوکر اپنے دیہات کی حالت کو بہتر بنائیں۔ تعلیم کا مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ انسان کی حالت کو بہتر بناسکیں۔ تعلیم کا مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ انسان کی حالت اچھی ہو اور وہ اچھے برے میں تمیز کرسکے۔ ورنہ انسان اور حیوان میں کیا فرق ہے۔

ہم اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کے موجودہ وائسرائے زراعت اور دیہات سدھار کے متعلق کافی دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں لیکن یہ اُن کی دلچسپی زیادہ وسعت کی محتاج ہے۔ انھیں دیہاتیوں کی صحت اور خوراک کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔

ہمارے خیال میں اگر سینٹرل ہیلتھ بورڈ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لے تو اس صورت میں بہت کام ہوسکتا ہے کہ اگر حکومت اس سلسلے میں گہری دلچسپی کا اظہار کرے۔

طلسمی پریس یا دستی چھاپہ خانہ

(از ایڈیٹر)

یہ ایک ایسا چھاپہ خانہ ہے جو معمولی لاگت میں تیار ہوجاتا ہے لیکن فائدہ بہت پہونچاتا ہے۔ چٹھیاں۔ امتحان کے پرچے۔ شادی بیاہ کے رقعے۔ اشتہار جو آپ چاہیں اس پریس کے ذریعے چھاپ سکتے ہیں۔ یہ پریس تیار کرکے میرٹھ پیشاور اور ہندوستان کے دوسرے شہروں کے لوگ ہزاروں روپیہ کما رہے ہیں۔

اگرچہ بعض لوگوں نے اس پریس کو بنانے کی ترکیبیں اپنی صنعت وحرفت کی کتابوں میں لکھی ہیں لیکن وہ ترکیبیں ایسی ہیں کہ یا تو ان میں صحیح اجزا نہیں دئے گئے اور اگر صحیح اجزا لکھے بھی دئے گئے تو بنانے کی ترکیب اتنی غلط لکھی گئی ہے کہ اس پر عمل کرنے سے پریس نہیں بن سکتا۔

مجھے اس پریس کے بنانے کی صحیح ترکیب بہت دقتوں کے بعد حاصل ہوئی ہے جو رسالہ تجارتی دنیا میں پیش کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے بھائی اس کو بنا کر فائدہ اٹھائیں گے۔

میں نے احتیاطاً اجزا کے نام انگریزی میں بھی لکھ دئے ہیں تاکہ دوا فروش آسانی کے ساتھ انھیں سمجھ سکیں اگر آپ کو کوئی اور بات دریافت کرنی ہو یا آپ کے شہر میں اس نسخے کی کوئی چیز نہ مل سکے تو آپ جوابی کارڈ لکھ کر مجھ سے دریافت کرسکتے ہیں۔

چیزیں جن کی ضرورت پڑے گی۔

1. Gelatine جلاٹین ایک اونس
2. Dark brown sugar
   لال بورا۔ ایک اونس
3. Glycerine گلیسرین ۲۔ اونس
4. Barium sulphate
   بیریم سلفیٹ ۲½ اونس
5. ایک اونس کی شیشی (ناپنے کے لئے)
6. ایک انچ اونچی ٹین یا لکڑی کی ڈش جو اس کاغذ کے سائز سے کچھ بڑی ہونی چاہئے جس پر کوئی چیز چھاپنی ہے۔

بنانے کی ترکیب۔

جلاٹین کے ٹکڑے ٹکڑے کرلو اور ایک چھوٹے برتن میں ۳ اونس پانی میں رات بھر بھیگا رہنے دو۔ دوسرے دن صبح کے وقت اس میں گلیسرین ڈال دو اور نرم نرم آنچ پر پکاؤ۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اس میں بورا ڈال دو اور اس کو چلاتے رہو تاکہ بورا اچھی طرح حل ہوجائے۔

اب ایک پیالے میں بیریم سلفیٹ کو ایک اونس پانی میں ملاؤ اور اس مرکب کو اس کڑھائی میں ڈال دو جس میں دوسری چیزیں پک رہی ہیں اور پھر اس کو اچھی طرح چلاؤ۔

جب یہ سب چیزیں اچھی طرح پک جائیں تو مرکب کو اس چوڑی پلیٹ میں الٹ دو۔ ڈش بہت صاف ہونی چاہئے۔ بہتر ہو کہ اسے گرم پانی یا صابن سے صاف کرلیا جائے۔

جب مرکب سخت ہوجائے اور اس کی سطح یکساں ہو۔ اونچی نیچی نہ ہو تو پھر وہ تمہارے کام کے لئے تیار ہے۔

کس قسم کی سیاہی سے لکھا جائے؟

بازار سے Hecto graphic ink
ہیکٹو گرافک انک خرید کر لاؤ۔ اگر بازار میں نہ ملے تو
تو خود ہی نیچے لکھی ہوئی چیزوں کو ملا کر بنا لو۔

1. Methyl Violet aniline
میتھل وائیولیٹ انی لائن ۲ ڈرام

2 Sprit
اسپرٹ ۲ ڈرام

ان دونوں چیزوں کو ایک اونس کی شیشی میں ڈال
کر اتنا ہلاؤ کہ انی لائن اسپرٹ میں حل ہو جائے
بس ہیکٹو گرافک انک تیار ہے۔

ترکیب استعمال

اب ایک چکنا کاغذ لو اور اس پر ہیکٹو گرافک
انک سے کچھ لکھو۔ جب تحریر خشک ہو جائے تو اس کو
اس جمے ہوئے مسالے پر اس طرح رکھو کہ کاغذ میں
شکن نہ پڑے۔ اب اس کاغذ کی پشت کو انگلیوں سے
ملو اور پانچ منٹ (یا زیادہ سے زیادہ دس منٹ)
ایسا کرنے کے بعد کاغذ کو ہٹا لو۔ تمام حروف اس مسالے
پر اتر جائیں گے۔

اب چند معمولی کاغذ لو جو اتنے چکنے نہ ہوں جتنا کہ
وہ پہلا کاغذ تھا جس پر تم نے لکھا تھا۔ اس کاغذ کو مسالے
پر رکھ کر انگلیوں سے دباؤ اور چند سکنڈ کے بعد اٹھا لو
اس کاغذ پر تمام حروف چھپ جائیں گے۔ اس کے بعد
اس مسالے پر کسی قسم کی روشنائی لگانے کی ضرورت
نہیں۔ بس سادہ کاغذ رکھو۔ انگلیوں سے دباؤ چھپا
ہوا تیار ہے۔

مسالے پر سے حروف کیسے صاف کئے جائیں

مسالے پر چھپے ہوئے حروف کو صاف کرنے کی
ترکیب یہ ہے کہ پانی اور ہائڈروکلورک ایسڈ ۵ حصہ
ہائڈروکلورک ایسڈ Hydrochloric Acid
جو اسپرٹ آف سالٹ Sprit of Salt
کے نام سے مشہور ہے ملا کر کسی نرم کپڑے سے آہستہ
آہستہ دھو ڈالو۔ بارہ گھنٹے کے بعد اس پریس کو پھر
کام میں لا سکتے ہو۔

چند خاص ہدایتیں۔

بعض لوگ یوں ہی معمولی پانی سے پریس کو دھو
ڈالتے ہیں یا کسی کپڑے سے صاف کرکے دوبارہ چھاپنا
شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے پریس بہت جلد خراب
ہو جاتا ہے اور اچھی طرح کام نہیں کرتا۔

پریس کے مسالے کو حفاظت سے رکھنا چاہئے
اس پر کسی قسم کی گرد نہیں جمنے دینا چاہئے ورنہ پریس
جلد خراب ہو جائے گا۔

اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ جس لکڑی
یا ٹین کی ڈش یا ڈبے میں یہ مسالہ جمایا جائے تو یہ مسالہ
اس کے کناروں کی اونچائی تک آنا چاہئے۔ اگر کناروں
کی دیواریں زیادہ اونچی ہوں تو انھیں چھوٹا کرا دینا چاہئے

اب چاہے تو اس پریس کو بنا کر خود استعمال کیجئے
یا اگر ہمت ہو تو اس کو بڑے پیمانے پر تیار کر کے تجارت
شروع کر دیجئے۔

یہ پریس زیادہ تر کاروباری لوگوں اور اسکولوں
میں زیادہ فروخت ہو سکتا ہے۔

اگر مسالہ لکڑی کے چھوٹے چھوٹے عمدہ اور صاف
بکسوں میں جمایا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔

ضروری اطلاع

(۱) یہ پرچہ ہر نئے مہینے کی ۱۶ تاریخ کو شائع ہوتا ہے
اگر ۲۰ تاریخ تک پرچہ نہ ملے تو دفتر کو اطلاع دیدیجئے۔
دوسرا پرچہ آپ کی خدمت میں بھیج دیا گیا۔ ۲۵ تاریخ کے
بعد طلب کرنے والوں کو پرچہ قیمتاً دیا جائے گا۔ مینیجر

ایک مشہور منجن کا نسخہ

تندرستی کی حفاظت کے لئے جتنی ضرورت دانتوں کی صفائی کی ہے شاید کسی اور حصۂ جسم کی نہ ہوگی ۔ منہ گویا ایک پھاٹک ہے جس سے مختلف بیماریوں کے جراثیم جسم میں داخل ہونا چاہتے ہیں لیکن چوکیدار (دانت) اگر چوکس اور مضبوط ہیں تو کوئی کھٹکا نہیں ۔ پیٹ ، جگر ، دل اور آنکھوں کی اکثر بیماریاں صرف دانتوں کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہیں ۔ اگر آپ دن رات میں صرف دس منٹ دانتوں پر خرچ کر دیں تو آپ بہت سی بلاؤں سے محفوظ رہ سکتے ہیں ایک سیدھا سا دا نسخہ تو یہ ہے کہ کھانے سے پہلے اچھی طرح کلی اور بعد میں دانتوں میں خلال کر کے اُن کو مانجھئے اور صبح شام نیم ، پیلو یا کیکر کی مسواک کیجئے ۔ اگر آپ ان تمام جھگڑوں میں پڑنا نہیں چاہتے تو پھر منجن کا رخ کیجئے

یورپ میں دانتوں کی اصل صفائی کی طرف بالکل توجہ نہیں کی جاتی وہ لوگ کھانے سے پہلے کلی کرنا اور انگلی سے دانت مانجھنا بدتمیزی سمجھتے ہیں اس لئے وہاں دانتوں کی بیماری اب وبا کی صورت اختیار کرتی جاتی ہے اور پائریا یعنی مسوڑھے گلنے کی بیماری تو غالباً ستر فیصدی ہوگی ۔ چنانچہ وہاں بنانے والے لاکھوں قسم کے منجن بنا کر بیچتے ہیں ۔ ہندوستان یورپی تہذیب کے اثر سے دانتوں کی بیماری کی تقلید بھی کر رہا ہے اور فیشن کو پوجنے والے اپنی بیماری کا علاج بھی یورپ ہی سے کراتے ہیں ۔ بازار میں جا کر دیکھئے ۔ منجن کی ایک دنیا آباد ہے ۔ پتلے ۔ گاڑھے ۔ لئی کی طرح کے سفوف کی شکل میں نیلے پیلے ۔ لال ۔ گورے رنگ کے وضع وضع کے خوبصورت پیکنگ میں اور ہزارہا مختلف ناموں کے ساتھ لیکن یقین فرمائیے کہ ان سب کا جزو اعظم چاک (صاف شدہ کھریا) یا مختلف قسم کے تیزاب ہوتے ہیں جن میں بیشک صفائی کی اور جراثیم کو مار ڈالنے کی قابلیت ہوتی ہے لیکن یہ عموماً انیمل (دانتوں کی چینی) کو نقصان پہونچاتے ہیں اور دانتوں کی سخت بیماری کا مستقل علاج نہیں ہوتے ۔ ان سب باتوں کے علاوہ ہم ہندوستانی اپنی موجودہ حالت کے پیش نظر یورپ کی اس گراں معاشرت کا ساتھ نہیں دے سکتے یورپ کے تمام منجن اصل لاگت سے بیس گنی قیمت محض اشتہار و پیکنگ کے بے انتہا خرچ کی وجہ سے بکتے ہیں ذیل میں مختلف ضرورتوں کے لحاظ سے منجن کے چند نسخے لکھتا ہوں ۔

(۱) دلی کے ایک مشہور منجن کا نسخہ

ملٹھی ... ... ۱/۴ سیر
سونٹھ ... ... ۱/۲ سیر
کالی مرچیں ... ... ۱/۲ سیر
گل ارمنی ... ... ۲ ۱/۴ سیر
گیرو ... ... ۲ ۱/۲ سیر
فلفل دانہ ... ... ۱/۲ سیر
نمک لاہوری ... ... ۱/۲ سیر
تمباکو سوختہ ... ... ۴ سیر

---

(۲) گھریلو منجن

کوئلہ ... ... ۲ سیر
نمک لاہوری ... ... ایک سیر
کالی مرچیں ... ... ایک چھٹانک

---

(۳) کاربالک منجن

پسا ہوا صاف چاک ... ... ۷۵۰ حصے
لیکٹوز ... ... ۵۰۰ حصے
کریم آف ٹارٹار ... ... ۳۰۰ "
روغنِ گل ... ... ½ "
جیرے نیم آئل ... ... ۲½ "
کاربالک ایسڈ ... ... ۲۰ "
کارمین امونیا میں حل شدہ بقدر ضرورت رنگ کے لئے

(۴) اکسیر منجن

ریٹھے کی گولیاں (آگ میں جلی ہوئی) ... ایک سیر
پھٹکری سفید (بریاں) ... ... ایک سیر
جیرے نیم آئل یا کوئی مناسب خوشبو ... ½ اونس یا کچھ کم

(۵) پایوریا منجن

پھٹکری چھ ماشے کسی ظرف آہنی میں بریان کرکے سرکہ میں ڈال کر سرد کریں۔ پھر نکال کر نمک طعام ڈیڑھ تولہ کے ساتھ سفوف بنا کر مسوڑھوں پر ملیں۔

منجن نمبر ۱۔ یہ دلی کی ایک فرم کا نہایت مشہور منجن ہے جو سینکڑوں روپئے ماہوار کا فروخت ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اپنی صفات کے لحاظ سے لاجواب ہے۔ یہ دانتوں میں چمک بھی پیدا کرتا ہے لیکن اس میں دوائیت زیادہ ہے اور یہ دانتوں کی اکثر بیماریوں کیلئے مفید بھی ہے۔

منجن نمبر ۲۔ یہ عام منجن ہے جو بنانے میں آسان۔ قیمت میں سستا لیکن فوائد کے لحاظ سے بہت اعلیٰ درجے کا ہے یہ گھریلو استعمال کے لئے ہر گھر میں تیار رہنا چاہئے۔

منجن نمبر ۳۔ یہ منجن ان لوگوں کے لئے ہے جو مغربی اداؤں کو پسند کرتے ہیں۔ یہ واقعی دانتوں میں جلا پیدا کرتا ہے۔ دافع عفونت ہے اور منہ کو خوشبودار کرتا ہے

منجن نمبر ۴۔ یہ منجن بہت مختصر ہے لیکن ہے بہت ہی عجیب الاثر یہ دانتوں میں چمک پیدا کرتا ہے اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ دانتوں کو اگر سرد یا گرم چیز لگتی ہو تو اس کے لئے یہ حیرت انگیز ہے۔ ہلتے ہوئے دانت اس سے جم جاتے ہیں۔ یہ فاتح جراثیم بھی ہے۔

نمبر ۵۔ یہ طب یونانی کا کم اجزا لیکن کثیر المنافع اور کم قیمت لیکن خوبیوں کے اعتبار سے گراں قیمت ہے جو پائیوریا کے لئے بہت مفید ہے۔ اگر صبح شام نیم کی مسواک کی جائے اور ہلکی غذا کھائی جائے تو اس منجن کا استعمال مسوڑھوں کی تمام شکایات کو دور کر دے گا۔

یہ تمام منجن جو اوپر لکھے گئے ہیں ذاتی استعمال کے لئے ہیں لیکن اگر کوئی ہونہار تجارتی سمجھ رکھتا ہے اور صحیح کام کرنا چاہتا ہے تو میں ان میں سے کسی منجن کو بازار میں لانے کی سفارش کرونگا۔ یہ تو معلوم ہے کہ مقابلہ سخت ہے اور دیسی و ولایتی منجنوں کے بہترین نمونے بازار میں موجود ہیں لیکن ۳۵ کروڑ کی آبادی کے لئے یہ کافی نہیں ہیں۔ یہ یاد رکھئے کہ ہر کام استقلال اور مسلسل محنت چاہتا ہے۔ منجن کے لئے بہت شاندار پیکنگ کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس کی طرف سے بے پروا ہونا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ ہاں اشتہار سے چارہ نہیں۔ چیز سے زیادہ خود اشتہار اہم ہے اور اس میں خاص سلیقے کی ضرورت ہے۔ کوئی چیز تیار کرنا بالکل آسان ہے لیکن اسے چلانا ذرا ہمت چاہتا ہے۔

آپ جس منجن کے عجیب فوائد کا تذکرہ بازار میں سنتے ہیں اور لوگوں کو جس منجن کی زیادہ تعریف کرتا پائیں سمجھ لیجئے کہ منجن کی نہیں بلکہ اس کے اشتہار کی تعریف کر رہا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اصل چیز میں بھی جان ہونی چاہئے لیکن ساری توجہ کا مرکز اشتہار ہونا چاہئے۔ افسوس ہے کہ بازار کے تمام اشتہار لغو ہیں ورنہ میں کوئی مثال دیتا۔ ہاں انگریزی نمونہ آپ کے سامنے ہے لیکن جس طرح ہزاروں اشتہارباز انگریزی کا مضحکہ انگیز چربہ اتارتے ہیں اس سے کام نہیں چلے گا۔ اشتہار واضح لیکن مختصر۔ سادہ لیکن دلکش ہونا چاہئے

باقی صفحہ ۱۳ کالم ۲ پر

صنعتوں کی ترقی کے ذرائع

از جناب لالہ شنکر لال جی بی اے۔ رئیس و وائس پریسیڈنٹ دہلی میونسپل کمیٹی

صنعتی کاروبار خواہ کسی قسم اور کسی درجے کا ہو پہلے اُس کی تمام ضرورتوں پر نظر ڈالنا۔ اُس کے تمام حالات کے متعلق واقفیت حاصل کرنا اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فنی معلومات بہم پہونچانا ضروری ہوتا ہے۔ اگر کسی بڑے پیمانے پر کوئی صنعتی کارخانہ جاری کرنا ہو تو یہ بھی لازمی ہے کہ آغاز کار سے پہلے یہ معلوم کر لیا جائے کہ اسی طرح کا صنعتی کام دوسرے ممالک میں کیونکر کیا جا رہا ہے۔ جہاں تک جدید صنعت و حرفت کا تعلق ہے ہندوستان سردست ایک پسماندہ ملک ہے اور بڑے پیمانے پر کوئی صنعتی کاروبار دوسرے ملک سے تجربہ اور سبق حاصل کئے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جس قوم کو صنعت و حرفت کے ذریعہ دنیا میں ترقی کرنا ہے اُس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنا سرمایہ اس کاروبار میں لگائے۔ اگر دنیا میں صرف یہی خیال کیا جاتا کہ سرمائے کو ہمیشہ خطرے اور غیر یقینی حالات سے محفوظ رکھنا چاہئے تو مغربی صنعت و حرفت آج اس ترقی کی اس سربلند منزل پر نہ ہوتی۔ دنیا میں کوئی نفع ایسا نہیں ہے جس کو ضرر سے بالکل آزاد کیا جا سکے۔ ہندوستان میں مسئلہ کے اس پہلو کو لوگ اچھی طرح نہیں سمجھتے اور اپنے سرمائے کو محفوظ رکھنے کے وہم میں مبتلا ہو کر ہمت کے ساتھ بڑے صنعتی کاروبار پر روپیہ نہیں لگاتے اور اس طرح سے نہ صرف ذاتی نفع سے بلکہ قومی خوشحالی و ترقی سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔ اگر ہر سال چند قسم کی صنعتیں و حرفتیں بڑے پیمانے پر لائی جا سکیں [illegible] کی جائیں اور وہ کامیابی اور استقلال کے ساتھ چلائی جا سکیں تو اس کا نفع صرف مالکانِ کارخانہ جات کو نہیں بلکہ ساری قوم کو پہونچتا ہے بے روزگاری دور ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ کام پر لگائے جا سکتے ہیں۔ ملک میں زیادہ دولت آتی ہے۔ باشندگانِ ملک کی طاقتِ خریداری میں اضافہ ہوتا ہے اور قوم کا معیار زندگی بلند ہوتا ہے۔

مختلف ممالک کے خاص خاص ماحول اور مقامی حالات سے قطع نظر ہر صنعتی کاروبار کی تمام ضروریات تعداد میں سات ہیں۔

(۱) سرمایہ (۲) بازار (۳) انتظام (۴) مشینری (۵) مشینوں کو چلانے والی طاقت (۶) خام اشیاء (۷) آدمی

کسی بڑے پیمانے پر صنعتی کام کے لئے سرمایہ عام طور پر چندے سے جمع کیا جاتا ہے اور اس فیصلے کے لئے ایک مشترک سرمایہ کی کمپنی قائم کی جاتی ہے۔ یہ کمپنی پبلک بھی ہوتی ہے اور پرائیویٹ بھی۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ملک کی سوئی ہوئی دولت بیدار ہو جاتی ہے اور اس سے

سب کے منافع کے لئے کاروبار کیا جاتا ہے۔

اس وقت دنیا میں جو ممالک صنعت و حرفت کے اعتبار سے بہت زیادہ ترقی یافتہ ہیں اُن کے سامنے سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ اُن کی تیار شدہ مصنوعات کی فروخت کے لئے بازار کہاں کہاں پیدا کئے جائیں۔ موجودہ جنگ اور خونریزیاں بھی حقیقت میں اسی تلاش کی پیداوار ہیں لیکن ہندوستان کو آئندہ بہت دنوں تک کسی بازار کی تلاش نہ ہوگی کیونکہ خود ہندوستان ہی میں جو آج ساری دنیا کی صنعتی و حرفتی پیداوار کا بازار بنا ہوا ہے خود اپنی مصنوعات کا سب سے بڑا بازار موجود ہے۔ کاروبار کے اچھے انتظام کا تعلق اس کے اہلکاروں اور منیجروں کی انتظامی قابلیت سے ہے جس کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنے موجودہ ذرائع سے بہترین نتائج پیدا کریں۔ بعض صنعتوں میں مخصوص قسم کے انجینیروں، کیمیادانوں اور دوسرے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہمارے ملک کے طریقۂ تعلیم کی سب سے بڑی خامی اور نقص یہی ہے کہ یہاں صنعت و حرفت کی ترقی کے مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر لوگوں کو تعلیم نہیں دیجاتی اور فنی اور میکینیکل تعلیم کے لئے نوجوانوں کو غیر ممالک میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اسی طرح بڑے کارخانوں کے لئے صنعتی مشینیں بھی دوسرے ممالک سے منگائی جاتی ہیں۔ کوئی ایسا ادارہ ابھی تک قائم نہیں ہوا ہے جو نوجوانوں کو کم از کم ان چھوٹی چھوٹی مشینوں کے بنانے کی تعلیم دے جن کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے اور جن کی تیاری میں کوئی غیر معمولی قابلیت درکار نہیں ہوتی۔

خام اشیا کی ہندوستان میں کوئی کمی نہیں ہے ہندوستان کی خام اشیا کثیر مقدار میں دوسرے ممالک کو جاتی ہیں اور ان ممالک کے کاریگروں اور مزدوروں کو روزگار مہیا کر کے مصنوعات کی صورت میں متبدل ہو جاتی ہیں۔ اس ملک کے ذرائع اس قدر وسیع ہیں کہ اگر اُن کو ترقی دی جائے تو ہماری صنعت و حرفت کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے بعد بھی یہاں کی خام اشیاء دوسرے ممالک کو بھیجی جا سکتی ہیں۔ اور اس سے ہندوستان کو کثیر منافع حاصل ہو سکتا ہے۔

کسی بڑے صنعتی کاروبار کو کامیاب بنانے کے لئے جدید ترین معلومات اور تحقیقات سے روز بروز واقف ہوتے رہنا چاہئے۔ جنگ عظیم کے بعد صنعتی و حرفتی اداروں کا رنگ بالکل بدل گیا ہے۔ اشیاء کی تیاری کارخانوں کے انتظامی طریقے۔ اخراجات کے گوشوارے اور فیکٹریوں کے جلدی جلدی بدلتے ہوئے حالات اس بات کے طالب ہیں کہ دنیا کے پہلو بہ پہلو چلنے کے لئے ہر تازہ ترین ایجاد کی واقفیت رکھی جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کاروبار کا کوئی نقص ہماری نظروں سے چھپا رہ جائے اور نئی تحقیقات سے فائدہ اٹھانے میں ہم پیچھے رہ جائیں۔

اس وقت دنیا کے جو ممالک صنعتی اعتبار سے بہت ترقی یافتہ ہیں اُن میں نیشنلزم کی طاقت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور صنعتی ترقی قومی ترقی سے وابستہ ہو گئی ہے۔ موجودہ دنیا میں نیشنلزم اور انڈسٹریلزم ساتھ ساتھ چلنے والی چیزیں ہیں۔ ہندوستان میں بھی

سودیشی کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے اور ترقی کر رہا ہے۔ اگر ہندوستانی صنعتوں اور حرفتوں کو جدید ترقی کی منزلیں طے کرنی ہیں تو ضرور ہے کہ ایک طرف حکومت اور رعایا کے درمیان اور دوسری طرف مالکانِ کارخانہ جات سالکر دلیبجیاکی درمیان اتحادِ عمل پیدا کیا جائے۔

جہاں تک ممکن ہے ہندوستان کے بازار کو ہندوستانی چیزوں کے لئے رزرو ہونا چاہئے "محصولات" کی دیوار کے ذریعہ بھی حکومت ہندوستانی صنعت و حرفت کی مدد کر سکتی ہے۔ ہندوستان میں لیبر مہنگا نہیں ہے لیکن عام تعلیم و تنظیم کی کمی کے باعث یورپ جیسے حالات ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں۔ اس ملک میں یورپ کی لیبر انجمنوں کی نقل تو کی جارہی ہے اور مزدوروں کی جماعت اپنے اجتماعی ارادے کو منوانے کا عمل سیکھ رہی ہے لیکن ہندوستان کی سب سے بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ خود صنعت و حرفت میں استقلال پیدا ہونے اور ترقی کا قدم مضبوط ہونے سے پہلے ہی لیبر آرگنائیزیشن وجود میں آ رہے ہیں۔ صنعتی اعتبار سے ابتک یہ ملک ترقی یافتہ نہیں ہے اس لئے سرمایہ اور محنت کے باہمی جھگڑے صرف ایک نتیجہ پیدا کر سکتے ہیں اور وہ یہ کہ مقامی صنعت کی حالت خراب ہو جائے اور غیر ملکی صنعت فائدہ اٹھائے۔

(بقیہ صفحہ ۱۰)

ایسا کہ ساری توجہ سمٹ کر آپ کے اشتہار پر آرہی ہے۔ اگر آپ منجن کا کام چلانا چاہیں اور اشتہار کا تجربہ آپکو نہ ہو تو "تجارتی دنیا" کی معرفت بے تکلف مجھے لکھئے۔ میں تمام ابتدائی چیزیں اور ضروری مشورے بلا معاوضہ حاضر کر کے خوش ہونگا۔

منجن کی تیاری کے متعلق میں کچھ کہنا نہیں چاہتا بس یہ اشارہ دوبارہ کرتا ہوں کہ نسخے آپ کو ہزاروں مل سکتے ہیں لیکن مکمل ترین نسخے میں بھی یہ ممکن ہے کہ آپ کو مشکل پیش آئے اور کمی رہ جائے۔ یہ نسخے جو اوپر لکھے گئے ہیں بہت آسان ہیں لیکن تجربہ بہترین استاد ہے۔ اگر کوئی خامی ہو تو فکر مت کیجئے۔ دوبارہ بنائیے۔ انشاء اللہ آپ کامیاب ہوں گے۔

مختار احمد (جامعی)

چند مفید باتیں

ہچکی کا علاج

مصری کے ٹکڑے کو سرکے میں بھگو کر کھاؤ

سر سے خشکی دور کرنا

ایک اخروٹ کے برابر بغیر بجھا چونہ ایک پاؤ پانی میں ڈال کر رات بھر پڑا رہنے دو۔ صبح پانی نتھار کر رکھ لو اور ایک پاؤ سرکہ ڈال کر اچھی طرح ہلاؤ۔ پھر بالوں کی جڑوں میں ملو اور تھوڑی دیر بعد سر کو دھو ڈالو۔

سر کا درد دور کرنا

تھوڑی سی چینی (شکر) کوئلوں کی آگ پر ڈالدی جائے اور اُس کا دھواں سونگھا جائے تو سر کا درد دور ہو جائے گا۔ انشاءاللہ

بچھو کے کاٹے کا علاج

قدرے نوسادر چورا کر کے تھوڑا سا چونا نم دار شامل کرو اور ہتھیلی میں انگوٹھے سے ملتے جاؤ اور جس کو بچھو نے کاٹا ہو اُس کو سونگھاؤ۔ خوب زور سے۔ انشاءاللہ فوراً اتر جائے گا (نوٹ) حاملہ عورت کو ہرگز نہ سونگھانا چاہیے ورنہ وہ بیہوش ہو جائے گی۔

پائیدار سفیدی

چونے کو پانی میں ڈالو کہ گھل جائے اور ہر گیلن کے پیچھے ایک کھانا کھانے کے چمچے بھر پھٹکری۔ آدھا پائینٹ میدہ اور آدھا پائینٹ گوند ملاؤ۔ یہ سفیدی روغن کے موافق کام دیتی ہے۔

بید کی بنی ہوئی کرسی

اگر بیٹھنے کی جگہ ڈھیلی پڑ جائے تب اُس کو گرم پانی سے دھو ڈالو۔ اگر میلی ہو تو گرم پانی اور صابن سے دھو کر دھوپ میں سکھالو۔ کس جائے گی۔

ریشمی موزے

اگر نئے ریشمی موزوں کو استعمال سے پہلے گرم پانی میں دھو لیا جائے تو زیادہ عرصہ تک چلیں گے۔

دانتوں کو سفید چمکدار

بنانے کے لئے شہد میں نمک ڈال کر دانتوں پر ملیں۔

کتاب پر داغ

اگر تیل کا داغ لگ جائے تو پیٹرول لگانے سے جاتا رہیگا۔

(بچوں کا صفحہ)

جب تم مدرسے سے آؤ

(۱۳)

ہم نے تمہارے لئے پچھلے مہینے ایک چھوٹا سا صنعتی مضمون لکھا تھا اور اس میں یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ تم ہماری تبلائی ہوئی چیز کو بنا کر دیکھنا۔ لیکن ہمیں اب تک کوئی خبر نہیں ملی کہ آیا وہ چیز تم نے تیار کی یا نہیں۔ اچھا آج ایک بہت دلچسپ چیز لکھتے ہیں یعنی بھاپ کی کاغذی کشتی جو پانی میں خود بخود چلتی ہے اس کا بنانا بہت آسان ہے لیکن اسے تم اسی وقت لے کر بیٹھنا جب تم مدرسے سے آکر گھر کے کام کاج سے فارغ ہو لو۔ اچھا اب ترکیب سنو۔

پہلے کاغذ کی ایک اسی طرح کی یا جیسی تمہیں بنانی آتی ہو ایک کشتی بنا لو اور اگر نہیں آتی تو اپنے کسی دوست یا کنڈرگاٹن کے استاد سے پوچھ کر بنا لو
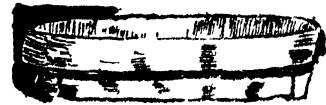
اب تار کے دو چھوٹے چھوٹے اور دو ذرا اس سے بڑے ٹکڑے لو اور موڑ کر اس وضع کی ایک شکل بنا لو۔

اب ان مڑے ہوئے تاروں کے نچلے حصہ میں ایک گتا رکھو اور اس گتے پر موم بتی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا جما دو۔ اب تاروں کے اوپر والے حصے پر کاغذ کی بنی ہوئی ایک

تھیلی رکھ دو۔ لیکن اس تھیلی میں پہلے ذرا سا پانی ڈال دینا اور تھیلی کے آدھے حصے سے ذرا اوپر ایک سوراخ کر کے اس میں سوڈا واٹر پینے کی ایک نلکی گھسا کر اسے سوراخ پر تاگے سے باندھ دینا۔ اب یہ تار اور تھیلی اسی طرح نلکی سمیت کشتی میں رکھ دو بس کشتی تیار ہے

اب موم بتی کے ٹکڑے کو جلا دو اور کشتی کو پانی میں چھوڑ دو۔ یہ کشتی تھوڑی دیر بعد چلنی شروع ہو جائے گی اور خوب تماشا رہے گا

اگر تم اس کشتی کو بناؤ تو ہمیں ضرور لکھنا کہ کیسی بنی۔ "م"

(تفریحات)

بلبل ترنگ

(بجانے کے طریقے)

تار ملانا

سب سے پہلے تار ملانے کی مشق کرنی چاہیئے۔ باجے میں پانچ تار کافی ہوتے ہیں۔ دو موٹے اور تین باریک۔ کسی باجے میں سات اور کسی میں نو ہوتے ہیں۔ نو تاروں سے زیادہ تاروں والا باجا بجنے میں صاف آواز نہیں دیتا۔ بعض لوگ نادانی کی وجہ سے تاروں کو زیادہ کس دیتے ہیں اور وہ ٹوٹ جاتے ہیں۔ تار ملانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ پہلے آخر کا تار کسا جائے پھر اور تار اتنے کسے جائیں کہ سب تاروں میں آخر کے تار کی سی آواز پیدا ہو جائے۔ کسی تار کی آواز کم یا زیادہ نہو۔ موٹے تاروں کو بھی اتنا ہی کسنا چاہیئے جتنا کہ باریک تار کسے گئے ہیں۔ جب سب تاروں کی آواز یکساں ہو جائے اور اُن کی آواز ایک دوسرے سے مل جائے تو مضراب مار کر دیکھنا چاہیئے۔ سب تار ٹھیک ملے ہونگے تو باجے میں سے آواز ٹھیک نکلے گی ورنہ خراب۔ آواز خراب نکلے تو پھر دوبارہ تاروں کو الگ الگ مضراب مار کر دیکھنا چاہیئے کہ وہ آپس میں ٹھیک طور پر ملے ہیں یا نہیں۔ جب سب تاروں کی آواز مل جائے تو اب باجا بجانے کے لئے تیار ہے۔

مضراب مارنا

تاروں پر مضراب اس طرح مارنا چاہیئے کہ وہ سب تاروں سے چھو جائے اور اُن سب تاروں سے ایک دم آواز نکلے جس دم تاروں پر مضراب ماری جائے اسی وقت فوراً کسی سُر پر بائیں ہاتھ کی کوئی انگلی (چھوٹی انگلی کے سوا) رکھنی چاہیئے۔ اگر مضراب مارنے اور انگلی رکھنے میں تھوڑا سا بھی دفعہ ہو گیا تو آواز ٹھیک نہیں نکلے گی اس لئے دونوں ہاتھ بغیر کسی وقفے کے ساتھ ساتھ چلنے چاہئیں۔

ابتدا۔

باجے میں دو قسم کے سُر ہوتے ہیں اوپر کی لائن میں جو کالے سر ہیں وہ کومل سُر کہلاتے ہیں یہ سُر اُترے ہوئے ہوتے ہیں اور کسی کسی جگہ کام میں آتے ہیں۔ نیچے جو سفید سُر ہیں وہ تیور سُر کہلاتے ہیں۔ یہ سُر چڑھے ہوئے ہوتے ہیں اور زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ ابتدا میں نیچے کے سُروں پر پرانے نمبر ۷ تک مشق کرنی چاہیئے یہی اس باجے کی سرگم ہے

⑥ ⑦ ① ② ③ ④ ⑤ ⑥ ⑦ ① ② ③ ④

سا نی دھا پا ما گا رے سا

مضراب تاروں پر لگنے کے ساتھ ہی بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے برابر والی چوتھی انگلی نمبر ۱ پر رکھو پھر ترتیب کے ساتھ نمبروار انگلیاں اس طرح رکھو کہ نمبر چار پر انگوٹھا پڑے۔ پھر وہی چوتھی انگلی نمبر ۵ پر رکھو۔ اس طرح نمبر ۱ پر یعنی اگلے سا پر انگوٹھا پڑیگا۔ اسی طرح بار بار مشق کرو۔ (باقی آئندہ)

امیر بننے کا راز

خود امیروں کی زبان سے

اس وقت جو دنیا میں اوّل درجے کے دولتمند لوگ ہیں اُن سے دریافت کیا گیا کہ اگر تمہاری طرح کوئی کروڑپتی بننا چاہے تو اُس کو کیا کرنا چاہئے۔ اگر انسانوں کی بڑی تعداد دولتمند نہیں تو اس کی وجہ یہ ہرگز نہیں کہ دنیا میں دولت کمانے کا علم موجود نہیں ہے بلکہ لوگ اس وجہ سے ناکام رہتے ہیں کہ دولت حاصل کرنے کے لئے جو باتیں ضروری قرار دی گئی ہیں اُن پر عمل نہیں کرتے۔ اب ہم دنیا کے چند کروڑپتی لوگوں کے تجرباتِ زندگی لکھتے ہیں کہ انھوں نے دولت کس طرح حاصل کی۔

مسٹر کارنیگی جو اس وقت ۶۰ کروڑ روپئے کا مالک ہے اُس سے ایک اخبار کے نمایندے نے پوچھا کہ دولت حاصل کرنے کے لئے کیا کیا اوصاف درکار ہیں۔ تو اُس نے جواب دیا کہ سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ جس شخص کو واقعی دولت کمانے کی خواہش ہو وہ کسی غریب خاندان میں پیدا ہوا ہو جس کے پاس گزارے کے لئے بھی کچھ نہ ہو۔ جس کو محض اپنی ذات، قوت بازو اور عقل کے سوا کسی چیز پر تکیہ کرنے کا سہارا نہ ہو۔ پھر انسان کے اصلی جوہر کھلتے ہیں اور تب قابلیت ظہور میں آتی ہے۔

مسٹر کارنیگی کا قول ہے کہ امیروں کی اولاد سے ہرگز ترقی کی امید نہ رکھو کیونکہ بڑے بڑے کاروبار کے سر انجام دینے کے لئے امیری سب سے بڑی لعنت ہے آج تک کسی امیر کی ذات سے کوئی بڑا کام ظہور میں نہیں آیا۔ کوئی دولتمند موجد یا نامور مصنف نہیں گزرا۔ ذہانت جھونپڑیوں میں رہنے والوں کا حصہ ہے۔ متوسط درجے کے لوگوں ہی سے ہمیشہ قوم کے لیڈر پیدا ہوتے ہیں جن کو روزی حاصل کرنے کے لئے مشقت کرنی پڑتی ہے اور جو محنت کے لطف سے واقف ہیں۔

مسٹر کارنیگی کے خیال میں اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے کہ کوئی شخص دولت کما کر مر جائے اور بعد میں حرام خوروں کے لڑنے کے لئے چھوڑ جائے اس لئے اُس نے قسم کھائی کہ اپنی زندگی ہی میں ساری دولت رفاہِ عام کے لئے لگا دے گا چنانچہ اب تک وہ ۲۵ کروڑ روپیہ کتب خانوں اور موسیقی ہالوں کی تعمیر اور اشاعت کے لئے وقف کر چکا ہے حال میں اُس نے تین کروڑ روپیہ اس لئے دیا ہے کہ امریکہ اور انگلینڈ کے اُن مدرسوں کو پنشن ملا کرے جو پرائیویٹ مدارس میں طلبہ کو تعلیم دیتے ہیں اور بڑھاپے میں کام نہ کر سکنے کی وجہ سے تنگ حال رہتے ہیں۔

مسٹر کارنیگی کہتا ہے کہ نوجوان آدمی پر ذمہ داری کا بوجھ پڑتا ہے تب ہی وہ جوہر جو اُس کی ذات میں ہے اپنی چمک دکھاتا ہے۔ کامیابی کا راز کسی کام کے لئے پکا ارادہ کرنے میں مخفی ہے۔ جو لوگ اپنی جلد جلد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں وہ میری اس نصیحت پر عمل کریں کہ اگر ان کے پاس پانچ ڈالر ہوا تو ایک ڈالر جمع کر دیں جو اس پر عمل کرے گا وہ ہر دم آگے بڑھنے کی کوشش جاری رکھے گا۔ اُس کے لئے دولتمند ہو جانا عجیب بات نہ ہوگی اُس نے کہا میرے تین اصول ہیں۔

اوّل دیانت داری۔ دوسرے محنت
تیسرے دل کی یکسوئی۔

مسٹر ایڈیسن - اس نے اپنی بے شمار دولت بعض عجیب و غریب ایجادوں کے ذریعہ حاصل کی۔ اس نے کہا تعجب ہے کہ دنیا میں امیر آدمی اس کثرت سے کیوں نہیں ہیں جتنے کہ کیکر کے درخت۔

ایڈیسن کہتا ہے کہ امیر بننا ہے تو ایک گوشے میں بیٹھ جاؤ اور کچھ نہ کچھ سوچو۔ یہ ضرور نہیں کہ کوئی بڑی اہم اور بڑی بات ہو۔ جس شے پر تمہاری نظر رہے اسی کو سوچنے لگو۔ اگر تم اس سے پیسہ نہیں کما سکتے تو یقین جانو کہ تمہارے دماغ میں فاسفورس کا ایک ذرہ بھی موجود نہیں ہے۔

مسٹر سیج بھی ایک امریکن کاروان وقت ہے۔ اس کا باپ کچھ ورثہ نہیں چھوڑ گیا تھا بجز ایک نصیحت کے اور وہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ ایک ڈالر کمانا جانتے ہیں لیکن عقلمند وہ ہے جس کو معلوم ہے کہ ڈالر کس طرح بچایا جا سکتا ہے۔ اس کا اصول یہ ہے کہ دن کی روشنی میں کام کرو اور رات کو آرام سے سوؤ تاکہ دوسرے روز کے لئے پھر تازہ دم ہو جاؤ۔ کارنیگی کے مانند اس کا بھی قول ہے کہ کامیابی کی کنجی ارادے کی مضبوطی میں ہے، لیکن کفایت شعاری اس سے بھی بڑھ کر ضروری عنصر ہے۔ ناکامیابی سے جنگ کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہنا چاہیے۔

مسٹر راک فیلر جس کو تیل کا بادشاہ کہتے ہیں۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ دولتمند تھا وہ اپنی دولتمندی کا سبب علی الصبح اٹھنے کو قرار دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرے ہر کام میں اس لئے کامیابی ہوئی کہ میں علی الصبح اٹھتا اور ورزش کرتا تھا۔ اس کا قول ہے کہ لکھ پتی بننے کے لئے ہر صبح دو گھنٹے روز کھیلنا ضروری ہے اور پھر تمام دن جم کر کام کرنا چاہیے۔

مسٹر فلسبری ایک امریکن امیر نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم دولتمند بننا چاہتے ہو تو قانع نہ رہو۔ قناعت ترقی کی دشمن ہے۔ جو تنخواہ ایک مہینے میں ملے دوسرے مہینے میں اس سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ محنت سے اور دیانتداری سے مالک کو خوش کرو۔ اگر وہ نہیں تو اور لوگ تمہاری قدر کریں گے۔

سر بلنڈل میپل ہر شخص کو نصیحت کرتے تھے کہ محتاط رہو۔ احتیاط اور دور اندیشی بڑے کام کی چیز ہے۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے دو دفعہ سوچ لو

مسٹر فلوور نوجوانوں کو صلاح دیتے ہیں کہ کبھی کوئی کمینہ حرکت روپئے کی خاطر نہ کرو وہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں بجز اس کے امیر ہونے کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے کہ نوجوان آدمی دیانتدار محنتی اور کفایت شعار ہو۔ کسی قسم کا نشہ نہ کرتا ہو۔ اور بغیر کسی کنجوسی کے کچھ روپیہ بچا سکتا ہو۔ اور اپنے سرمایے کو کسی نفع بخش کام میں لگانا جانتا ہو۔ جہاں تک ممکن ہو فاضل روپئے سے عمدہ جائداد خرید ہی جائے۔

مسٹر ولیم والڈروف اسٹو کہتے ہیں کہ اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو شراب اور تمباکو سے دور رہو۔ کوئی شخص دولتمند نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دماغ صاف نہ ہو لیکن شراب اور تمباکو استعمال کرنے سے دماغ صحیح نہیں رہ سکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ انسان قرضدار نہ ہو کیونکہ قرضداری سے بڑھ کر کوئی شے انسان کو پست ہمت شکستہ دل اور کمینہ خیال بنانے والی نہیں ہے۔ جو کچھ کماؤ کسی منافع کے کام میں لگاؤ۔ جائداد خرید لینا بنک میں روپیہ جمع کرنے سے بہتر ہے۔ ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ کاروبار نہ کرو اور جو کام کرتے ہو اگر اسے دل لگا کر نہ کرو گے تو اس میں تمہیں کسی طرح بھی فائدہ نہ ہوگا۔ ہمیشہ اپنی ساکھ قائم رکھو جو صرف دیانتداری ہی سے رہ سکتی ہے۔

ہندوستان کی سرزمین میں دولت کے انبار

جانوروں کی تجارت

"ہندوستان کی سرزمین میں دولت مدفون ہے" یہ کوئی غلط مقولہ نہیں ہے۔ البتہ اس کو جاننا اور اس دولت کو نکالنا ذرا مشکل ہے۔

قبل اس کے کہ ہم جانوروں کی تجارت پر بحث کریں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم مختلف ممالک میں جو تعداد کارآمد جانوروں کی ہے اس کو پیش کر دیں۔ یہ اعداد "تجارتی جغرافیہ حصہ سوم" سے لئے گئے ہیں۔

(۱) ہندوستان	چودہ کروڑ چالیس لاکھ۔
(۲) ممالک متحدہ امریکہ	چھ کروڑ ساٹھ لاکھ۔
(۳) برازیل	تین کروڑ چالیس لاکھ
(۴) روس	دو کروڑ نوے لاکھ
(۵) ارجنٹائن	دو کروڑ اسی لاکھ
(۶) جرمنی	ایک کروڑ اسی لاکھ
(۷) چین	ایک کروڑ ساٹھ لاکھ
(۸) آسٹریلیا	ایک کروڑ پچاس لاکھ
(۹) فرانس	ایک کروڑ تیس لاکھ
(۱۰) انگلستان	ایک کروڑ تیس لاکھ

قبضے اور ملکیت کے اعتبار سے ہندوستان دنیا بھر میں سب سے بڑا ملک ہے جہاں جانوروں کی کثرت ہے مگر تجارتی منافع حاصل کرنے کے اعتبار سے وہ ان سب ملکوں سے پیچھے ہے۔ جانوروں کے کاروبار سے ارجنٹائنا کو سب سے زیادہ تجارتی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ وہ قریب تین کروڑ پاؤنڈ کا سالانہ کاروبار جانوروں کے متعلق کرتا ہے۔ اس کے بعد یوروگوے کا نمبر آتا ہے اس کے بعد آسٹریلیا کا۔ اس کے بعد ممالک متحدہ امریکہ کا۔ پھر نیوزیلینڈ کا۔

اس تجارت میں ہندوستان کے موخر رہنے کے حسب ذیل اسباب ہیں۔

(۱) ہندوستان چونکہ زراعتی ملک ہے اس واسطے جانور زیادہ تر زراعتی راس المال کا کام دیتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ باہر نہیں جا سکتے۔ اور یا نیز بہم پہنچانے کی خدمت اُن کے سپرد ہے اس لئے وہ علیحدہ نہیں کئے جا سکتے۔

(۲) ہندوستان کی اکثر آبادی جانوروں کو مذہبی نظر سے دیکھتی ہے۔ اس وجہ سے وہ ان کے کاروبار میں شریک نہیں ہو سکتے۔

(۳) ہندوستان میں نوے فیصدی لوگ چونکہ ننگے پیر رہتے ہیں اس واسطے چمڑے کی تجارت کو ہندوستان میں فروغ نہیں ہو سکتا۔

(۴) زراعتی ملک ہونے کی وجہ سے بیکار زمینیں نہیں ہیں اس واسطے جانور نہ تو آزادانہ طریقے سے رہتے ہیں جن کی وجہ سے وہ کمزور رہتے ہیں اور نہ اُن کو خوراک کافی بہم پہونچتی ہے جس کی وجہ سے وہ عمدہ فصلوں میں تو زندہ رہتے ہیں اور فصلوں کے تباہ ہونے کی صورت میں وہ مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔

(۶) ہندوستان کی اکثر آبادی چونکہ گوشت خوار نہیں ہے اس واسطے وہ جانوروں کی زیادہ قیمت نہیں لگاتے جس کی وجہ سے جانور تجارتی میدان میں آنے سے بند رہتے ہیں۔

امریکہ۔ خاص کر جنوبی امریکہ جانوروں کی تجارت سے بہت بڑا مالی فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یورپ میں و نیز امریکہ میں تقریباً تمام گوشت خوار قومیں

لیتی ہیں ۔ اُن کی خاص خوراک گوشت ہی ہے ۔ اس طرح اگر اُن کو صرف غلہ خوراک کے طور پر دیا جائے تو وہ اس پر زندہ نہیں رہ سکتی ہیں ۔ مگر چونکہ یورپ میں خاص کر انگلستان میں جانوروں کی پرورش کے مواقع کم ہیں اس واسطے یورپ کی تمام قومیں یا تو زندہ جانور یا سوکھا ہوا گوشت یا بند ڈبوں کا گوشت زیادہ تر امریکہ ہی سے خریدتی ہیں ۔

اب چونکہ ہندوستان اس تجارت سے دست کش ہے اس لئے اس بحث کو یہیں ختم کرتے ہیں البتہ جو اس قسم کی تجارت کرنا چاہیں اُن کے لئے بڑا میدان ہے ۔

جانوروں سے علاوہ گوشت کے تجارتی فائدہ اون میں ہے ۔

اس میں بھی ہندوستان بدقسمت ہے ۔ چونکہ اس میں بھیڑوں کے لئے کافی چراگاہ نہیں ہیں اور نہ بھیڑوں سے یہاں کے لوگ متمتع ہو سکتے ہیں نہ یہاں کی آب و ہوا مجبور کرتی ہے کہ یہاں کے لوگ اون کی قدر کریں اس واسطے اون اور بھیڑ بھی ہندوستان میں کوئی وقیع تجارتی صورت نہیں رکھتے ۔ آسٹریلیا بھیڑ کی تجارت میں طاق ہے ۔ وہاں مواقع کثرت سے ہیں ۔ اس واسطے اون مہیا کرنے کا سب سے بڑا ملک وہی ہے ۔ اون کے متعلق آسٹریلیا کے بعد ارغنٹائنا کا نمبر ہے ۔ اس کے بعد یوروگوی کا ۔ اس کے بعد جنوبی افریقہ کا ۔ ممالک متحدہ امریکہ بھی اون کی پیداوار کرتا ہے ۔ مگر اُسے اپنی ضرورتیں اس قدر کافی ہیں کہ وہ باہر نکاسی نہیں کر سکتا ۔

آسٹریلیا سے کچا اون تقریباً تمام انگلستان میں کپڑا بننے کے لئے خرید لیا جاتا ہے ۔ اب کچھ عرصہ سے جرمنی نے بھی اس میدان میں قدم رکھا ہے اور انگلستان کا وہی اس تجارت میں سب سے بڑا حریف ہے ۔ فرانس بھی اونی کپڑے بنتا ہے مگر نہ جرمنی اور انگلستان کی طرح ۔

جانوروں سے تجارتی منافع کی ایک شکل دودھ دہی ۔ پنیر وغیرہ میں بھی مضمر ہے ۔ یہ دکھلایا جا چکا ہے کہ ہندوستان کی آب و ہوا اس بات کی منافی ہے کہ یہاں بڑے پیمانے پر دودھ مکھن کا کاروبار ہو ۔ یہاں کے لوگ اس بات کی کوشش ہی نہیں کرتے کہ یہاں کی گائیں زیادہ دودھ دیں ۔ یہاں کی بھینسوں سے زیادہ گھی مل سکے ۔ یورپ میں چونکہ تمول زیادہ ہو گیا ہے اس واسطے گذشتہ صدی سے اس کے مختلف ملکوں میں مکھن کا کثرت سے استعمال ہونے لگا ہے ۔ چونکہ طلب اس معاملہ میں یافت سے زیادہ ہے اس واسطے مکھن کے تاجروں نے مصنوعی مکھن کو رواج دینا شروع کر دیا ہے یہی حالت ہندوستان میں گھی کی ہے ۔ مکھن، دودھ اور پنیر کی کھان ڈنمارک، بلجیم اور ہالینڈ ہیں ۔ پنیر کی طرف کناڈا نے اور مکھن کی طرف خاص طور سے آسٹریلیا نے توجہ دینا شروع کی ہے ۔ مگر ہندوستان اس معاملہ میں بھی موخر ہے اس واسطے کہ وہ اپنے واسطے ہی پورا پیدا نہیں کر سکتا ۔ دوسری قوموں کو وہ کہاں سے دے گا ۔

مرغی انڈے کی تجارت میں بھی ہندوستان پیچھے ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کی آب و ہوا جلد انڈوں کو خراب کر دیتی ہے اور دور و دراز مقامات پر روانہ کرنے کے طریقے بھی ابھی ہم لوگوں نے نہیں سیکھے ۔

یورپ میں انڈے روس، ہالینڈ اور ڈینمارک لیا کرتے ہیں ۔ جانوروں سے فائدے کے تحت میں سماترا اور جاوا کے ملک ایسے ہیں جو ابابیلوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ ابابیل اُڑتے اڑتے اپنا کف پھینک دیتا ہے اس کو وہاں کے لوگ جمع کر کے مغربی ممالک میں روانہ کرتے ہیں اور بہت فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ یہ کئی روپے تولہ بکتا ہے

تانت اور ہڈی سے ہندوستان صرف اس قدر فائدہ اٹھاتا ہے کہ وہ نسوں اور ہڈیوں کو باہر روانہ کر دیتا ہے اور اُن کے عوض میں تانت، بٹن اور چاقو مع ہڈی کے دستوں کے خرید لیتا ہے ۔

جانوروں کے تحت میں مچھلی بھی آتی ہے ۔ ہندوستان

بڑا ملک ہونے کے باعث بہت لمبا دریائی کنارہ رکھتا ہے مگر بدقسمتی سے چونکہ اکثر آبادی گوشت خوار نہیں ہے اس لئے کنارے پر بسنے والے بہت کم مچھلی پکڑنے اور ان کو منافع سے بیچنے کا شغل کرتے ہیں۔

مغربی ممالک کی خوراک کا دارومدار زیادہ تر مچھلی پر ہے جس میں انگلستان کا کاروبار اس معاملہ میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ کناڈا بھی اس تجارت سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔

جانوروں سے فائدے کے تحت میں ریشم بھی آتا ہے

چین اور جاپان ایشیا میں اور اٹلی اور فرانس یورپ میں اس کے پیدا ہونے کے خاص ملک ہیں۔ ریشم کے کیڑے کے واسطے شہتوت کے درخت کی اشد ضرورت ہوتی ہے یہاں جنوبی ہندوستان میں ریشم کا کیڑا کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور اسی واسطے وہاں ریشم بھی نکلتا ہے۔ مشرقی ہندوستان میں بھی ریشم کا کاروبار ہوتا ہے۔ کچا ریشم فرانس اٹلی جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کو جاتا ہے۔ ہندوستان کا بنا ہوا کپڑا اپنی ضرورتوں ہی کے واسطے کافی نہیں ہے۔

کام کی باتیں

پھنسا ہوا کارک

بوتل میں کارک گر جائے تو اسے ٹیڑھا کیجئے تاکہ کارک بوتل کے گلے میں آجائے اور پھر تصویر میں بتائی ہوئی جگہ پر گرم پانی ڈالئے کارک فوراً باہر نکل آئے گا۔
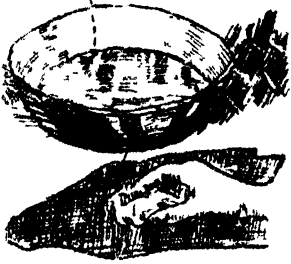
خون کے دھبے

کپڑوں پر خون کے دھبے لگ جائیں تو بڑی مشکل سے چھوٹتے ہیں۔ اس کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک تسلہ گرم پانی میں ایک چمچہ ٹارٹرک ایسڈ گھولئے۔ اب اس میں کپڑا بھگو دیجئے اور داغ کی جگہ کو اچھی طرح مل کر دھو ڈالئے کپڑا صاف ہو جائے گا۔

گولہ گھر یا پیچک دانی

دفتروں میں دھاگے کا گولہ رکھنے کے لئے مختلف قسم کے ظروف استعمال ہوتے ہیں اور وہ بہت مہنگے ہوتے ہیں اس مطلب کے لئے آپ ٹین کی معمولی کیف کیوں نہ استعمال کریں جو مہنگی چیز کی طرح کارآمد ہے لیکن نہایت سستی ہے۔ استعمال کا طریقہ تصویر میں دیکھئے۔
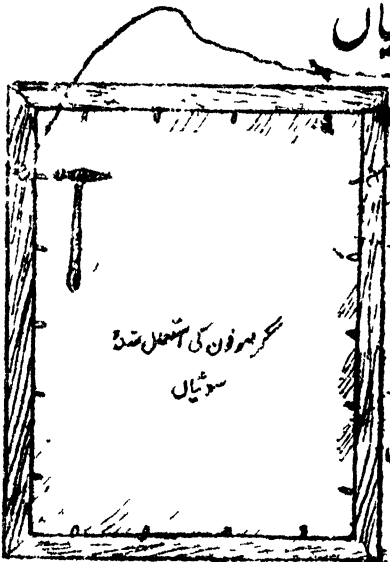
بیکار سوئیاں

گراموفون کی استعمال شدہ سوئیاں بیکار سمجھ کر پھینکئے نہیں۔ انھیں آسانی کے ساتھ تصویر کے فریم میں استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ سوئیاں سخت سے سخت لکڑی میں آسانی کے ساتھ گھس جاتی ہیں۔

صنعت و تجارت

بال صفا تیل

بیریم سلفائڈ	۲۵ تولہ
پانی کھولتا ہوا	۱۰۰ تولہ

بیریم سلفائڈ کو کسی مٹی کے برتن میں ڈال دیں پھر اس میں کھولتا ہوا پانی ڈالیں اور اس کو ہلا کر رکھ دیں۔ اس کو تین چار گھنٹے تک رکھا رہنے دیں۔ جب یہ پانی بالکل ٹھنڈا ہو جائے گا اس وقت ہلکا زردی مائل تیل سا تیرتا ہوا پانی کی سطح پر دکھائی دے گا۔ بس یہی دوائی ہے۔ اس کو نہایت احتیاط سے دوسرے برتن میں اتار لیں اس طرح کہ تیل پانی سے بالکل علیحدہ ہو جائے پانی میں نہ ملنے پائے اور نہ بیریم سلفائڈ کی آمیزش اس میں آنے پائے ورنہ جلد پر لگاتے وقت جلن محسوس ہوگی۔ جب یہ تیل اتار لیا جائے تو حسب پسند خوشبو جس قدر چاہیں ملائیں اور اس کو چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں بھر کر اور اچھا سا لیبل لگا کر فروخت کریں۔

جس حصہ جسم کے بال صاف کرنے کی ضرورت ہو روئی کے پھوئے یا ملائم برش سے بالوں کی جگہ لگا لیں۔ چند منٹ میں بال صاف ہو کر جلد ملائم ہو جائے گی۔

خارش یا تیزی سے بچنے کے لئے تیل کے نتھارنے کی احتیاط نہایت نہایت ضروری ہے۔

بلیو بلیک سیاہی

اصلی جرمنی بلیو رنگ	تین تولہ
ہراکسیس (سلفیٹ آف آئرن)	تین تولہ
پھٹکری (ایلم)	۶ ماشہ
پانی	ایک سیر

اوپر لکھی ہوئی تینوں چیزیں پانی میں حل کر کے آگ پر خوب اچھی طرح پکائیں۔ جب پانی اچھی طرح پک جائے اُسے کسی کپڑے میں چھان لیں اور سرد ہونے پر بوتلوں میں بھر لیں۔ یہ سب سے ارزاں بلیو بلیک روشنائی کا نسخہ ہے۔ عرصہ تک پڑا رہنے پر بھی نہ تو اس میں سڑاندھ پیدا ہوتی ہے اور نہ پھپھوندی لگتی ہے۔ نہایت آسان اور عمدہ نسخہ ہے۔

روغن کافور

جاڑے کے موسم میں اکثر لوگوں کو نزلہ زکام اور کھانسی کی شکایت رہتی ہے۔ بعض دفعہ ان شکایتوں کے بڑھنے سے سینے میں درد شروع ہو جاتا ہے اور نمونیا کی صورت شروع ہو جاتی ہے۔ اس سے بچنے کا ایک مسلمہ علاج لینمنٹ کیمفر (روغن کافور) ہے۔ سینے پر اس تیل کی مالش سے درد کی شکایت جاتی رہتی ہے اور بلغم آسانی کے ساتھ چھٹ جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کے ہاں ایک اونس کی شیشی آٹھ آنے میں ملتی ہے لیکن اس کی تیاری میں ایک چوتھائی لاگت آتی ہے۔ اگر اس موسم میں یہ روغن تیار کیا جائے اور سستے داموں بیچا جائے تو اول تو کافی نفع حاصل کیا جا سکتا ہے دوم خلق خدا کی بڑی خدمت ہوگی کیونکہ اس موسم میں بچوں کے گھروں میں روغن کافور کا رہنا ضروری ہے۔ اس کی تیاری کی ترکیب یہ ہے۔

ایک حصہ کافور کو چار حصہ روغن کنجد یا روغن زیتون میں حل کیا جائے اور جب کافور پورے طور پر حل ہو جائے تو اس میں تین حصے (ایکوا امیونیا) ملا دیا جائے۔ اس کے بعد خوب ہلا کر شیشیوں میں بھر دیا جائے۔ یہ روغن نمونیا گٹھیا اور درد مفاصل کے مریضوں کے لئے بہت زیادہ نافع ہے۔

بالوں کو سیاہ کرنے کا تیل

ٹینک ایسڈ ½ ڈرام
گلیسرین ۲ ڈرام
روغن بادام ۶ ڈرام
روغن ترولی ۲ قطرے
روغن نارنج ۲۰ قطرے

ان سب چیزوں کو ملاکر بالوں پر لگانے سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔

پوٹین تیار کرنے کا طریقہ

پوٹین وہ چیز ہے جس سے بکس۔ کواڑ وغیرہ کے درز اور سوراخوں کو بند کیا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کے کئی طریقے ہیں لیکن عام طور پر سب کاموں کے واسطے مندرجہ ذیل پوٹین بہت عمدہ ہے۔

قدرے لی سی (السی کا تیل) آگ پر خوب گرم کریں۔ پھر اسے آگ پر سے اتار کر اور سرد کرکے اس میں اتنی صاف کھریا مٹی ملا دیں جس سے تیل بہت گاڑھا ہو جائے۔ پھر اسے معجون کی طرح سے سخت کرکے کسی صاف لکڑی پر لوہے کی ہتھوڑی سے خوب کوٹیں اور ملائم ہونے پر کام میں لائیں۔

جادو کی روشنائی

کاپر سلفیٹ ایک حصہ
سال امونک ایک حصہ

پانی میں دونوں کو ملاکر حل کاغذ پر لکھو حرف معلوم نہیں ہوتے لیکن گرم کرنے سے تحریر نیلی پڑ جاتی ہے۔

(۲) کوبلٹ ایسی ٹیٹ اور تھوڑا سا نائٹر پانی میں حل کرو اور لکھو۔ حرف معلوم نہیں ہوتے لیکن گرم کرنے سے حروف گلابی ہو جاتے ہیں اور ٹھنڈا ہو جانے کے بعد غائب ہو جاتے ہیں۔ اگر پھر گرم کیا جائے تو پھر نمودار ہو جاتے ہیں۔

طبی نسخے

گوہانجنی کی دوا

تین گرین زعفران کو دو تین قطرے پانی میں ملا لیں اور گوہانجنی پر لگائیں۔ بہت جلد آرام ہو جائے گا

مکڑی پھلنے کا علاج

پانی میں نمک ملاکر پھلے ہوئے مقام کو اس سے دھوؤ۔ پھر اسی پانی میں کپڑا تر کرکے رکھو جب تک سوزش بند نہ ہو یہی عمل کرتے رہو۔ اگر نمک کے مخلوط پانی کے بجائے سرکہ استعمال کیا جائے تو اور بہتر ہے۔

چہرے کا رنگ صاف کرنے کی دوا

سرخ صندل۔ ہلدی۔ آنبہ ہلدی۔ ان تینوں چیزوں کو اچھی طرح پیس لو۔ پھر حسب ضرورت بھینس کے دودھ میں ملاکر چہرے پر اتنا ملو کہ مرمریاں اتر جائیں تھوڑی دیر کے بعد منہ دھو لو۔ چالیس دن میں رنگ بالکل صاف ہو جائے گا۔

ضعف دماغ

مغز بادام۔ مغز پیٹھہ۔ مغز آملہ سبز۔ برہمی بوٹی مساوی الوزن لے کر سفوف بنائیں اور ایک ایک تولہ صبح شام کھائیں

روغن برائے درد سر قسم

بال گنگنی چھ تولہ۔ برگ سداب چھ تولہ لہسن ایک پوتھی۔ تلوں کا تیل ایک پاؤ۔ ان چیزوں کو تیل میں خوب جلائیں۔ پھر صاف کرکے کام میں لائیں۔ (یہ نسخہ پچھلے مہینے کے پرچے میں غلط شائع ہو گیا تھا۔ برگ سداب کے بجائے پودینہ چھپ گیا تھا۔ ناظرین تصحیح کریں)

دوسری قسط

شادی

خانہ آبادی ۔۔۔۔۔۔ یا ۔۔۔۔۔۔ خانہ بربادی

(ایک ایکٹ کا مذاقیہ ڈراما)

از جناب محمد سلیم صاحب علیگ۔ قرولباغ دہلی

اشخاص ڈراما۔

ہمایوں مرزا .... ایک مشہور تاجر

فرحت زمانی بیگم .... ہمایوں مرزا کی نئی بیوی

لالہ رخ .... فرحت زمانی کی لڑکی

احمد شاہ .... فرحت زمانی کا بڑا لڑکا جو مر گیا تھا۔

محمد پاشا .... فرحت زمانی کا دوسرا لڑکا

منصور .... فرحت زمانی کا تیسرا لڑکا

انور .... احمد شاہ کا پہلا لڑکا

کمال .... احمد شاہ کا دوسرا لڑکا

سلطان ناصر .... لالہ رخ کا عاشق

زرینہ .... فرحت زمانی کی خادمہ

پہلی قسط کا خلاصہ

ہمایوں مرزا ایک مشہور دولت مند تاجر تھے انھوں نے ساٹھ سال کی عمر تک اس لئے شادی نہیں کی کہ وہ بچوں سے بہت گھبراتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ بچوں کی تیمارداری۔ دکھ سکھ پڑھانا لکھانا۔ اُن کو کام پر لگانا ایک مصیبت ہے۔ انھوں نے ساٹھ سال کی عمر میں ایک ایسی بیوہ سے شادی کی جس نے انھیں یقین دلا دیا تھا کہ اُس کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ ہمایوں مرزا بڑے آرام سے زندگی گزار رہے تھے کہ یکایک اُن کو معلوم ہوا کہ اُن کی بیوی کے پہلے خاوند سے ایک لڑکی ہے اس بات پر انھیں بڑا غصہ آیا کہ اُن کی بیوی نے انھیں دھوکا دیا اور پہلے سے یہ بات نہ بتائی۔ لیکن بیوی نے خوشامد کر کے اپنی لڑکی کو ہمایوں مرزا کے گھر میں رکھنے کی اجازت حاصل کر لی اور وہ اپنی لڑکی کو لینے چلی گئی۔ اسی اثنا میں ہمایوں مرزا کو ایک خط ملا جس سے انھیں معلوم ہوا کہ اُن کی بیوی کا ایک بیٹا منصور بھی ہے جو ۶۰۰ روپیہ قرضہ ادا نہ کرنے کے سبب جیل میں ہے۔ اس بات پر ہمایوں مرزا کو بڑا غصہ آیا۔ فرحت زمانی بیگم جب اپنی لڑکی لالہ رخ کو لے کر آئیں تو ہمایوں مرزا غصہ میں بیٹھے تھے انھوں نے وہ خط فرحت زمانی کو دکھایا۔ خط کو دیکھ کر فرحت زمانی کے ہوش جاتے رہے بڑا صدمہ ہوا۔ انھوں نے ہمایوں مرزا کی خوشامد کی ۶۰۰ روپیہ ادا کر کے اپنے لڑکے کو لے آئیں لیکن ہمایوں مرزا راضی نہیں ہوتے۔ اب فرحت زمانی اپنی لڑکی لالہ رخ کو ہمایوں مرزا کے پاس چھوڑ کر کمرے سے چلی گئی ہے تاکہ لالہ رخ اپنے بھائی کو چھڑانے کے لئے ہمایوں مرزا کو راضی کر دے۔

لالہ رخ۔ تو پھر آپ امی جان کو اس طرح ناراض کیوں رکھتے ہیں؟

ہمایوں مرزا۔ نادان لڑکی۔ اگر تو میری جگہ پر ہوتی تو ٹھیک فیصلہ کر سکتی۔ اپنے آپ کو میری جگہ تصور کر کے دیکھ کہ مجھے تیری امی سے جو شکایت ہے وہ کہاں تک درست ہے۔ ذرا تھوڑی دیر کے لئے خیال کر کہ تو مرد ہے اور میری ہم عمر ہے جس نے پچاس سال کی

بیوہ تھی اس لئے شادی کی کہ اس کے کوئی بچہ نہ ہو
پھر اگر تجھے معلوم ہو کہ تیرے سوتیلے بچے پہلے ہی سے
تیار شدہ موجود ہیں تو کیا تجھے ناگوار نہ گذرے گا۔

لالہ رخ (رونی صورت بنا کر) مجھے اب معلوم ہوا کہ تم
امی جان سے ...... اس لئے ...... ناراض ہو کہ
...... وہ مجھے یہاں ...... کیوں لائیں ...... تم
مجھ سے ...... نفرت کرتے ہو۔

ہمایوں مرزا۔ نہیں نہیں پیاری بچی (ردمت) کہیں
میں تجھ سے نفرت کر سکتا ہوں (ہاتھ پکڑ کر پاس
گھسیٹتا ہے) (دل میں) واقعی یہ بہت خوبصورت
ہے۔ اس سے تو محبت کرنے کو خود بخود دل چاہتا ہے)
(آواز سے) روؤ مت میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

لالہ رخ۔ مگر مجھے کس طرح معلوم ہو کہ تم مجھ سے
محبت کرتے ہو۔ اس کا ثبوت؟

ہمایوں مرزا۔ بہت خوشی سے۔ اچھا بتاؤ۔ تم کیا چاہتی
ہو جو چیز تم چاہو میں ابھی دوڑ کر لا دیتا ہوں۔
خوبصورت اونی شال کی تمہیں ضرورت ہے؟

لالہ رخ (ہنس کر) نہیں مجھے شال کی ضرورت نہیں۔

ہمایوں مرزا۔ اچھا کوئی ریشمی موزہ۔ یا جوتا۔ جلدی
بتاؤ۔ کیا کوئی گڑیا یا کچھ اور۔ جلدی نام لو۔

لالہ رخ۔ نہیں۔ نہ جوتا اور نہ موزہ۔ میں اس وقت
اپنے بھائی کو دیکھنا چاہتی ہوں۔

ہمایوں مرزا۔ (گھبرا کر) بس خالی بھائی سے ملنا چاہتی ہو
کوئی اور خواہش تو نہیں؟

لالہ رخ۔ جی نہیں میں بھائی سے خالی ملنا ہی نہیں چاہتی
بلکہ اس کو آزاد دیکھنا چاہتی ہوں اور یہ کوئی بڑی بات
نہیں ہے۔

ہمایوں مرزا۔ (تھوڑی دیر سوچ کر) اچھا بس اتنا
ہی چاہتی ہو۔

لالہ رخ۔ جی ہاں میرا بھائی پہلے اور زیور بعد میں
(مسکرا کر ہاتھ پکڑ لیتی ہے اور زبردستی باہر لے جاتی ہے)

جلدی جائیے۔ آپ میرے بڑے اچھے ابا ہیں
محبت کرنے والے باپ ہیں پیارے باپ ہیں۔

ہمایوں مرزا۔ اف (دل میں) اباپ کے لفظ میں کیسی
مقناطیسی قوت موجود ہے جیسے اس کا کبھی علم
بھی نہ ہوا۔ محسوس کرتا ہوں کہ یہ خطاب کیسا اچھا
معلوم ہوتا ہے۔ سارے بدن میں سنسنی سی پیدا
ہو جاتی ہے اور مردہ جسم میں جان پڑ جاتی ہے (آواز سے)
لالہ رخ اگر تیری یہی خواہش ہے تو ابھی پوری ہوگی۔

لالہ رخ۔ (محبت سے) ہاں اب معلوم ہو گیا کہ امی جان جو
کچھ آپ کی تعریف کرتی تھیں وہ بالکل سچ ہے۔

(ہمایوں مرزا جوش محبت میں آگے بڑھ کر لالہ رخ کو سینے
سے لگا لیتے ہیں اور اس کے رخسار پر بوسہ دیتے ہیں)

سلطان ناصر (باہر سے دیکھ کر دل میں) اس بڈھے
کو کیا ہو گیا۔ اچھا ہوا میں نے دیکھ لیا۔ دیکھنا کیسا
بدلہ لیتا ہوں۔ بدمعاش کہیں کا۔

لالہ رخ (ہمایوں مرزا سے) تم مجھے اپنے ساتھ ٹھہرا لو گے
ہمیشہ اسی طرح محبت رکھو گے اور جو میں کہوں گی
مانو گے؟

ہمایوں مرزا۔ (لالہ رخ کو سینے سے جدا کرتے ہوئے)
ہاں ہاں ضرور۔ اچھا تم دوسرے کمرے میں جاؤ
میں ابھی آتا ہوں (جانے لگتا ہے)

لالہ رخ۔ مگر یاد رکھنا بھائی پہلے اور نکلس بعد میں۔
بھولنا مت ...... (چلی جاتی ہے)

سلطان ناصر۔ (باہر سے باتیں سن کر دل میں) نکلس؟
آہا خوب۔ لالچ دینے کی ترکیب۔ بدمعاش سے ابھی
بدلہ لیتا ہوں (دروازے کے سامنے آ کر زور سے)
ٹھہرو۔ کہاں جاتے ہو؟

ہمایوں مرزا۔ (حیرانی سے دیکھ کر) کون۔ کیا ہے؟
(دل میں) کیا کوئی اور لڑکا پیدا ہو گیا۔ خداوند
رحم کر اور ان بچوں کی پیدائش ختم کر۔

سلطان ناصر۔ ادھر آئیے حضرت۔ ایک بات کا فیصلہ کرنا ہے

پھر بتائیے گا (دونوں کمرے میں جاتے ہیں اور کرسیوں پر بیٹھ جاتے ہیں)

ہمایوں مرزا۔ (حیران ہوکر) جناب معاف کیجئے میں نے آپ کو نہیں پہچانا۔

سلطان ناصر۔ خوب (کرسی پاس کرکے) ہاں تو جناب آپ نے مجھے نہیں پہچانا۔ میرا نام سلطان ناصر ہے۔

ہمایوں مرزا۔ بہت خوب۔ ۔۔ میرا نام ہمایوں مرزا ہے۔ بس فیصلہ ہوگیا۔

سلطان ناصر۔ جناب میں روپے پیسے کے معاملے سے دور ہی رہا کرتا ہوں۔

ہمایوں مرزا۔ بہت خوب۔ مگر مجھ سے اس کا کیا تعلق ؟

سلطان ناصر (اپنا کارڈ دے کر) لو یہ میرا کارڈ ہے

ہمایوں مرزا (کارڈ پڑھتے ہیں) خوب۔ مسٹر سلطان ناصر۔ محلہ کاغذیان۔ کوچہ تصویران۔ گلی پریشان شہر رنگ آباد۔ لیکن میں اس کا کیا کروں ؟

سلطان ناصر۔ کیا کروں۔ کرو کیا لڑو۔

ہمایوں مرزا۔ (حیرت سے) کارڈ سے لڑوں ؟ (دل میں) یہ پاگل معلوم ہوتا ہے۔ خداوند رحم کر۔ جلد پیچھا چھڑا۔

سلطان ناصر۔ میں نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میرا نام سلطان ناصر ہے۔

ہمایوں مرزا۔ اور میں نے بھی کہدیا کہ میرا نام ہمایوں مرزا ہے۔ بس پیچھا چھوڑو۔ قصہ ختم ہوگیا۔

سلطان ناصر۔ نہیں قصہ ختم نہیں ہوا۔ میرا کارڈ تمہارے پاس ہے۔

ہمایوں مرزا۔ ارے میں بھول گیا تھا۔ معاف کیجئے۔ یہ لیجئے اپنا کارڈ (کارڈ دیتا ہے) بس اب تو قصہ ختم ہوگیا۔

سلطان ناصر۔ اچھا تو آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں

ہمایوں مرزا۔ جی نہیں۔ میں آپ سے مذاق نہیں کرتا۔

سلطان ناصر۔ تو پھر آپ نے میرا کارڈ واپس کیوں کیا میں کارڈ کا تبادلہ کرنے آیا ہوں۔

ہمایوں مرزا (دل میں) عجیب بیوقوف آدمی ہے خیر یہ بھی کارڈ دے کر ٹالتا ہوں۔ (کارڈ دے کر) لو میرا کارڈ۔

سلطان ناصر۔ تمہارا کوئی دوست ہے ؟

ہمایوں مرزا۔ میرا کوئی دوست۔ اس سے تمہارا کیا مطلب۔ جناب دیکھئے مذاق حد سے بڑھ گیا ہے اب میں برداشت نہیں کرسکتا اس لئے جتنی جلدی آپ یہاں سے چلے جائیں اتنا ہی بہتر ہے نہیں تو میں ابھی ۔۔۔۔

سلطان ناصر (بات کاٹ کر) جناب آپ تو خود عقلمند ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ہماری دونوں کی لڑائی کے وقت ہمارے دوست بھی موجود ہوں تاکہ پولیس کے ہاتھ اگر یہ معاملہ پڑ جائے تو وہ گواہی دے سکیں۔

ہمایوں مرزا۔ (حیران ہوکر) جناب میں آپ کی بات سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اوّل تو میں آپ کو جانتا ہی نہیں۔ دوسرے ایسا معاملہ مجھے یاد نہیں جس کے فیصلہ کرنے کی ضرورت ہو۔ اگر صاف صاف کہیں تو شاید سمجھ سکوں۔

سلطان ناصر۔ لو تو میں صاف صاف کہے دیتا ہوں حضرت آپ کو کسی کی عزت اور آبرو کا بھی پاس نہیں۔ نہ تو آپ کی یہ عمر اس کو ڈھانک سکتی ہے اور نہ روپیہ ہی چھپا سکتا ہے۔ اس لئے آپ جلدی تیار ہوجائیں

ہمایوں مرزا۔ کس لئے ؟

سلطان ناصر۔ لڑنے کے لئے۔

ہمایوں مرزا۔ (حیران ہوکر) بس بس اب زیادہ مذاق نہ کیجئے۔ اتنا ہی رہنے دیجئے۔

سلطان ناصر۔ اچھا تو پھر تلوار لے کر باہر آجائیے۔

ہمایوں مرزا۔ خوب۔ دونوں باتیں عجیب ہیں۔

(کچھ سوچ کر) تو پھر آپ لڑنے اور مرنے کے لئے تیار ہیں۔

سلطان ناصر۔ جی ہاں آپ نے بالکل ٹھیک فرمایا بس اب دیر نہ کیجئے۔

ہمایوں مرزا۔ (ہنس کر) مگر میں لڑنا نہیں چاہتا لو معاملہ ختم ہو گیا۔

سلطان ناصر۔ (مضبوطی سے ہاتھ پکڑ کر) یہ معاملہ اس طرح آسانی کے ساتھ ختم نہیں ہو سکتا۔ آپ جتنے بڑے ہیں اتنے ہی مکار اور چالاک بھی معلوم ہوتے ہیں۔ جب تک میری تسلی نہ ہوگی پیچھا نہ چھوڑوں گا۔

ہمایوں مرزا (جل کر) میں نے کیا کیا ہے جو اس طرح باتیں بنا رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو۔ میرے مکان سے فوراً نکل جاؤ۔ ورنہ ....

سلطان ناصر۔ (بات کاٹ کر) نہیں ہرگز نہیں۔ چاہے سورج نکلنا بند ہو جائے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا میں ڈرتا تھوڑا ہی ہوں۔ جب تک میرے سوالوں کا تسلی بخش جواب نہ ملے گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔

ہمایوں مرزا۔ (غصہ میں) جہنم میں جائے تمہارا سوال معلوم نہیں آج کس منحوس کا منہ دیکھا ہے جو سویرے سے جان عذاب میں ہے۔ کس بات کی تسلی چاہتے ہو۔ جلدی بولو۔

سلطان ناصر۔ آپ نے ایک بھولی بھالی نوجوان معصوم لڑکی کی عزت خراب کی۔ آپ بڑے بدمعاش ہیں۔

ہمایوں مرزا۔ (حیران ہو کر) بھولی بھالی لڑکی کی عزت؟ میں نے تو عمر بھر کسی جوان لڑکی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ کیا تمہارا مطلب میری شادی سے ہے جو میں نے ابھی ایک عمر رسیدہ عورت سے کی ہے۔

سلطان ناصر۔ خیر میں زیادہ باتیں نہیں سننا چاہتا بتاؤ لالہ رُخ کہاں ہے؟

ہمایوں مرزا۔ لالہ رُخ کا تم کیا کرو گے؟

سلطان ناصر۔ میں اس کا دلدادہ ہوں۔ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ کہاں ہے وہ؟

ہمایوں مرزا۔ اپنی اماں کے پاس ہوگی یعنی میری بیوی کے پاس۔

سلطان ناصر۔ اوہو۔ اچھا تو آپ ہی وہ بڈھے دولتمند تاجر ہیں جس سے لالہ رخ کی ماں نے شادی کی ہے۔ جناب مجھ سے غلطی ہوئی۔ میں اور کچھ سمجھا تھا ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں۔ حضور مجھے معاف کریں میں نے بڑی غلطی کی کہ جو آپ کے ساتھ اس طرح پیش آیا۔ جیسا کہ آپ کا خیال ہوگا میں بیوقوف یا پاگل نہیں ہوں بلکہ بہت عقلمند مشہور ہوں۔ حضور میں گستاخ اور بدمعاش بھی نہیں جیسا کہ آپ خیال کرتے ہوں گے۔ بس غلط فہمی کی بنا پر یہ سارا معاملہ خراب ہو گیا ورنہ میں تو بڑا شریف آدمی ہوں۔ سب لوگ میری عزت کرتے ہیں۔ اچھا اس قصہ کو بھول جائیے اور دل سے مجھے معاف کر کے بغل گیر ہونے کی اجازت دیجئے

(آگے بڑھتا ہے)

ہمایوں مرزا۔ (پیچھے ہٹتے ہوئے) بس بس اس کی ضرورت نہیں (دل میں) اب میاں کے ہوش ٹھکانے ہوئے۔

سلطان ناصر۔ جی نہیں میں ضرور بغلگیر ہوں گا۔ آپ میرے بزرگ ہیں۔

ہمایوں مرزا۔ بس رہنے دیجئے۔ معاف کیجئے۔ میں نے کہدیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

سلطان ناصر۔ لیکن میں بغیر بغل گیر ہوئے نہیں مانوں گا

ہمایوں مرزا۔ اُف خدا کی پناہ جان عذاب میں ہو گئی (نوکر کو بلاتا ہے) کوئی ہے؟

(مسٹر محمد پاشا کمرے میں داخل ہوتے ہیں اور مسٹر سلطان مرزا کو دیکھ کر کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں)

محمد پاشا (اِدھر اُدھر دیکھ کر غصہ میں) کیا شور مچا رکھا ہے کیا بات ہے؟

ہمایوں مرزا (دل میں) او خدا رحم۔ معلوم نہیں اب کون ذات شریف تشریف لائے ہیں۔ ایک سے تو الحمدللہ کر کے جان چھڑائی تھی یہ نئی آفت اور نازل ہوئی۔ (اجنبی کی طرف مخاطب ہو کر) جناب کو یہاں کیا کام ہے۔ کیا کسی سے ملنا ہے؟

محمد پاشا۔ کام؟ جناب اصل بات یہ ہے کہ میں اب تک ایک دکان پر کام کیا کرتا تھا۔ مگر میری جان ہر وقت کام سے مصیبت میں رہتی تھی۔ خدا خدا کر کے آج وہاں سے جان چھڑائی ہے۔ بہت بُرا کام تھا۔ خدا کی قسم مالک سے ہر وقت جھک جھک رہتی تھی۔ میں ایسے کام پسند نہیں کرتا......

ہمایوں مرزا۔ (بات کاٹ کر) شاید یہ تم نے ٹھیک کہا ہے مگر اس سے مجھے کیا تعلق۔ مہربانی فرما کر اپنے کام سے مجھے مطلع کیجئے اور یہاں سے جلدی تشریف لیجائیے۔

محمد پاشا۔ (تنک کر) جلدی تشریف لیجائیے۔ کیوں۔ اجی حضرت میں تو یہاں رہنے آیا ہوں۔

ہمایوں مرزا۔ (غصہ میں) جناب کیا یہ مکان سرائے ہے یا ہوٹل۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔

محمد پاشا۔ ہاں اب تو ایسا ہی ہوگا۔ مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ میری ماں نے ایک بڈھے اور رئیس تاجر سے شادی کی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ عجیب قسم کے آدمی ہیں لیکن مجھے اس سے مطلب۔

ہمایوں مرزا (دل میں) یہی وہ بد اطوار فرزند منصور معلوم ہوتے ہیں جو شراب پینے کی وجہ سے جیل میں تھے

سلطان ناصر۔ (محمد پاشا سے) جناب جس شخص نے آپ کو یہ بتایا ہے بالکل غلط کہا ہے۔ ہمایوں مرزا عجیب شکل کے آدمی نہیں ہیں بلکہ ایک بہت ہی خوش اخلاق، خوش رو، خوش پوش اور نئی تہذیب کے جنٹلمین ہیں۔

محمد پاشا۔ (لاپروائی سے) خیر اگر ایسا ہے تو میں یہ سن کر بہت خوش ہوں مگر مجھے اس سے کیا فائدہ یہ میری ماں کے معاملات ہیں۔ میں تو اُسے جب شریف اور خوش اخلاق سمجھوں جب وہ میری مدد کرے اور اس وقت کچھ روپیہ دے کر مجھے ایک اچھی سی دکان کھلوا دے۔ بس....

ہمایوں مرزا (جل کر) مگر یہ یاد رکھئے۔ بڈھا ہمایوں جیسا کہ آپ اسے پکار رہے ہیں کبھی ایسا نہیں کریگا۔

(سلطان مرزا محمد پاشا کو ایک طرف لے جا کر کان میں کچھ کہتا ہے)

سلطان ناصر۔ حضرت کس طرح باتیں کر رہے ہو۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ جن سے تم باتیں کر رہے ہو وہی ہمایوں مرزا ہیں۔ سمجھے؟

محمد پاشا۔ (حیران ہو کر) ارے کیا یہی ہمایوں مرزا ہیں۔ تب تو بڑی ہی غلطی ہوئی۔ مگر......

(فرحت زمانی بیگم محمد پاشا کی آواز سُن کر کمرے میں آجاتی ہے)

فرحت زمانی۔ (محمد پاشا کو دیکھ کر تعجب سے) ارے میرا بیٹا!

ہمایوں مرزا۔ جی ہاں۔ آپ کے صاحبزادے۔ جو بھلے لفظوں میں مجھے بُرا بھلا کہہ رہے تھے۔ مگر میں حیرت میں ہوں کہ ان کو جیل سے چھڑا کر کون لایا۔

فرحت زمانی و محمد پاشا (دونوں تعجب سے) جیل سے؟

ہمایوں مرزا (چمک کر) ہاں ہاں جیل سے اور کیا۔ مجھے گھور رہی کیوں ہو۔ کیا تمہارا لختِ جگر قید نہیں تھا۔ اور کیا تم اسے چھڑانے کے لئے التجا نہیں کر رہی تھیں؟

فرحت زمانی (سمجھ کر) ہاں وہ تو میرا بیٹا منصور ہے۔

ہمایوں مرزا۔ اور یہی تو میں بھی کہہ رہا ہوں۔

فرحت زمانی۔ مگر یہ تو میرا دوسرا بیٹا محمد پاشا ہے۔

ہمایوں مرزا۔ تمہارا لڑکا محمد پاشا؟ ارے خدا کی پناہ۔ میں تو پاگل ہو جاؤں گا۔ لو ایک اور لڑکا نکل آیا۔

فرحت زمانی۔ کیا یہ خوبصورت اور جوان نہیں ہے؟

ہمایوں مرزا (افسوس کے ساتھ) مجھے اس کے خوبصورت اور جوان ہونے سے کیا مطلب۔ فرحت زمانی تم نے

مجھے بہت بیوقوف بنایا۔ پہلے منصور تھے اب محمد پاشا آ گئے۔ تھوڑی دیر میں احمد پاشا آ جائیں گے ابھی تو آنے شروع ہوئے ہیں دیکھیں یہ سلسلہ کہاں جا کر ختم ہوتا ہے۔

فرحت زمانی۔ ہاں میرا سب سے بڑا لڑکا احمد پاشا بھی تھا۔

ہمایوں مرزا۔ اوہو۔ وہ تو میں نے پہلے ہی کہدیا تھا۔

فرحت زمانی۔ مگر بدقسمتی سے وہ مر گیا۔

ہمایوں مرزا۔ شکر ہے خدا کا۔

فرحت زمانی۔ (بات ٹالتے ہوئے) پیارے اب ان جھگڑوں کو چھوڑو۔ فضول باتیں سوچنے سے دشمنوں دشمنوں کی صحت پر برا اثر پڑے گا۔ ذرا فراخدلی سے کام لو۔ دیکھو یہ لڑکا کیسا جوان ہے۔ زیادہ فکر کی بات ہی کیا ہے۔ جہاں چار کھانا کھائیں گے وہاں پانچویں کو بھی مل جائے گا۔

ہمایوں مرزا۔ (چڑ کر) پھر وہی بات۔ بیگم میں ایسی باتیں سنتے سنتے تنگ آ گیا۔ اب یہ باتیں برداشت سے باہر ہوتی جاتی ہیں۔ تم سے شادی کیا کی جھنجھٹ میں پھنس گیا۔ افسوس شادی کر کے مفت میں عذاب مول لے لیا۔

محمد پاشا۔ جناب آپ ان باتوں پر غور و فکر کر کے ناحق اپنی جان کو تکلیف دے رہے ہیں۔ ہم آپ کو کوئی تکلیف دینا تھوڑا ہی چاہتے ہیں۔ میری بابت اگر آپ پوچھیں تو میں کل دس پندرہ ہزار چاہتا ہوں۔ بس اس سے میں کوئی تجارت شروع کر دوں گا اور پھر آپ کو کوئی تکلیف نہ دوں گا۔

ہمایوں مرزا۔ بس کل دس پندرہ ہزار۔ خوب کیا چھوٹی رقم کا نام لیا۔

فرحت زمانی (بات ٹالتے ہوئے) پیارے۔ منصور کے چھڑانے کی فکر کرو۔ یہ باتیں تو ہوتی ہی رہیں گی۔ جاؤ بس دیر نہ کرو۔

محمد پاشا۔ (افسوس سے ہاتھ ملتے ہوئے) ہائے کیا میرا بھائی قید میں ہے۔ اُف۔ جناب آپ کو کچھ رحم سے کام لینا چاہئے۔ چلئے جلدی سے اُسے لے آئیں۔

ہمایوں مرزا۔ خداوند اگر ایسی ہی حالت رہی تو میں ضرور پاگل ہو جاؤں گا۔

(ہمایوں مرزا اور محمد پاشا جاتے ہیں)

فرحت زمانی۔ (سلطان ناصر کی طرف مخاطب ہو کر) جناب میں خیال کرتی ہوں کہ آپ میرے خاوند ہمایوں مرزا کے دوست ہیں۔

سلطان ناصر۔ جناب خوش قسمتی سے ہمایوں مرزا میرے دوست ہونے کے بجائے میرے بزرگ ہیں خادم کا نام سلطان ناصر ہے۔ میں یہاں کا ایک مشہور مصور ہوں۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا فضول ہے اس لئے میں کچھ زیادہ نہیں کہہ سکتا۔ شاید آپ مس لالہ رخ کی والدہ معلوم ہوتی ہیں۔

فرحت زمانی۔ آپ ٹھیک کہتے ہیں۔

سلطان ناصر۔ معاف کیجئے گا۔ پہلے میں سمجھا تھا آپ لالہ رخ زمانی کی بہن ...

فرحت زمانی۔ یہ آپ کا حسنِ ظن ہے۔ مبالغے سے کام نہ لیجئے۔

سلطان ناصر۔ نہیں جناب سوائے اپنی تصویروں کے میں کبھی مبالغے سے کام نہیں لیتا۔ اور یہ بات بھی مجبوراً کرنی پڑتی ہے کیونکہ لوگ مجھے اس کی قیمت دیتے ہیں اور مجھے اُن کا خوش کرنا ضروری ہوتا ہے، مگر اصل بات یہ ہے کہ آپ کی لڑکی بیحد خوبصورت ہے۔ اُس کی شکل آپ سے بہت زیادہ ملتی جلتی ہے۔ جناب معاف کیجئے مصور ہونے کی وجہ سے میں اتنا کہنے پر مجبور ہوں۔

فرحت زمانی۔ معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔ آپ ٹھیک کہتے ہیں اور میں خوش ہوں۔

سلطان ناصر۔ جناب آپ کی لڑکی خالی خوبصورت ہی نہیں بلکہ اُس کا اخلاق ....

فرحت زمانی۔ (بات کاٹ کر) ہاں ہاں۔ میں سمجھتی ہوں زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ شاید آپ ہی اُس سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔

سلطان ناصر۔ (سنجیدگی سے) نہیں جناب میں کہاں قابل ہوں ....

فرحت زمانی۔ کیا آپ میری لڑکی سے سچی محبت کرتے ہیں؟

سلطان ناصر۔ جناب میں اُس سے محبت ہی نہیں کرتا بلکہ اُس کی پرستش کرتا ہوں۔ معاف کیجئے بیگم صاحبہ میں مصور ہونے کی حیثیت سے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔

(مس لالہ رخ آتی ہیں)

فرحت زمانی۔ تمہارے خیالات بہت اچھے ہیں۔

لالہ رخ۔ امی جان۔ کیا آپ ان کو پسند نہیں کرتیں؟

سلطان ناصر۔ آہا۔ میری پیاری۔ لالہ رخ؟

فرحت زمانی۔ تمہارا نام ہے کیا بتایا تھا؟

سلطان ناصر۔ جی سلطان ناصر۔

فرحت زمانی۔ ہاں میں جانتی ہوں۔ میری بچی مجھ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھتی ہے۔ اُس نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔

لالہ رخ۔ (دوسری طرف منہ کرکے آہستہ سے) جی ہاں میں نے کب بتایا۔ وہ تو عمدہ خانم سے معلوم ہوگیا۔

فرحت زمانی۔ میری بچی تمہاری بہت تعریف کیا کرتی ہے۔ مگر تمہاری مالی حالت کو دیکھتے ہوئے میں ڈرتی ہوں کہ....

سلطان ناصر۔ (بات کاٹ کر) بیگم صاحب۔ مال و دولت ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ آج یہاں ہے تو کل وہاں۔ ایک نہ ایک دن میں ایک مشہور مصور ہو جاؤں گا اور کیا تعجب ہے کہ کبھی میں شاہی مصور کہلانے لگوں۔

فرحت زمانی۔ مگر اُس وقت تک ہم کیا کریں۔ کیا معلوم وہ دن کب آئے؟

لالہ رخ۔ میری پیاری امی۔ آپ کو معلوم نہیں کہ مسٹر سلطان مرزا ایک دن میں ایک تصویر بنا سکتے ہیں۔ اگر فرض کیا جائے کہ وہ ایک تصویر روز بنائیں تو سال بھر میں ساڑھے تین سو سے زیادہ تصویریں تیار ہو سکتی ہیں۔ اگر ایک تصویر کی قیمت کل پچاس روپئے بھی رکھیں تو کل ساڑھے سترہ ہزار کی آمدنی ہوئی تو کیا امی جان یہ بارہ ہزار سالانہ کے اوسط سے بھی روپیہ نہیں کما سکتے۔ اس حساب سے وہ ایک ہزار روپئے سالانہ سے کم کسی حالت میں بھی نہیں کما سکتے۔ کیا یہ رقم ہم دونوں کے لئے کم ہے

فرحت زمانی۔ میری بھولی لڑکی اس طرح سے لوگ کہاں تک تصویریں بنواتے رہیں گے۔

سلطان ناصر۔ مگر ذرا سوچئے تو سہی مجھے اتنی سخت محنت کرکے روپیہ جمع کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ آپ کے پاس بہت زیادہ روپیہ ہے۔ آخر وہ کس کام آئے گا۔ ہم سب کے لئے عمر بھر کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔

لالہ رخ۔ ہاں امی یہ بھی ٹھیک بات ہے۔

فرحت زمانی۔ ہاں ہے تو ٹھیک مگر ہمایوں مرزا ایسے واقع ہوئے ہیں کہ وہ اپنے گرد رشتہ داروں کی آمد و رفت زیادہ برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے شاید وہ ایسا پسند نہ کریں۔

سلطان ناصر۔ امی والدین کے دل بہت ملائم اور نرم ہوتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے اور پھر جب آپ ہماری سرپرست ہیں تو پھر پرواہ کس کی۔ آپ اپنا دباؤ ڈالیں۔ ان کو مجبور کریں اور پھر ...

لالہ رخ۔ اچھی امی جان آپ ہماری خوشی کا ضرور خیال کریں گی اور مجھے خوش دیکھنا چاہیں گی۔

فرحت زمانی۔ میری جان میں تو بہت کچھ چاہتی ہوں مگر وہ مانیں بھی۔

سلطان ناصر۔ جناب میں زیادہ تکلیف نہیں دینا چاہتا صرف ایک مرتبہ اپنے بیٹے یعنی منصور کی خاطر ولایت جانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ وہاں جاکر اچھی تعلیم اور پھر شہرت حاصل کر سکوں گا۔ صرف تھوڑے سے سفر خرچ کی ضرورت ہے

فرحت زمانی۔ اں میں سمجھ گئی۔ دیکھو میں کوشش کروں گی۔ لو وہ بھی آگئے۔

(ہمایوں مرزا۔ منصور اور محمد پاشا آگئے ہیں)

ہمایوں مرزا (کمرے کے باہر سے) لو بیگم تمہارے صاحبزادۂ بلند اقبال آگئے جن کے لئے تم بہت پریشان تھیں۔

منصور۔ امی جان آپ کو ایسا خوش اور عیش آرام میں دیکھ کر طبیعت بہت خوش ہوئی

لالہ رخ۔ ابا جان۔ کیا بھیا آگئے۔ بہت خوب۔

(منصور آگے بڑھتا ہے۔ بہن سے بغلگیر ہوتا ہے پھر ماں کے سینے سے چمٹ جاتا ہے)

سلطان ناصر۔ کیا ہی خوبصورت گروپ ہے۔ گھر جاکر میں ضرور ان کی تصویر بناؤں گا

فرحت زمانی۔ میرے لال۔ کیوں۔ یہ کیا کر بیٹھے تھے۔ ہائے مجھے کیوں اس طرح تکلیف دیا کرتے ہو۔ یہ نیا قرضہ کیسا تھا؟

منصور (ہنس کر) امی جان اتنا پریشان نہ ہوجئے دیکھئے تو سہی کل ۶۰۰ روپے کی رقم تھی جس کے لئے اتنا شور و غل مچا۔ میں نے مہاجن سے کہا تھا کہ کچھ دن اور صبر کریں جلد ادا کر دوں گا مگر وہ کم بخت نہ مانا۔ ذرا سا بھی صبر نہ کر سکا اور الٹا مقدمہ دائر کر کے وارنٹ گرفتاری نکلوا دیا۔ مجھے افسوس ہے آپ لوگوں کو میری وجہ سے ناحق تکلیف ہوئی۔

فرحت زمانی۔ شاید مہاجن بہت دنوں تک صبر کرتے کرتے تھک گیا ہوگا۔

منصور۔ جی نہیں امی جان یہی تو افسوس ہے کل تین اور تین چھ سال بھی تو ابھی پورے نہیں ہوئے۔

سلطان ناصر۔ اچھا یہ بات تھی۔ مسٹر منصور مجھے پہلے کیوں نہ بتایا۔ تم دیکھتے کہ میں اسے ٹھیک کر دیتا اور اب بھی میں اسے چھوڑنے والا نہیں۔

فرحت زمانی۔ خیر اب افسوس مت کرو۔ کچھ کھو کر ہی عقل آتی ہے۔ اس سے تمہیں کافی سبق مل گیا ہوگا اب قرض وغیرہ سے پرہیز کرنا۔ ہاں تم نے اپنے باپ کا تو شکریہ ادا کیا ہی نہیں۔

منصور۔ یہ بات تو میں بالکل ہی بھول گیا تھا۔ چلو کوئی بات نہیں اب شکریہ ادا کئے لیتا ہوں۔ ابا جان آپ میرے باپ ہیں اور میں آپ کا بیٹا ہوں اب آئندہ کوئی خراب کام نہیں کروں گا۔ آپ نے جو میرے ساتھ مہربانی کی ہے اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں

ہمایوں مرزا۔ بس بس رہنے دو اپنی اس چرب زبانی کو۔

فرحت زمانی۔ میرے پیارے بیٹے دیکھو اب ٹھیک طرح سے رہنا۔ بد معاش لوگوں سے پرہیز کرنا قرض وغیرہ مت لینا۔ تمہارے باپ کو ایسی باتیں ناگوار معلوم ہوں گی۔ اب اپنی سب ضروریات ان سے کہہ دیا کرنا۔ وہ سب انتظام کر دیا کریں گے۔

ہمایوں مرزا۔ جی نہیں۔ اس جنجال سے مجھے علیحدہ ہی سمجھئے۔ مجھے ان سے کچھ دلچسپی نہیں۔ میں نے اپنے آرام کا انتظام کیا تھا مگر اب وہ بھی نہ رہا۔ مجھے کسی سے کوئی واسطہ نہیں۔ دیکھو سنتی ہو۔ مجھ سے اب ایسی باتیں نہ کرنا۔

فرحت زمانی۔ اُف بڑے سنگدل ہو۔ بے رحم ہو۔ کبھی رحم ہی نہیں آتا۔ کیا اس طرح تکلیفیں دیکر مجھے مار ڈالنا چاہتے ہو؟

ہمایوں مرزا۔ ممکن ہے

منصور۔ یہ بات تو آپ کے لئے مناسب نہیں ہے۔

(تیسری اور آخری قسط اگلے پرچے میں)

مستند اور مجرب ادویات

ہندوستانی دواخانہ دہلی سے طلب کیجئے جسے ملک اور قوم کے شیدائی۔ طبی دنیا کے شہنشاہ حضرت مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم نے ۱۹۰۳ء میں قائم کیا تھا اور جو آپ کے خلف الرشید عالی جناب مسیح الملک حکیم جمیل خاں صاحب کی سرپرستی میں بدستور جاری ہے۔

ہندوستانی دواخانہ نے اپنے پینتیس سالہ دورِ زندگی میں ملک میں بہترین مجرب دوائیں پیش کر کے جو عزت و وقار حاصل کیا ہے اس کے لحاظ سے یہ دیسی دواؤں کا لاجواب کارخانہ ہے علاوہ ازیں اس دواخانہ کا ایک خاص امتیاز یہ بھی ہے کہ اس سے کسی کا ذاتی مفاد وابستہ نہیں ہے بلکہ یہ ملک قوم کی ملکیت ہے۔ اس کا منافع جو تقریباً دو لاکھ روپے سالانہ ہے مردانہ و زنانہ طبیہ کالج اور اس کے متعلق شفاخانوں پر خرچ ہوتا ہے۔ ہندوستانی دواخانے کی ہزارہا مستند و مجرب دواؤں میں سے مندرجہ ذیل چار بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں۔ ان کو طلب کر کے فائدہ اٹھایئے

جمیلان

جریان اور رقت و سرعت کی لاجواب دوا ہے۔ مادہ تولید کی اصلاح کرتی ہے اور قدرتی امساک پیدا کرتی ہے۔

ترکیب استعمال۔ دو قرص صبح نہار منہ دودھ کے ساتھ کھائیں تیل ترشی اور گرم چیزوں سے پرہیز رکھیں قیمت فی شیشی ۳۲ قرص چار روپے آٹھ آنے للعہ

قرص مفاصل

گٹھیا (جوڑوں کا درد) عرق النسا (ٹانگ کا درد) کے لئے نہایت مفید ہے۔ بیماریاں خواہ کیسی ہی پرانی ہوں اس دوا کے اکیس روز کے استعمال سے بالکل دور ہو جاتی ہیں۔

ایک قرص رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی سے کھائیں تیل ترشی اور ٹھنڈی چیزوں سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنے عہ

قرص جدید

غذا کو ہضم کرتے ہیں۔ بھوک لگاتے ہیں۔ ریاح کو خارج کرتے اور نفخ اور قراقر کو زائل کرتے ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک قرص دونوں وقت بعد غذا کھائیں، سنا نقص، بادی اور نفاخ چیزوں سے پرہیز قیمت سو قرص۔ عہ ایک روپیہ دو آنے

قرص بواسیر

بادی بواسیر کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے یہ مرض بالکل دور ہو جاتا ہے ترکیب استعمال۔ دو دو قرص صبح شام پانی سے کھائیں قابض۔ بادی اور نفاخ چیزوں سے پرہیز۔

قیمت ۶۴ قرص دو روپئے (عہ)

ملنے کا پتہ منیجر ہندوستانی دواخانہ۔ پوسٹ بکس نمبر ۲۲ دہلی۔

ٹیلیفون نمبر ۵۵۵۶
تار کا پتہ۔ ہیڈی سنز دہلی)

صرف تین دِن ——— اور
خوفناک دمہ ہمیشہ کے لئے ختم
ہم نے دمہ کے لئے جو بے انتہا عجیب علاج دریافت کیا ہی اُسے ہم فخر کے ساتھ
پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ کو دمہ کی شکایت ہی اور وہ پرانی ہو یا نئی آپ
"دمہ کی قدرتی دوا"
منگا لیجئے۔ یہ صرف تین دن استعمال ہوتی ہے اور عام دعویٰ یہ ہے کہ انشاء اللہ تین
ہی دن میں دورہ بالکل بند ہو جائے گا لیکن ہم احتیاطاً نو دن کے لئے دوا بھیجتے ہیں
کہ پھر کبھی اگر شکایت ہو تو تین دن اور کچھ دنوں بعد پھر تین دن استعمال کی جا سکے
اس کے بعد انشاء اللہ اس مرض کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔

۴۰
اُجلا پھل
بانجھ پن یا اولاد نرینہ کی جادو صفت دوا جس کی کامیابی کا اوسط ۵، فیصدی ہے
یہ دوا طبّی دنیا کا عجیب و غریب انکشاف ہے۔ اگر امراضِ خبیثہ موجود نہ ہوں تو اس دوا
کی کامیابی یقینی ہے۔ آپ اگر دنیا کی سب سے بڑی نعمت اولاد سے محروم ہیں یا آپ کے ہاں
لڑکا نہیں ہوتا تو اُجلا پھل طلب کیجئے اور چند ہی ماہ بعد اس کا روح پرور اور شاندار نتیجہ دیکھئے
دوا کے ساتھ ہم تحریری ضمانت بھیجتے ہیں کہ اگر ناکامی ہو تو قیمت واپس منگا لیجئے۔
قیمت دس روپئے
منیجر صنعتی اسٹور۔ قرولباغ۔ نئی دہلی

FOUR PICTURES OF THE NATIONAL PLAYING CARDS.

قومی تاش کی چار
تصویریں

K 40

King بادشاہ

Soldier سپاھی

یہ عجیب وغریب تاش
تعلیمی تاش کمپنی
دھلی نے حال ھی
میں تیار کیا ھے- اس
تاش کو عام تاش
کی طرح ھر شخص
کھیل سکتا ھے- اس
تاش سے عام بازاری
تاش کے بھی تمام کھیل
کھیلے جا سکتے ھیں-
قیمت فی بکس ۴ آنے
بذریعہ وی پی چار
بکسوں سے کم نہیں
بھیجے جاینگے-

ایجنسی کے لیے
مندرجہ ذیل
خط و کتابت کیجئے

Justice عدال

Public پبلک

تعلیمی تاش کمپنی قرول باغ نئی دہلی

Printed & Published by Mukhtar Ahmad at Khwaja Electric Press Delhi.
Title printed at the Calcutta Art Press, Katra Baryan Delhi.